تعمیرِ حیات
لکھنؤ
پندرہ روزہ

وقت کی ضرورت

اس وقت یہودیوں اور مسیحیوں کی سازش کو ناکام بنانے کے لئے جو عالم اسلام کے لئے صلیبی جنگوں اور تاتاری حملوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے، علمی وفکری بلاغی (اشاعتی) وسیاسی وتنظیمی، ملکی وبین الاقوامی ہر سطح پر مؤثر جدوجہد کی ضرورت ہے کہ جب اسلام کو زندگی سے خارج کردیا جائے گا، اور اصول ومبادی، خطوط وحدود سب مٹا دئے جائیں گے، تو پھر دین کہاں باقی رہ جائے گا، جو کفر وایمان، توحید وشرک، یہاں تک کہ سنت وبدعت، طاعت ومعصیت، صلاح وفسق، صدق وکذب اور حلال وحرام میں فرق کرتا ہے اور جو صاف کہتا ہے " قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى " (سورۃ البقرۃ:۲۵۶) (ہدایت تو گمراہی سے صاف کھل چکی ہے تو جو کوئی طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے اس نے ایک بڑا مضبوط حلقہ تھام لیا) اور اس کا مطالبہ ہے " يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ " (سورۃ البقرۃ:۲۰۸) (اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو وہ تو تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے) اور جس کا صاف اعلان ہے " اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ " (سورۃ آل عمران:۱۹) (یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی نور اللہ مرقدہٗ
(کاروانِ زندگی جلد پنجم صفحہ ۳۱۰)

۱۰ تا ۲۵ر دسمبر ۲۰۰۱ء
سالانہ ۱۵۰ روپے
اس شمارہ کی قیمت ۶ روپے

Regd. No.LW/ NP/63
Fax No. 0522-787310
788376
R.N.I.No.UP.URD.03615/24/1/2001-Tc
Office Ph.No.787250 (Ext)18
Guest House-323864
Website : - www.nadwatululama.org, Email : - nadwa@sancharnet.in
FORTNIGHTLY
Vol. No. : 2 Issue No.: 2

TAMEER-E-HAYAT

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (INDIA)
Rs. 6/-

Mobile: 98390 95795
Phone : 0522-301658
اودھ کی شان تباوننگ
اوننگ ★ ٹریکس ★ کھڑکی ★ فلکس
المونیم ★ کھڑکی ★ دروازے ★ سلنگ ★ فلورک
ہمارے یہاں ہر قسم کے المونیم اور اوننگ کا کام بہت ہی کفایتی قیمت پر ہوتا ہے۔
ایک بار خدمت کا موقع دیں۔
ایم۔ کے ملک، راج ۳۰۱ راوشال کھنڈ، گومتی نگر لکھنؤ

Ph.No 260433 - 242946
آپ کی خدمت میں جدید ودلکش سونے چاندی کے
زیورات کے لئے
ہمارا نیا شوروم

گھنہ پیلس
حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد فہیم خاں، محمد معروف خاں
ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری گیٹ چوک لکھنؤ

The Fragrance of East
A quarterly English magazine published from Nadwa needs your patronage. Please subscribe it yourself and motivate others also to read it regularly.
Annual subscription is only Rs.100/- which may be sent by M.O. or Bank Draft payable to :-
The secretary
Majlise Sahafat wa Nashriat
C/o Tamir-e-Hayat, Nadwatul Ulama
P.O. Box No.93, Tagore Marg
Lucknow-226 007 (U.P.)

بطینا
قبض اور گیس کی کامیاب دوا
• قبض، گیس، بھوک نہ لگنا۔
• جلن، گرانی اور دیگر خرابیوں کیلئے
• بیحد مفید چورن۔
استعمال کریں، آرام پائیں۔

HASANI PHARMACY
حسنی فارمیسی کی ایجنسی کے لیے رابطہ قائم کریں

AFZALS MAU CITY
کیپ کے اوپر دیکھ کر خریدیئے
مئو کا بنا

نورانی تیل
درد، زخم، چوٹ کٹنے، جلنے کی مشہور دوا
انڈین کیمیکل کمپنی، مئوناتھ بھنجن (یو۔پی)

چشمہ ساگر

جاپانی کمپیوٹر کے ذریعہ آنکھوں کی جانچ ہوتی ہے
AUTO REFRCCTO METER AR-800
فوٹو کرامک ☆ کونٹیڈ لینس ☆ ہائی انڈیکس ریزی لینس
فینسی پاور دھوپ کے چشموں کا خاص مقام
ایک بار خدمت کا موقع دیں
آپٹیشن اے۔ رحمن (علیگ)
شکر جی کی مورتی کے نزدیک، معتبر گنج اعظم گڑھ

Printed And Published by *Athar Husain* on behalf of Nadwatul Ulama
at Parekh offsetPressTagore Marg,Lucknow.u.p. Editor: *Shamsul Haq Nadwi*

پندرہ روزہ

تعمیر حیات

لکھنؤ

جلد نمبر ۳۹ | ۱۰ ار ۲۵ ردسمبر ۲۰۰۱ء | مطابق | ۲۴ ر رمضان و ۹ ر شوال ۱۴۲۲ھ | شمارہ نمبر ۳و۴

زیر سر پرستی : حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ناظم ندوۃ العلماء

زیر نگرانی

مولانا عبداللہ عباس ندوی
معتمد تعلیمات ندوۃ العلماء

پروفیسر وصی احمد صدیقی
معتمد مالیات ندوۃ العلماء

مجلس ادارت

شمس الحق ندوی
(مدیر اعلی)

سید محمود حسن حسنی ندوی
معاون مدیر

مجلس مشاورت

مولانا نذر الحفیظ ندوی
مولانا عبداللہ حسنی ندوی
مولانا محمد خالد ندوی
ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی

زر تعاون

سالانہ ---=/۱۵۰ روپے
فی شمارہ ---------=/۷ روپے
بیرونی ممالک فضائی ڈاک
ایشیائی، یورپی، افریقی
و امریکی ممالک......۳۵ ڈالر
بیرونی ممالک بحری ڈاک
بحری ڈاک جملہ......۲۰ ڈالر

خط و کتابت کا پتہ

منیجر تعمیر حیات پوسٹ باکس نمبر ۹۳
ندوۃ العلماء، لکھنؤ (۲۲۶۰۰۷) یوپی
ڈرافٹ سکریٹری مجلس صحافت و نشریات لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر روانہ کریں۔
Website:www.nadwatululama.org
E-mail Adress: nadwa@sancharnet.in
Ph: Office.787250(Ext)18
Guest House.323864

گزارش

خط و کتابت اور منی آرڈر کرتے وقت کوپن (پیغام سلپ) پر خریداری نمبر کے ساتھ مکمل نام و پتہ ضرور لکھیں خریداری نمبر ہر پتہ کی سلپ پر لکھا رہتا ہے اگر آپ جدید خریدار ہیں تو اس کی صراحت ضرور کریں اس سے دفتری کارروائی میں آسانی اور جلدی ہوتی ہے۔ (منیجر)

دائرہ میں سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا یہ خادم ندوۃ العلماء کا ترجمان آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے تو سالانہ چندہ مبلغ =/ 150 روپے بذریعہ منی آرڈر دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ (منیجر)

پرنٹر پبلشر اطہر حسین نے پاریکھ آفسٹ ٹیگور مارگ لکھنؤ میں طبع کرا کے دفتر تعمیر حیات مجلس صحافت و نشریات ندوۃ العلماء لکھنؤ سے شائع کیا۔

حامد خوشنویس۔ کمپیوٹرائزیشن مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ

قرآن و حدیث کی باتیں

دوسروں کے ساتھ ہمدردی مومن کی شان

حضرت مولانا حکیم سید عبد الحی حسنی رحمۃ اللہ علیہ

قرآن کریم نے حضرت نوح علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنی امت سے کہا

وَاَنْصَحُ لَكُمْ (الاعراف، آیت: ۶۲)

(اور میں تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں)

ہود علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے۔

وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ (الاعراف: ۶۸)

(اور میں تمہارا امانت دار خیر خواہ ہوں)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (الحجرات: ۱۰)

(مومن تو آپس میں بھائی ہیں)

ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے۔

وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

(سورۃ الحج آیت: ۷۷) (نیک کام کرو تاکہ فلاح پاؤ)

خیر خواہی کی اہمیت

حضرت تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین خیر خواہی اور نصیحت کا نام ہے۔ آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا، ہم نے سوال کیا، اللہ کے نبی! کس کے لئے؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کی کتاب کے لئے اور اس کے رسول، مسلمان پیشواؤں اور ان کے عوام کے لئے۔ (مسلم)

جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کامل مومن اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (بخاری و مسلم)

آپس میں مسلمانوں کے چھ نمایاں حق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں جب اس سے ملو تو سلام کرو جب وہ دعوت دے تو قبول کرو، جب تم سے نصیحت کی درخواست کرے تو اس کو نصیحت کرو اور جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہو، جب وہ بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو جاؤ اگر اس کا انتقال ہو جائے تو جنازے کے ساتھ جاؤ۔ (مسلم)

جو جیسا کرے گا ویسا ہی اللہ تعالیٰ اس کو بدلہ دیں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائیں گے اور جو شخص کسی تنگ دست کے ساتھ آسانی کا معاملہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا و آخرت میں آسانی فرمائیں گے اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی مدد فرماتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے (مسلم)

برائی سے باز رہنا بھی صدقہ ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے راوی نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا کیا خیال ہے۔ اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے ہاتھ (کی محنت) سے کھائے۔ خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی کرے۔ راوی نے کہا کیا خیال ہے۔ اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کرے کہا اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ (خود) برائی سے باز رہے یہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

عزت رکھنا بڑا ثواب ہے

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اپنے بھائی کی عزت و آبرو کو بچائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بچائے گا (ترمذی)

مرنے کے بعد یہ تین چیزیں فائدہ پہونچاتی ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان مرتا ہے تو اس کے سارے اعمال ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین عملوں کے۔ صدقہ جاریہ یا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم)

• حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو بھلی راہ دکھائے گا اس کو اس کے کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔ (مسلم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

۱	دوسروں کے ساتھ ہمدردی مومن کی شان	حضرت مولانا حکیم عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ	۲
۲	امریکہ اور افغانستان (اداریہ)	حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی	۵
۳	علم کا مقام اور اہل علم کی ذمہ داریاں	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رح	۸
۴	حدیث نبویؐ کی عظمت	مولانا عبداللہ عباس ندوی	۱۰
۵	احکام اذان	حضرت مولانا محمد ابرارالحق صاحب (ہردوئی)	۱۲
۶	امریکہ اور دہشت گردی.	مولانا سید واضح رشید ندوی	۱۴
۷	چاند کا خطاب آپ سے	شمس الحق ندوی	۱۸
۸	تو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے	مولانا سید عبداللہ حسنی ندوی	۲۰
۹	ریاستہائے متحدہ امریکہ ؟ کیا روس کی طرح بکھر جائے گا	نذرالحفیظ ندوی	۲۴
۱۰	مولانا عبدالرحیم لاجپوری کا انتقال	مولانا برہان الدین سنبھلی	۲۸
۱۱	دیے جلاؤ تو روشنی ہوگی	محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی	۲۹
۱۲	سوال وجواب	محمد طارق ندوی	۳۱
۱۳	مولانا عاشق الٰہی بلند شہری کی وفات	سید محمود حسن حسنی	۳۲
۱۴	ہر بزم ہے ہماری ہر جام ہے ہمارا (نظم)	مولانا سید محمد ثانی حسنی رح	۳۳
۱۵	اتباع سنت ضروری کیوں؟	محمد وسیم صدیقی ندوی	۳۴
۱۶	بنگلور میں عالمی مقابلہ حفظ قرآن وتفسیر	(نمائندہ تعمیر حیات)	۳۶
۱۷	شرعی عدالتیں	مطیع الرحمن عوف ندوی	۳۷
۱۸	ندوہ کے شب وروز	محمد فرمان نیپالی	۳۹
۱۹	نتیجہ امتحان سالانہ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء دارالعلوم ندوۃ العلماء	(ادارہ)	۴۲

شرائط ایجنسی

۱۔ پانچ کاپی سے کم کی ایجنسی جاری نہیں کی جاتی۔

۲۔ فی کاپی =/Rs. 15 کے حساب سے زرضمانت روانہ کرنا ضروری ہے۔

۳۔ کمیشن جوابی خط سے معلوم کریں۔

نرخ اشتہار

۱۔ تعمیر حیات کا فی کالم فی سینٹی میٹر اندرونی صفحہ =/Rs. 30

۲۔ تعمیر حیات کا فی کالم فی سینٹی میٹر پشت پر رنگین صفحہ =/Rs. 40

۳۔ کمیشن تعداد اشاعت کے مطابق ہوگا جو آرڈر دینے پر متعین ہوگا۔

۴۔ اشتہار کی نصف رقم پیشگی جمع کرنا ضروری ہے

۵۔ انٹرنیٹ اور تعمیر حیات دونوں کا نرخ اشتہار فی کالم فی سینٹی میٹر =/Rs. 80

بیرون ملک کے نمائندے

مدینہ منورہ
Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O.Box No.842
Mdina Munawwara(K.S.A)

برطانیہ
Dr.M. AKRAM NADWI Sb.
Oxford Center for Islamic Studies
George Street
Oxford Ox1 2AR

ساؤتھ افریقہ
Mr.M. YAHYA SALLO NADWI Sb.
P.O.Box No.388 Vereninging.(S.Africa)

قطر
Mr.ABDUL HAI NADWI Sb.
P.O.Box.No. 10894, Doha-Qatar

دبئی
Mr.QARI ABDUL HAMEED NADWI Sb.
P.O.Box No. 12525, Dubai(U.A.E)
Ph.No.3970927

پاکستان
Mr.ATAULLAH Sb.
Sector A-50 Near Sau Quater
H.No.109 Town Ship kaurangi
Karachi-31(Pakistan)

امریکہ
Dr. A.M. SIDDQUI Sb.
98-Conklin Ave. Woodmere
New York 11598(U.S.A)

اداریہ

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

امریکہ اور افغانستان

ذرائع ابلاغ نے اب اس قدر ترقی اور وسعت حاصل کرلی ہے کہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں کوئی واقعہ پیش آجائے تو اس سے واقفیت دنیا کے دیگر کسی بھی حصہ میں بلا تاخیر حاصل ہوسکتی ہے، لیکن دوسری طرف ان ذرائع کو استعمال کرنے والے بہت سے ذمہ دار ان کو اپنے رجحانات اور خواہشات کو نمایاں کرنے اور اصل حقائق کو دبا کر اور اپنی پسند کے مطابق ڈھال کر پیش کرنے لگے ہیں، اس طرح یہ ذرائع خاصی حد تک طاقتور پروپیگنڈے کا ذریعہ بن گئے ہیں، جس میں خبروں کو اس خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے کہ اس سے پیش کرنے والے کی خواہش کی تو تکمیل ہوتی ہے لیکن اصل حقیقت کیا ہوتی ہے؟ اس کو یقینی طور پر بتانا کبھی کبھی مشکل ہوجاتا ہے، اور بعض مرتبہ خبر کے پیش کرنے کا انداز ایسا ہوتا ہے کہ پڑھنے والا غیر حقیقت کو حقیقت سمجھ لیتا ہے۔

اس طریقہ سے رائے قائم کرنے میں کسی بھی مبصر کو بڑی دشواری ہونے لگتی ہے، وہ اپنی بصیرت کے بل بوتے پر خبروں میں سے پروپیگنڈہ کا حصہ حذف کرکے حقیقت حال معلوم کرتا ہے، خبروں کو اس طرح پیش کرنا اور ان پر تبصرہ کرنا اعلیٰ فن بن چکا ہے، اور اس کے اصل موجد یورپ وامریکہ کے یہودی ہیں جن کا بین الاقوامی صحافت ولاسلکی پر قبضہ ہے، یہ یہاں تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ ایسی خبریں جن میں ان کے بارے میں بری رائے قائم ہوتی ہو ان کو پریس اور ریڈیو میں آنے نہیں دیتے، یا ایسا گھٹا بڑھا کر پیش کرتے ہیں کہ قارئین کی رائے وہی بنے جو وہ چاہتے ہیں۔

امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پنٹاگن پر اتنا زبردست حملہ ہوا کہ امریکہ جیسے ملک میں جیسی سیکوریٹی ہے، اور تحقیق کے جیسے زبردست ذرائع ہیں اس کے باوجود وہ یہ نہ معلوم کرسکے کہ حملہ کرنے والے کون لوگ ہیں؟ صرف شبہ کا اظہار کرکے زبردست بمباری اور پوری ایک قوم کو تباہ کیا جارہا ہے، اس واقعہ کے اصل مجرم کون ہیں؟ ظاہر ہے کہ امریکی تحقیقاتی اداروں کو خوب معلوم ہوچکا ہوگا جس کو وہ چھپاتے ہیں، اور بجائے اصل مجرموں کے اپنے ناپسندیدہ اشخاص پر شبہ کررہے ہیں۔

حقیقت حال کو سمجھنے کے لئے یہ پس منظر سامنے رکھنا مفید ہے کہ امریکہ میں یہودی نسل کی نصف کروڑ کی آبادی ہے، جو بڑے پڑھے لکھے دانشور ہیں، اور اسی کے ساتھ ساتھ ان میں نسلی غرور بھی ہے، عیسائیوں اور مسلمانوں سے کدورت رکھتے ہیں، سو سال پہلے ان کے اس وقت کے دانشوروں نے اپنے مستقبل کے فائدوں اور دنیا پر اپنے اثر ورسوخ کو جمانے کے لئے اہم پلاننگ کی تھی جس کا کسی طرح بعد میں انکشاف ہوگیا، اور وہ ایک کتاب میں شائع بھی ہوگئی، اس پلاننگ کے مطابق انہوں نے امریکہ اور یورپ کے طاقتور

ممالک میں اپنے دانشوروں کو کلیدی مقامات تک پہونچانے کی کامیاب تدبیریں کیں، چنانچہ وہ اس حد تک کامیاب ہوئے کہ اہمیت کے تین شعبوں پر ان کو پورا قبضہ حاصل ہوگیا، ان میں سے ایک مالیات کا شعبہ ہے، دوسرا ذرائع ابلاغ کا شعبہ ہے، تیسرا بڑی حد تک تعلیم کا شعبہ ہے۔ یہ تین شعبے ایسے شعبے ہیں کہ ان پر جس کو بھی قابو حاصل ہوجائے وہ اپنے مطلب اور مقصد کے مطابق ساری دنیا کو اپنی مرضی پر چلاسکتا ہے، انہی کوششوں کے نتیجہ میں امریکہ کا ملک اس وقت دنیا کا مالیاتی مرکز اور بڑا ساہوکار بن چکا ہے، اور وہاں کی مالیات کے اعلیٰ اختیارات یہودی ہاتھوں میں ہیں، انہی اختیارات کے بل بوتے پر امریکہ کے اقتدار اعلیٰ اور اس کی عالمی پالیسی پر یہودی ارادے اور پسند اثر انداز ہوتی ہے۔ اور اس طریقہ سے صدر امریکہ تک یہودی رائے اور رجحان کے خلاف کچھ کرنہیں سکتا، دوسری طرف امریکہ اور اس کے عالمی اثرات کی بناء پر بین الاقوامی سطح کے تقریباً تمام ذرائع ابلاغ پر یہودی افراد قابض ہیں، جس کی وجہ سے ایسی خبریں اور حالات کی ترجمانی جو یہودی مفادات کے خلاف ہو وہ پھیل نہیں سکتی، پھر امریکہ کے ذریعہ سے یہودیوں کے یہ درپردہ اختیارات دنیا میں عائد ہوتے ہیں، چنانچہ اس واقعہ میں بھی جو امریکہ اور طالبان کے درمیان گردش کررہا ہے متعدد بین الاقوامی دانشوروں نے انھیں وجوہ کا اظہار کیا ہے۔ اس کے رو سے افغانستان کی جنگ کے سلسلہ میں جو خبریں بین الاقوامی ذرائع ابلاغ میں آتی ہیں ان کو یہودی و امریکی مفادات سے باہر نہیں سمجھا جاسکتا، اور ان سے پوری حقیقت نہیں جانی جاسکتی، ٹریڈ سینٹر پر حملہ کے سلسلہ میں یہ خبر بھی قابل توجہ ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پنٹاگن پر حملہ سے پہلے وہاں کے یہودی باشندوں نے اپنے بچاؤ کا انتظام کرلیا تھا، اس عمارت سے تعلق رکھنے والے وہ افراد جو یہودی تھے انھوں نے اس روز چھٹی لے لی تھی، اور متعلقہ مالی حصص (Sheires) عام طور پر فروخت کردیئے تھے۔ اور ایک خبر یہ ہے کہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی بلند و بالا ان دونوں عمارتوں میں سے ایک عمارت ایک عرب قریبی مدت میں خرید چکا تھا، اور اس کا بیمہ بھی نہیں ہوا تھا، لہذا اس حملہ سے یہودی نقصان کچھ نہیں ہوا، سب نقصان دوسروں کا ہوا۔ بعض دانشوروں نے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ امریکہ اور یورپ کے ممالک اپنے یہاں یہودی سودی نظام کے پوری زندگی کے رگ و ریشے میں سرایت کرجانے کے نتیجہ میں مالی لحاظ سے بنیادی طور پر افلاس کے کگار تک پہونچ گئے ہیں، ان کا ظاہر مضبوط اور غالب ہے، لیکن حقیقت میں وہ اندر سے کھوکھلے ہوچکے ہیں، ان کا سارا نظام قرض پر چل رہا ہے، لہذا ان کو فکر ہے کہ مشرقی ممالک کے قدرتی ذرائع دولت پر جو مشرق کے زرخیز علاقوں میں ہیں ان کو قابو حاصل ہوجائے، اگر مفاہمت اور معاہدوں کے ذریعہ نہ ہوسکے تو طاقت کے زور سے کیا جائے، چنانچہ بعض مبصرین کا خیال ہے کہ یہ سارا قصہ اسی کا شاخسانہ ہے، اور اس راہ سے امریکہ اور اس کے یوروپین حلیفوں کو نئے ذرائع دولت تک پہونچنے اور ان پر قابو پانے کا موقع مل سکتا ہے۔ خلیج عربی میں بھی امریکہ نے اسی پس منظر میں فوجی حکمت عملی اختیار کی تھی، اور وہاں اپنا اقتدار اس طرح مضبوط کرلیا، اب وسط ایشیا یعنی ازبکستان و ترکستان کے علاقے نشانہ ہیں، اور افغانستان اس کا دروازہ ہے۔ امریکہ کا عالمی نظام بھی مبصرین کی نظر میں اسی طرح کے فوائد کے لئے ہے کہ دنیا کا کوئی ملک اس کے اثر واختیار سے باہر نہ رہے، اور دنیا کے کسی ملک کے مالی نظام کی تنظیم و تصرف میں امریکہ کو بالادستی و اختیار حاصل رہے۔ اس کے لئے اس کو بہترین عنوان دنیا کے مالی نظام کو درست کرنا اور ظلم کے خلاف آواز بلند کرنے والوں کی ناراضی کو دہشت گردی کا نام دیکر دہشت گردی کے مسئلہ کو غیر معمولی اہمیت کا مسئلہ بنادینا ہے، اور ساری دنیا کو اپنے ظالمانہ اقدام کا ہمنوا بنانا یا بننے پر مجبور کردینا ہے، اس طرح مشرقی ممالک پر مغربی سامراجی ممالک کا پرانا اقتدار نئی شکل میں دوبارہ بحال ہوسکتا ہے۔

اور دنیا کے متعدد تجزیہ نگاروں کی رائے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں مسلمان ممالک زیادہ پیش نظر ہیں، خاص طور پر اس لئے بھی کہ ان کے باشندوں میں ظلم برداشت نہ کرنے کا جذبہ زیادہ ہے اور ان میں اسلامی بیداری نمایاں طور پر سامنے آرہی ہے، جس سے یہودی سب سے زیادہ اور بعض دوسری طاقتیں خوفزدہ ہیں، اسی لئے فوری طور پر ان کو زیادہ تر نشانہ بنایا گیا ہے، کیونکہ ان کے رہنے والے اپنی جامع مذہبی تعلیمات کی بناء پر یہودی مکر وفریب اور مغرب کے سامراج پسند منصوبوں کے خلاف آواز اٹھاتے رہے ہیں، اور اس کے سلسلہ میں جگہ جگہ ظلم بھی برداشت کرتے رہے ہیں، ان کے سامنے ایک طرف یہودی سازشیں اور ان کی اسلام دشمنی عیاں ہے، تو دوسری طرف مغرب کے سامراجی ظلم و تعدی سے ان کو واسطہ پڑا ہے، لہذا ان کی طرف سے جذبۂ مخالفت زیادہ ظاہر ہوتا رہا ہے، اور اسی کی بناء پر مغربی استعماری طاقتوں نے اپنے سازشی منصوبوں میں ان کو زیادہ پیش نظر رکھا ہے۔ مغرب کے پروپیگنڈے اور خاص طرز کی خبر رسانی کی وجہ سے مسلمانوں میں جو تأثر عام ہوتا ہے وہ اکثر اصل حقیقت سے دور ہوتا ہے، سامراجی فریب کے سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے، اور اس سے مغربی سامراج اپنے مقصد کے حصول میں فائدہ اٹھاتا ہے۔

افغانستان کو امریکہ نے محض اپنے ذاتی اندازے کی بناء پر اور ایک یا متعدد افراد کو بلا مضبوط دلیل کے مجرم قرار دیکر اتنا بڑا اور ہولناک تباہی کا پروگرام بنالیا جس کو انسانیت کشی سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے، اور یہ جمہوریت کے موجودہ بلند و بالا دعووں کے ساتھ کسی بھی متمدن ملک کو بالکل زیب نہیں دیتا۔ اس سب پس منظر میں اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ افغانستان کے سلسلہ میں امریکہ کے اصل ارادے کیا ہوسکتے ہیں؟ اور اس میں یہودی دماغ نے کیا سوچا ہے؟ اور مسئلہ کو کس رخ سے نتیجہ تک پہونچا رہا ہے؟ اور اب اس کا سمجھنا زیادہ مشکل نہیں، البتہ اس میں جو بات زیادہ نمایاں محسوس ہورہی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں مسلمانوں کے ملکوں بلکہ ان کے اہل شعور طبقے کو زیادہ نشانہ بنایا جارہا ہے، اور اس سلسلہ میں مغربی سامراج کا بہیمانہ کردار پورا سامنے آرہا ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود کوئی بھی معاملہ اللہ تعالیٰ کے علم و اختیار سے باہر نہیں ہے، بعض وقت وہ اپنے غیب سے ایسی مدد فرماتا ہے کہ بدخواہوں کا سارا مکر و فریب بیکار چلا جاتا ہے۔ اور ہم کو انشاء اللہ ان واقعات میں اسی کی امید ہے۔

مغربی صحافت دراصل یہودی صحافت ہے

مغربی میڈیا اور اس کے اثرات

تالیف: نذر الحفیظ ندوی

- نیا عالمی نظام
- مغربی میڈیا کا تاریخی پس منظر
- میڈیا کے کردار کے بارے میں یہودی عزائم
- دنیا کے پردۂ سیمیں پر مسلمانوں کی تصویر
- عالم عربی پر مغربی میڈیا کی یورش
- ہندوستانی میڈیا مغرب کے نقش قدم پر
- ٹی وی کے منفی اثرات
- ذرائع ابلاغ کا علمی وفنی تجزیہ
- اسلامی میڈیا نظریہ اور عمل
- شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے

ان موضوعات پر سیر حاصل گفتگو

ایک قابل مطالعہ کتاب۔ اُردو زبان میں پہلی کتاب

دہلی، دیوبند، حیدرآباد، کشمیر، لکھنؤ کے BOOK DEPOT پر دستیاب۔

مجلد۔ خوبصورت سرورق۔ روشن طباعت

قیمت -/Rs.90

علم کا مقام اور اہل علم کی ذمہ داریاں

(حضرت مولانا ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ)

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۔ ﴿العلق ۱–۵﴾

(اے محمدؐ) اپنے پروردگار کا نام لیکر پڑھو جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا اور تمھارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔

علم کی قسمت قلم سے وابستہ

مجھے وہ واقعہ بے اختیار یاد آتا ہے جب عرب کے ایک خشک علاقہ میں ایک پہاڑ پر جو نہ بلند تھا، اور نہ سرسبز، تقریباً چودہ سو سال پہلے پیش آیا تھا، اور جس نے تاریخ انسانی ہی نہیں بلکہ تقدیر انسانی پر ایسا گہرا اور لازوال اثر ڈالا ہے جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی، اور جس کا اس "لوح و قلم" سے خاص تعلق ہے، جس پر علم و تہذیب اور تحقیق و تصنیف کی اساس ہے، اور جس کے بغیر نہ یہ عظیم دانش گاہ وجود میں آتیں اور نہ یہ وسیع کتب خانے، جس سے دنیا کی زینت اور زندگی کی قدر و قیمت ہے میری مراد پہلی وحی کے واقعہ سے ہے، جو اگست ۶۱۰ء کے لگ بھگ نبی عربی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر مکہ کے قریب غار حرا میں نازل ہوئی اس کے الفاظ یہ تھے:

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ﴿العلق ۱–۵﴾

(اے محمد) اپنے پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے پیدا کیا جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا اور تمھارا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا۔ خالق کائنات نے اپنی وحی کی اس پہلی قسط اور باران رحمت کے اس پہلے چھینٹے میں بھی اس حقیقت کے اعلان کو مؤخر نہیں فرمایا کہ علم کی قسمت قلم سے وابستہ ہے غار حرا کی اس تنہائی میں جہاں ایک نبی امی اللہ کی طرف سے دنیا کی ہدایت کے لئے پیغام لینے گیا تھا اور جس کا یہ حال تھا کہ اس نے قلم کو حرکت دینا خود بھی نہیں سیکھا تھا، جو قلم کے فن سے یکسر واقف نہ تھا، کیا دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر کہیں مل سکتی ہے؟ اور اس بلندی کا تصور بھی ہوسکتا ہے کہ اس نبی امی پر ایک امت امی اور ایک ناخواندہ کے درمیان (جہاں جامعات اور دانش گاہیں تو بڑی چیز ہیں، حرف شناسی بھی عام نہ تھی)

پہلی بار وحی نازل ہوتی ہے اور جو خود پڑھا ہوا نہیں تھا، اس پر وحی نازل ہوتی ہے، اس میں اس کو خطاب کیا جاتا ہے کہ "پڑھو" یہ اشارہ تھا اس طرف کہ آپ کو جو امت دی جانے والی ہے وہ امت صرف طالب علم ہی نہ ہوگی بلکہ معلم عالم اور علم آموز ہوگی، وہ علم کی اس دنیا میں اشاعت کرنے والی ہوگی جو دور آپ کے حصہ میں آیا ہے، وہ دور "اُمیت" کا دور نہیں ہوگا، وہ دور وحشت کا دور نہیں ہوگا، وہ دور جہالت کا دور نہیں ہوگا، وہ دور علم دشمنی کا دور نہیں ہوگا بلکہ وہ دور علم کا دور ہوگا، عقل کا دور ہوگا، حکمت کا دور ہوگا، تعمیر کا دور ہوگا، انسان دوستی کا دور ہوگا، وہ دور ترقی کا دور ہوگا،

علم کی ابتداء اسم رب سے ہونی چاہئے

"باسم ربك الذی خلق"۔

(اس پروردگار کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا) بڑی غلطی یہ تھی کہ علم کا رشتہ رب سے ٹوٹ گیا تھا، اس لئے علم سیدھے راستہ سے ہٹ گیا تھا، اس ٹوٹے ہوئے رشتہ کو یہاں جوڑا گیا، جب علم کو یاد کیا گیا، اس کو یہ عزت بخشی گئی تو اس کے ساتھ ساتھ اس کی بھی آگاہی دی گئی کہ اس علم کی ابتداء "اسم رب" سے ہونی چاہئے، اس لئے کہ علم اسی کا دیا ہوا ہے، اسی کا پیدا کیا ہوا ہے، اور اسی کی رہنمائی میں متوازن ترقی کرسکتا ہے، یہ دنیا کی سب آسمان و زمین کا رابطہ، صدیوں کے بعد قائم ہوتا ہے تو اس کی ابتداء ہوتی ہے "اقرا" سے، اس کی ابتداء "اعبد" عبادت کرو سے نہیں، اس کی ابتداء صلِّ (نماز پڑھو) سے نہیں، بلکہ اس کی ابتداء ہوتی ہے "اقراء" (پڑھو) سے

سے بڑی انقلاب آفریں، انقلاب انگیز اور صاعقہ آسا آواز تھی جو ہماری دنیا کے کانوں نے سنی تھی، جس کا کوئی تصور نہیں کرسکتا، اگر دنیا کے ادیبوں اور دانشوروں کو دعوت دی جاتی کہ آپ لوگ قیاس کیجئے کہ جو وحی نازل ہونے والی ہے، اس کی ابتداء کس چیز سے ہوگی؟ اس میں کس چیز کو اولیت دی جائے گی؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ایک آدمی بھی جو اس امی قوم اور اس کے مزاج اور دماغ سے واقف تھا یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ جو پہلی وحی نازل ہوگی وہ "اقراء" قرأت کا لفظ ہے، یہاں خاص علم کا بھی لفظ نہیں ہے یعنی اس کا تعلق کاغذ سے بھی ہے، اس کا تعلق نفوس سے بھی ہے اور اس کا تعلق قلم سے بھی ہے، وہ علم نہیں جو لدنی طریقہ پر آتا ہے بلکہ وہ علم جو قلم کے ساتھ ہے، صحیفوں کے ساتھ ہے کتب خانوں کے ساتھ ہے، تجربوں کے ساتھ ہے ذہانتوں کے ساتھ ہے "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ"۔

یہ دین علم سے الگ نہیں ہوسکتا

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس دین کا مزاج بتا دیا گیا ہے کہ یہ دین کبھی علم سے الگ نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ سب سے پہلے جو پیغام دیا گیا اس میں خود کہا گیا کہ "پڑھو" تو مسلمان بے پڑھے کیسے رہ سکتے ہیں، وہ مسلمان حقیقی مسلمان نہیں جو علم سے اپنا رشتہ توڑ لے، وہ اسلام کا صحیح نمائندہ ہونے کا دعوی نہیں کرسکتا، پہلی بات تو یہ انقلاب انگیز دعوت کہ "اقراء"۔ پڑھو "باسم ربك الذی خلق" اپنے رب کے نام سے پڑھو کہ علم کا سفر خدائے حکیم و علیم کی رہنمائی میں شروع کیا جانا چاہئے، اس لئے کہ یہ سفر بہت طویل، بہت پر پیچ اور بہت پر خطر ہے، یہاں دن دہاڑے قافلے لٹتے ہیں، قدم قدم پر مہیب و عمیق کھائیاں ہیں، قدم قدم پر سانپ اور بچھو ہیں اس لئے اس میں ایک رہبر کامل کی رفاقت ہونی چاہئے، اور وہ رہبر کامل حقیقتاً خدا کی ذات ہے، اس لئے "اقراء باسم ربك الذی خلق" پڑھو لیکن وہ مجرد علم و ادب نہیں وہ علم مقصود نہیں، جو بیل بوٹے بنانے کا نام ہے جو محض کھلونے سے کھیلنے کا نام ہے، وہ علم نہیں جو محض دل بہلانے کا نام ہے، وہ علم نہیں جو ایک کو دوسرے سے لڑانے کا نام ہے، وہ علم نہیں جو قوموں کو قوموں سے ٹکرانے کا نام ہے، وہ علم نہیں جو اپنے معدے کی خندق کو بھرنے کا ذریعہ سکھانے کا نام ہے، وہ علم نہیں جو زبان کو صرف استعمال کرنا سکھاتا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ﴿العلق ۱–۵﴾

"پڑھو تمھارا رب بڑا کریم ہے، وہ تمھاری ضرورتوں سے تمھاری کمزوریوں سے کیسے ناآشنا ہوسکتا ہے۔ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔" آپ خیال کیجئے کہ قلم کا رتبہ اس سے زیادہ کس نے بڑھایا ہوگا کہ اس غار حرا کی پہلی وحی نے بھی قلم کو فراموش نہیں، وہ قلم جو شاید ڈھونڈھنے سے بھی مکہ کے کسی گھر میں نہ ملتا، اگر آپ اسے تلاش کرنے کے لئے نکلتے تو معلوم نہیں کسی ورقہ بن نوفل[1] کے یا کسی "کاتب"[2] (جو دیار عجم سے کچھ لکھنا پڑھنا سیکھ کر آیا ہو) کے گھر میں ملتا، اور وہ قلم جس کا استعمال عربی شاعری میں بھی بہت کم ہے آپ اگر عرب شعراء کے دیوان پڑھیں، پڑھتے ہی چلے جائیں تو اس میں قلم کا نام آپ بہت کم پائیں گے۔

سب کا خلاصہ

"علم الانسان مالم یعلم"

اور پھر ایک بہت بڑی انقلاب انگیز اور لافانی حقیقت بیان کی کہ علم کی کوئی انتہا نہیں "علم الانسان مالم یعلم" سائنس کیا ہے؟ "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ" ٹکنالوجی کیا ہے؟ "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ" انسان چاند پر جا رہا ہے یہ کیوں؟ "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ" یہ جو خلا کو ہم نے طے کرلیا ہے اور ہم نے دنیا کی وسعتیں سمیٹ لی ہیں اور دنیا کی طنابیں کھینچ لی ہیں اور سورج کی شعاعوں کو بقول اقبال کے گرفتار کرلیا ہے اور ستاروں کے درمیان اپنی رہ گذر پیدا کی ہے، کیا ہے؟ "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ" علم اشیاء کی جہانگیری، یہ سب "عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ" کا کرشمہ نہیں تو کیا ہے۔

(قرآنی افادات ص ۲۵۰ تا ۲۵۵)

حواشی

1. عہد بعثت کے عرب فاضل جو توراۃ و انجیل کے بڑے عالم تھے اور عبرانی زبان سے بھی خوب واقف تھے۔
2. عرب بھی پڑھے لکھے آدمی کو کاتب کہتے ہیں۔

حدیث نبویؐ کی عظمت و اہمیت

● مولانا عبداللہ عباس ندوی

صرف ایک حدیث کے لئے طویل سفر

امام الذہبی کے ایک معاصر سوانح نگار عبدالستار الشیخ اپنی تالیف "الحافظ الذہبی"[1] کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

ائمہ حدیث نے سنت نبویؐ کی خدمت میں جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ انسانی تاریخ میں عجائب و غرائب کے قصے معلوم ہوتے ہیں انسانی حوصلے اور طاقت سے جو کام انھوں نے لئے ہیں اس کی مثال نہیں ملتی ہے۔ سعید بن المسیبؒ لکھتے ہیں کہ ہم لوگ ایک حدیث کی طلب میں لمبے لمبے سفر کرتے تھے، ریگستان اور بیابان کے درمیان سے چل کر کئی کئی دن کے بعد ایسے بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوتے جن کے متعلق معلوم ہوتا کہ کسی حدیث نبویؐ کی روایت کرتے ہیں، کبھی ہمارے سفر خچروں پر اور اونٹوں پر ہوتے اور کبھی پیدل جاتے، ساتھ میں قلم اور روشنائی ہوتی۔ دل حاضر ہوتے، دماغ یکسو ہوتے اس محدث کی طرف پوری طرح متوجہ رہتے اور وہاں جاکر منظر دیکھتے کہ جس حدیث کی طلب میں ہم آئے ہیں وہاں سینکڑوں طالب علم پہلے سے موجود ہیں، اور سبھوں کے پاس دواتیں ہیں۔ اپنے قلم ہیں۔ کھانے پینے اور رہنے کی جگہ کہیں نکال لیتے اور کبھی اس کی فکر نہیں کرتے بسا اوقات دس ہزار انسان ایک شیخ کی مجلس میں حاضر ہوتے، گھروں میں جگہ نہ ہوتی تو میدانوں میں جگہ بنا لیتے اور شیخ ان کے وسط میں بیٹھ کر حدیث کا درس دیتے یہ شیوخ اور ان کے طلباء زیادہ تر اپنی قوت یادداشت پر بھروسہ کرتے، جب حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل (متوفیٰ ۲۹۰ھ) سے پوچھا گیا کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے کتنی حدیثیں سنی ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ ایک لاکھ اور کئی ہزار حدیثیں۔ اور فرمایا کہ جو حدیث میں سناتا ہوں وہ میں اپنے والد سے ایک بار نہیں کئی بار دو مرتبہ یا تین مرتبہ سنی ہے حضرت داؤد بن یحییٰ جب بغداد کے محدث حافظ محمد بن علی جن کا لقب "قرطمہ" تھا (متوفیٰ ۲۹۰ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جناب قرطمہ نے کہا کہ یہ احادیث کے مجموعے تمہارے سامنے ہیں ان میں سے کسی مجموعہ کو اٹھا لو کہ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں، داؤد نے کہا "کتاب الأشربة" انھوں نے اس کے آخری باب سے اول باب تک جو حدیثیں تھیں سنا دیں۔ حافظ ابوبکر احمد بن محمد بن عمر الکندی القرشی (متوفیٰ ۴۳۱ھ) فرماتے ہیں کہ میں تین لاکھ حدیث پر گفتگو کرسکتا ہوں۔

ان حضرات نے جو کچھ حاصل کیا وہ ان کی شب و روز کی محنت، احادیث نبویؐ سے محبت و تعلق کا نتیجہ تھا ان پر حصولِ علم کی ایک دھن سوار تھی۔ حافظ ابن ابی حاتم (متوفیٰ ۳۲۷ھ) کہتے ہیں کہ ہم لوگ مصر حصول حدیث کے لئے گئے۔ وہاں صرف شوربہ پی کر چھ مہینے پڑے رہے، دن کے اوقات شیوخ کی مجلسوں کے لئے تقسیم کردیئے تھے۔ اور راتوں کو ان کا نقل کرنا۔ اور ایک دوسرے کی یادداشت سے مقابلہ کرنا ہمارا معمول تھا مزید کہا کہ ایک روز میں اپنے ایک رفیق کے ساتھ ایک شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو لوگوں نے کہا کہ وہ بیمار ہیں واپسی کے راستہ میں ایک مچھلی دیکھی جو پسند آئی اس کو خرید لیا، جب اپنے ٹھکانے پر پہونچے تو دوسرے شیخ کی مجلس کا وقت ہو چکا تھا اس لئے مچھلی بنانے کا موقع نہ ملا اور ہم لوگ حدیث کی مجلس میں حاضر ہوگئے وہاں ایک تسلسل قائم تھا۔ ایک شیخ کے بعد دوسرے شیخ آتے اور املا کراتے اس طرح تین دن گذر گئے اور مچھلی قریب تھا کہ اپنا مزہ اور بو بدل دے تو ہم لوگوں نے کچی ہی کھا لیا۔ اس لئے کہ ہمارے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ اس کی صفائی کرتے یا تلنے اور پکانے کا وقت نکالتے۔ "سیر اعلام النبلاء" میں لکھا ہے کہ یہ قول انھیں کا ہے "لا یستطاع العلم براحة الجسد" جسم کے آرام کے ساتھ حصول علم ممکن نہیں ہے، حافظ مؤتمن بن احمد بن علی (م ۵۰۷ھ) لکھتے ہیں کہ انھوں نے رامہرمزی کی کتاب "المحدث الفاصل بین الراوی والواعی" جو حدیث کے مصطلحات پر مشتمل ہے اس کو اچھی طرح سمجھ کر ایک نشست میں پڑھ ڈالا جس کے ۵۶۴ صفحے تھے۔

[1] شائع کردہ دار القلم دمشق سن ۱۴۱۴ھ

طلب علم ان حضرات کے لئے روحانی غذا تھی اور خالِصَةً لِلّٰه کام تھا اور عمل بالحدیث کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے وہ علم ہی کیا جو عالم کو فائدہ نہ پہونچائے، خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ) لکھتے ہیں کہ اے طالب علم! میں تمہیں حصول علم میں اخلاص نیت کی وصیت کرتا ہوں اور یہ کہ دل و جان سے اس بات کی کوشش کرو کہ ان احادیث پر عمل بھی ہو اس لئے کہ علم درخت ہے اور عمل اس کا پھل ہے۔ اور وہ ہمارے نزدیک عالم نہیں جس نے اپنے علم کے مطابق عمل نہ کیا ہو" (معجم شیوخ الذہبی ص ۵۰۵)

اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ ان حضرات نے اپنی راتوں کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصہ علم کے لئے دوسرا عبادت کے لئے تیسرا نیند کے لئے۔ ابن دقیق العید (م ۷۰۲ھ) کی سوانح میں ذکر کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کے خوف سے ہمیشہ لرزاں رہا کرتے تھے، ذکر کا اہتمام کرتے تھے۔ رات کو کم سوتے تھے اور پوری رات مطالعہ، تلاوت، ذکر و تہجد میں گذار دیا کرتے تھے۔ شب بیداری ان کی عادت بن گئی تھی اور دن کے تمام اوقات کو علم اور ذکر سے آباد رکھتے تھے (تذکرۃ الحفاظ ۴/۲۸۴)

حافظ ابوبکر بن موسیٰ الحازمی (م ۵۸۴ھ) جب جوان تھے، ۳۶ سال کی عمر تھی۔ ان کے بارے میں نجار نے لکھا ہے کہ ہم نے ابوحاتم المقری سے سنا ہے جو ہمارے پڑوسی تھے اور وہ ایک اچھے صالح آدمی تھے کہ وہ بدیع کی رباط میں قیام پذیر تھے۔ ہر رات جب اپنی کوٹھری میں جاتے تو کتاب کا مطالعہ کرنے لگتے یہاں تک کہ صبح ہوجاتی۔ بدیع نے اپنے نوکر سے کہا کہ ایسا کرو کہ آج کی رات چراغ میں تیل نہ دو تاکہ یہ شخص رات کو کچھ آرام کرلے ان کا بیان ہے کہ جب رات ہوئی تو خادم نے چراغ میں تیل دینے سے معذرت کرلی تو وہ اپنی کوٹھری میں نماز کے لئے کھڑے ہوگئے۔ اور لمبی تلاوتیں کیں کہ فجر ہوگئی۔ رباط کے شیخ کہتے ہیں کہ ہم ایک بار نہیں کئی بار ان کی خبر گیری کے لئے گئے تو ان کو نماز کی حالت میں دیکھا۔

محدثین کرام کے صدق و اخلاص کی ایک بڑی دلیل یہ ہے کہ انھوں نے علم کو ذریعہ معاش نہیں بنایا بلکہ علم کی راہ میں دل کھول کر مالی قربانی بھی دی اور اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ شکر گذار رہے کہ ان کو سنت نبویہ کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ ہشام بن عبیداللہ الرازی (م ۲۲۱ھ) کہتے ہیں کہ ایک ہزار سات سو شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ (شیخ سے مطلب حدیث کے عالم جو اپنے طلبہ کو حدیث پڑھ کر سناتے تھے) ان میں سب سے کم عمر کے بزرگ عبدالرزاق تھے حصول علم کی راہ میں میں نے سات لاکھ درہم خرچ کئے۔

حافظ ابو مسلم الکجی (م ۲۹۲ھ) جب سنن پر اپنی کتاب مکمل کر چکے اور علماء نے اس کو سن لیا تو انھوں نے ان سب کی دعوت کی جن پر ایک ہزار دینار خرچ کئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان علماء حدیث کی عزت و توقیر وقت کے بڑے سے بڑے حاکم بھی کرتے تھے۔ اور صاحب حیثیت و وجاہت تاجر دولت مند بھی ان کی عظمت کا دم بھرتے تھے۔ اور ان کے ارشادات کو احترام سے سنتے تھے۔ عوام پر ان کے اثر کو دیکھ کر خائف بھی رہتے تھے۔

حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی الجماعیلی کی سیرت میں ضیاء مقدسی روایت کرتے ہیں کہ جب حافظ عبدالغنی اصفہان میں نکلتے تھے تو بازار میں لوگ کھڑے ہو کر ان کی عظمت کا تماشہ دیکھتے تھے بڑے دوکاندار، تاجر اور اہل علم صف بستہ ان راستوں پر کھڑے ہو جاتے تھے جہاں سے ان کا گذر ہوتا تھا۔ "سیر اعلام النبلاء" اور "تذکرۃ الحفاظ" میں لکھتے ہیں کہ شیخ مقدسی اگر چاہتے تو اصفہان پر قبضہ کرسکتے تھے۔ کیونکہ جب وہ گھر سے نکلتے تو راستے بند ہو جایا کرتے اور وہ لوگ ان سے مصافحہ کرنے اور ملنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔

حُبِ مال

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرص (حبِ مال) سے بچو۔ اس حرص نے پہلے لوگوں کو برباد کردیا۔ (مسلم)

www.nadwi.net
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
یقین محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
دعوت فکر و عمل، وصیت اور ہدایات
تعزیتی پیغامات، تبصرے اور خراج عقیدت
خوبصورت عکس تحریر اور مسلسل صدائے حق کے نمونے
اجمالی خاکہ اور تصانیف کی مکمل فہرست
عربی، اردو، انگریزی اور ہندی
چاروں زبانوں میں
براہ راست انٹرنیٹ پر ملاحظہ فرمائیں
www.nadwi.net
پیش کردہ
HERAA

احکام اذان

حضرت مولانا محمد ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم (ہردوئی)

مؤذن کی اہمیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر میں قسم کھاؤں تو میری قسم درست ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو چاند و سورج کے اوقات طلوع و غروب وغیرہ کو محفوظ رکھنے والے ہیں یعنی مؤذن لوگ اور یہ حضرات اپنی لمبی گردنوں سے قیامت کے روز پہچان لئے جائیں گے۔ (کنز العمال)

ہم میں سے کون ایسا شخص ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ ہم خدا کے محبوب بن جائیں اور یہ بے بہا لازوال دولت ہمیں حاصل ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قسم کھا کر فرما رہے ہیں۔ آپ کا ہر قول خود ہی محکم ہے لیکن قسم کھا کر اس کو مزید اہمیت دے دی ہے جس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں جب اللہ تعالیٰ کسی کو محبوب بنائیں تو اس سے بڑھ کر کون معزز ہو سکتا ہے۔

اذان کا مسنون طریقہ

باوضو قبلہ رو کھڑے ہو کر شہادت کی انگلیاں کانوں میں دے لو۔ اور اذان کے کلمے ادا کرو۔ آواز بلند کرو۔ ہر ایک کلمہ صحیح ادا کرو۔ آواز اچھی بناؤ۔ اور اتنی زور سے مت چیخو کہ دیکھنے والے کو ہنسی آئے، جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہو تو چہرہ داہنی طرف کر لو اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت چہرہ بائیں طرف کر لو مگر سینہ قبلہ کے ہی طرف رکھو، فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم بھی دوبار کہو اقامت کا طریقہ بھی یہی ہے صرف فرق اس قدر ہے کہ اقامت مسجد کے اندر اذان مسجد کے باہر بہتر ہے، اقامت پست آواز سے اور اذان بلند آواز سے۔ اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ دوبارہ کہا جاتا ہے اور کان کے سوراخ بھی بند نہیں کئے جاتے۔ اقامت میں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت دائیں بائیں سر پھیرنا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ مستحب ہے (امداد الاحکام)

مؤذن کے آداب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اذان بغیر وضو نہ دیا کرو۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اقامت وہی کہے جس نے اذان دی ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے متقی لوگ اذان دیا کریں۔ اور کتاب اللہ اچھی طرح پڑھنے والے امامت کیا کریں۔ اور اذان پہلے اس لئے ہے تاکہ نمازی حضرات اپنی نمازوں کی تیاری کریں۔ جب تم اذان سنو تو اچھی طرح وضو کرو اور جب اقامت سنو تو تکبیر اولیٰ پانے کے لئے آگے بڑھو۔ اور رکوع و سجدہ میں امام سے پہل نہ کیا کرو۔ (کنز الاعمال)

اذان کے آداب

یحییٰ بکاؤ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے خانہ کعبہ کا طواف کرا رہا تھا حرم محترم کے مؤذنوں میں ایک شخص نے ملاقات کرنے کے بعد کہا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے محبت کرتا ہوں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اللہ کے واسطے بغض رکھتا ہوں کیونکہ تم پیسوں کے لئے آواز بنا بنا کر اذان دیتے ہو۔ (ابن کثیر)

فائدہ:- اذان میں خوش آوازی مطلوب ہے۔ لیکن حد شرعی کے اندر ہو اور گانے والوں کی طرح نہ ہو۔ (امام دار الہجرہ)

امام مالکؒ بھی فرماتے ہیں کہ اس طرح آواز بنانے سے گانے کی مشابہت ہوتی ہے اور اذان کی اہمیت فوت ہو جاتی ہے۔

مؤذن کیسا ہونا چاہئے

مؤذن صالح اور دیندار ہونا چاہیئے۔ جو شخص پابند شرع نہ ہو فاسق ہو اس کو مؤذن بنانا درست نہیں ہے۔ خدا کے گھر کا مؤذن دیندار تعلیم یافتہ احکام دینیہ خصوصاً اذان اور نماز کے مسائل، سنن، اوقات نماز، صبح صادق، صبح کاذب زوال، سایۂ اصلی وغیرہ جاننے والا ہو۔ (آج تقویم معتبرہ سے بھی معلومات حاصل کی جا سکتی ہے) اور بلند آواز خوش الحان اذان کے کلمات صحیح ادا کرنے والا ہو۔

ہمارے زمانے میں مؤذنوں میں یہ اوصاف بہت کم پائے جاتے ہیں سستا اور کم سے کم تنخواہ والا مؤذن تلاش کیا جاتا ہے خواہ اذان صحیح نہ پڑھ سکتا ہو اذان کے کلمات کہیں زیادہ کھینچ کر کے اور کہیں کم کر کے اذان کی روح کو فنا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اذان کا لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے

مثلاً اَللّٰہ کی جگہ آللّٰہ اور اَکْبَرُ کی جگہ آکْبَرْ اور اَکْبَار اور اسی طرح حَیَّ میں حا کی جگہ ھا پڑھا جاتا ہے اسی طرح کی اور بہت سی غلطیاں ہیں۔

ائمہ کرام اور جاننے والے حضرات بھی مؤذنوں کی اصلاح نہیں کرتے اور نہ ہی ٹوکتے ہیں۔ اماموں پر اس کی بڑی ذمہ داری ہے اور اذان صرف اعلان کا نام نہیں بلکہ عبادت ہے اس کو اسی شایانِ شان طریقے پہ ادا کیا جائے کہ اسلامی شان معلوم ہو اور سننے والے قلوب متأثر اور متوجہ ہوں اور اس کی برکتیں ظاہر ہوں (علم الفقہ، روضۃ الطالبین۔ نور الایضاح)

اذان کا جواب اور اس کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی آواز آئی جب اذان پوری کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے یوم آخرت پر یقین رکھتے ہوئے اسی طرح اذان کہا۔ جس طرح بلال رضی اللہ عنہ نے ابھی کہا تو وہ بلاشبہ جنت میں داخل ہوگا۔ (نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ امام ذمہ دار ہے اور مؤذن امین اے اللہ اماموں کو راہ راست پر رکھ اور مؤذنوں کی مغفرت فرما۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ایک عظیم الشان دعا مؤذنوں کو دی جس سے آپ کے بعد ہم لوگ ایک دوسرے پر ریس کرنے لگیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا نہیں بلکہ عنقریب میرے بعد یا تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے جن میں گرے پڑے گھٹیا کم عزت والے لوگ اس میں مؤذن ہوا کریں گے۔ (مجمع الزوائد)

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن حضرات ہم سے (ثواب میں) بہت آگے بڑھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بھی اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے (تم بھی ثواب میں شریک ہو جاؤ گے) جب اذان پوری کر لو تو اللہ تعالیٰ سے مانگو (قبولیت دعا کا وقت ہے) قبول کی جائے گی۔ (نسائی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس ثواب عظیم سے محروم نہیں فرمایا۔ اور اس کی آسان صورت ارشاد فرمائی کہ ہر شخص گھر بیٹھے، راستہ چلتے جہاں کلماتِ اذان کان میں پڑیں تو مؤذن کی اقتداء کریں وہی ثواب اس کو بھی حاصل ہوگا۔

اس حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حکم اور اس کا ثواب ارشاد فرمایا پھر ذرا غور تو فرمائیے ہماری غفلت کی انتہا پر کہ اللہ کا منادی آوازیں لگا رہا ہے اور ہم محو گفتگو خوش گپیوں میں ہیں کہ ذرا بھی پاس و لحاظ نہیں نہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا اور نہ ہی ثواب عظیم کا سنئے اس غفلت پر بارگاہِ رسالت سے کس قدر ناراضگی ہے حتیٰ کہ ملعون تک فرمایا ہے نیز ان لوگوں کے حق پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز ناراض ہوں گے۔ ایک وہ شخص بھی ہوگا جو اذان کی آواز سن کر خاموش نہیں رہتا اور اذان کا جواب نہیں دیتا حضرت عبد اللہ کی روایت میں ہے انتہائی ظلم بے غیرتی کی بات ہے کہ مؤذن کی آواز سن کر پھر اذان کا جواب نہ دے، اس قسم کی احادیث کی بناء پر امام طحاویؒ نے اذان کا جواب دینا واجب لکھا ہے۔ اگرچہ عام علماء نے اس کو مستحب کہا ہے، لیکن بات چیت اور بے توجہی تو بہر حال داخلِ وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی سے بچائے اور آپ کے حکموں کی تعمیل کی توفیق سعید بخشے۔ آمین

اذان کے بعد کی دعاء اور اس کی اہمیت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے شمار احسانات امت پر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی جزاء اس پر نہیں چاہی۔ کوئی مطالبہ اپنے لئے نہیں فرمایا، اس محسن اعظم نے صرف ایک درخواست ہم سے کی کیا وہ درخواست ہم نے دیکھی یا معلوم کی ہے۔ اگر معلوم ہے تو کتنا عمل کیا ہے۔ دوستو! غور کر لیجئے محسن کی درخواست کو ہم نے کتنا بھلا دیا ہے صرف اسی کو اگر مرنے کے بعد پوچھ لیں کہ میں نے اور تو کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ کوئی مال نہیں مانگا صرف بارگاہِ خداوندی میں ایک التجا پیش کرنے کو کہا تھا میرے لئے کتنا مانگا تو ہم کیا جواب دیں گے۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کس قدر شرمندگی ہوگی۔ ابھی وقت ہے قدر کرو۔ آج ہی سے عمل شروع کر دیجئے وہ درخواست وسیلہ ہے جو اذان کے بعد دعا پڑھی جاتی ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے کہ جب تم اذان سُنا کرو تو مؤذن کی طرح تم بھی کہا کرو اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں۔ پھر اللہ جل شانہٗ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو، وسیلہ جنت کا ایک درجہ ہے جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگے گا اس کو میری شفاعت حاصل ہوگی۔ (رواہ مسلم)

اذان کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھتے ہیں جو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست اور وسیلہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہٖ

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

امریکہ اور دہشت گردی

مولانا سید واضح رشید حسنی ندوی

مغربی سامراج نے پوری دنیا پر اپنی اجارہ داری قائم کی، نظامہائے تعلیم و تربیت کو بدل کر اپنے مفاد کے مطابق نافذ کیا، سماجی قدروں کو بدلا، اکثر ملکوں کی زبان بدلی، بعض ملکوں میں رسم خط بدلا، قوم کے مختلف طبقات میں نسلی عصبیتیں پیدا کرکے ان کے درمیان کشمکش پیدا کی۔ ایسی تہذیب کو رواج دیا جس کی بنیاد مغربی تصور اور مادی رجحان پر قائم ہے جس میں انسانی اور اخلاقی اقدار و روایات کی صرف گنجائش ہی نہیں ہے بلکہ ان کو قدامت پرستی تصور کیا جاتا ہے اس مادی تہذیب کے اثر سے ایسی تحریکیں و دعوتیں اور ایسے خیالات و افکار و نظریات و رجحانات وجود میں آئے جو مطلوبہ اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے تشدد، دہشت گردی، بربریت اور استبداد کی تلقین کرتے ہیں اس کے سمجھنے کے لئے مغربی ادبی نظریات کا مطالعہ کافی ہے اور جو لوگ مغربی سامراج کی تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ عہد خون خرابہ، قتل و غارت گری، ظلم و زیادتی، سفاکی اور آزادی رائے کے سلب کرنے کا عہد تھا ان سامراجیوں نے اپنے سامراج کے استحکام کے لئے مغلوب قوموں کے ساتھ کیا سلوک کیا وہ کسی پر مخفی نہیں، خود ہندوستان میں ۱۸۵۷ کے واقعات اس پر شاہد ہیں۔ کمزور قومیں مدت دراز تک مغربی جارحیت، ظلم و تشدد، ذلت و رسوائی اور محرومی و بدبختی کا شکار بنتی رہیں، اس جارحیت، بربریت و سفاکی اور ظلم و استبداد کو کون نہیں جانتا، جس کا مظاہرہ برطانیہ، فرانس، ہالینڈ، پرتگال، اٹلی نے اپنی اپنی نو آبادیات میں کیا، فرانس نے تو الجزائر اور دوسرے عرب ملکوں کو اسلامی اور قومی تشخص سے محروم کرنے کے سارے ممکن وسائل استعمال کئے، سویت یونین کے ستر سالہ دور اقتدار میں انتہا پسند اور ظالم اشتراکی نظام نے ایشیا کی مسلم ریاستوں میں جو زیادتیاں اور مظالم کئے وہ کسی سے مخفی نہیں، اس انتہا پسند اشتراکی نظام نے مظلوم و مقہور قوموں پر ایسے افکار و خیالات اور نظریات و تصورات اور ایسی تہذیب نافذ کی جو ان کے دین و عقیدہ کے ہی خلاف نہیں تھی بلکہ ان کی قومی خصوصیات کے خلاف تھی، اس نے زندگی کا رخ بدل دیا اور ایسا نظام قبول کرنے پر مجبور کیا جو ان کی دینی غیرت و حمیت اسلامی خودداری اور عقیدہ کو قبول نہیں تھا ان طاقتوں نے کئی بار علاقائی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر تنازعات اور جھگڑے پیدا کرکے اور خونریز جنگیں بھڑکا کر دنیا کا نقشہ تبدیل کردیا اور ان خونریز جنگوں نے قوموں کو کمزور اور نڈھال کردیا اور تہذیبوں کے اثرات و نشانات مٹا دیئے، موجودہ دنیا کا نقشہ حقیقت میں سامراجی طاقتوں کا بنایا ہوا نقشہ ہے، جس میں ایک قوم کو کئی ملکوں میں بانٹا گیا ہے اور ایک قوم کے ایک چھوٹے حصہ کو دوسری قوم سے جوڑ کر کشمکش کے دائمی اسباب فراہم کئے ہیں۔

ان سامراجی طاقتوں نے معدنی، قدرتی وسائل سے معمور علاقوں پر ناجائز قبضہ کیا اور وہاں اپنی تہذیب عام کی تاکہ وہ ان کے کنٹرول میں باقی رہیں۔

امریکہ کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ مصیبت زدہ اور پریشان حال لوگوں کا ملجاو ماوا ہے اس کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ ایک ایسا جمہوری ملک ہے جہاں حقوقِ انسانی کا پاس و لحاظ رکھا جاتا ہے اس کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ اس نے کبھی کسی ملک پر ناجائز قبضہ نہیں کیا اور نہ ہی کسی قوم کو اپنا غلام بنایا جیسا کہ فرانس اور برطانیہ نے کیا کہ ان دونوں ملکوں نے اپنی نو آبادیات اور اپنے زیر اثر علاقوں میں عقیدہ، ثقافت اور زبان کو تبدیل کرکے قوموں کے مزاج و فطرت کو بدل دینے کی کوشش کی، لیکن ان دعوؤں کے باوجود آج امریکہ اعلانیہ اور کھلم کھلا پوری دنیا پر اپنا تسلط اور اقتدار قائم کرنا چاہتا ہے ماضی میں امریکہ یہ کام دفاعی اور اقتصادی امداد کی آڑ میں کررہا تھا، دوسری سامراجی طاقتوں کے کمزور ہونے کے بعد امریکہ نے "نیا عالمی نظام" کے نام سے

پوری دنیا پر ایک ایسا نظام نافذ کرنے کا اعلان کردیا۔ جس کا مرکز و سرچشمہ امریکہ ہو اور اب تعاون اور امداد کی آڑ میں اپنے زیر اثر ملکوں پر من مانی شرطیں لگانی شروع کردی ہیں۔ اور وہ اپنا سیاسی و دفاعی نظام نافذ کررہا ہے اور ان ملکوں پر اپنا خاص تصور حیات رائج کررہا ہے اس نے یہ نیا نظام اپنی پسند کی حکومتوں کے ذریعہ جنھیں عوامی حمایت حاصل نہیں ہے نافذ کروانا شروع کررہا ہے، جس طرح قدیم سامراجی طاقتیں تہذیبی اور اقتصادی طور پر قوموں کو مغربی تسلط کے ذریعہ اپنا تابع بنانے پر مجبور کرتی تھیں۔

امریکہ نے اپنے نظریہ اور تصور حیات کو عام کرنے کی خاطر حکومتوں کو اپنا آلہ کار بنایا ہے اور قوموں اور عوام کو یکسر نظر انداز کردیا ہے اور ان کی امنگوں، خواہشوں اور آرزوؤں سے صرفِ نظر کی ہے اور ان کی ضروریات زندگی اور مقاصد سے چشم پوشی کی ہے چنانچہ جن ملکوں کے حکام اور ارباب حکومت امریکی حکام کی خواہشوں پر چلتے ہیں وہاں کے عوام زندگی کے میدان سے الگ تھلگ ہوکر رہ گئے ہیں ان کا اپنے ملک کی سیاست میں نہ تو کوئی دخل ہے اور نہ کوئی اثر و رسوخ اس پالیسی کی وجہ سے حکومتوں اور سیاسی لیڈروں کے درمیان اور عوام اور عوامی قائدین کے درمیان زبردست دوری پیدا ہوگئی ہے۔

اسی کے ساتھ ساتھ امریکہ تنظیموں اور تحریکوں حتی کہ دہشت گردی، تشدد، انتہا پسندی اور جبر و اکراہ کے معاملہ میں امتیازی سلوک اور دوہرے معیار کا مظاہرہ کررہا ہے چنانچہ جو "عمل" اس کی مرضی کے خلاف ہوتا ہے اس کو دہشت گردی کہتا ہے اور جو "عمل" اس کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے اس کو ردعمل یا دفاع یا فطری امر سے تعبیر کرتا ہے اس امتیازی سلوک اور دوہرے معیار کا مظاہرہ اس کے اس رویہ سے ہوتا ہے جو امریکہ اسرائیل فلسطین و اسرائیلی حکومت اور دوسرے ملکوں کی حکومتوں کے بارے میں زندگی کے مختلف میدانوں میں اپنائے ہوئے ہے۔

وہ تمام جارحانہ ظالمانہ اور دہشت گردانہ کارروائیاں جو اسرائیل عرب عوام پر کرتا رہتا ہے وہ امریکہ کی نظر میں ملک کی سلامتی کے مفاد میں ہیں۔ انتہا پسند اسرائیلی لیڈر جو عربوں اور فلسطینیوں کو بموں، راکٹوں اور ہتھیاروں کے ذریعہ تباہ و برباد کردینے کی دھمکیاں دیتے رہتے ہیں اور وقتاً فوقتاً استعمال کرتے رہتے ہیں، امریکی حکام کے اندر ذرا بھی حرکت پیدا نہیں کرتے، یہاں تک کہ پناہ گزینوں کے کیمپوں میں ہزاروں بچوں اور عورتوں اور مردوں کا بہیمانہ قتل امریکہ کی نگاہ میں دہشت گردی نہیں بنا، اور اگر اس کے خلاف متحدہ اقوام میں کوئی تجویز آتی ہے تو امریکہ اس کو اپنے اثر سے بے اثر کردیتا ہے، اور کسی کارروئی سے روک دیتا ہے، امریکہ کا دوہرے معیار والا یہی موقف حکومتوں کے سلسلہ میں ہے، جو غیر جمہوری حکومتیں امریکہ کے مفاد کے مطابق کام کررہی ہیں، امریکہ کو ان پر کوئی اعتراض نہیں ہے، بلکہ جابرانہ اقدامات کی وہ تائید کرتا ہے، اسی طرح اس کا رویہ دینی تنظیموں اور بنیاد پرست تحریکوں کے بارے میں بھی ہے جو ملک کے اندر اور ملک کے باہر تشدد، دہشت گردی اور جارحیت کا مظاہرہ کررہی ہیں وہ اگر غیر اسلامی ہیں اور مسلمانوں کے خلاف ہیں تو وہ امریکہ کی نظر میں دہشت گرد یا خطرناک نہیں، خاص طور پر عیسائی، یہودی تحریکیں جو اسلام دشمن سرگرمیوں میں مشغول ہیں ان کی امداد پر امریکہ کو کوئی اعتراض نہیں، دنیا کے مختلف حصوں میں مسلم تحریکوں کے خلاف جو کارروائیاں ہورہی ہیں امریکہ ان کا مؤید ہے، اس کے مقابلے میں عیسائیوں اور یہودیوں کے خلاف کوئی معمولی واقعہ امریکہ کے غصہ کا سبب بن جاتا ہے، اس کے لئے اس نے ایک قانون بھی بنایا ہے۔ جو لوگ دعوت اسلامی کا کام کررہے ہیں، دینی تعلیم عام کرنے کی کوشش کررہے ہیں، معاشرہ کی اخلاقی اصلاح کے لئے سرگرم عمل ہیں، دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے ساتھ انسانی سلوک کی دعوت دیتے ہیں اور دوسرے مذاہب کا احترام بھی کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کی سرگرمیاں اور کوششیں امریکی حکام کی ڈکشنری میں دہشت گردی ہیں، یہی حال یورپ کے دوسرے حکام کا بھی ہے جو امریکی حکام کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں اور اسلامی سرگرمیوں کے سوتوں

کو ختم کردینے کا منصوبہ بنا رہے ہیں، کیوں کہ ان کی نظر میں یہ سوتے ان کے مفادات کے لئے خطرہ ہیں۔

افغانستان میں امریکی کارروائی حقیقت میں کسی ایک ملک یا کسی فرد واحد کے خلاف نہیں ہے جیسا کہ میڈیا باور کرانے کی کوشش کررہا ہے بلکہ اس کا نشانہ ایک خاص "رجحان" اور مخصوص "طرز عمل" ہے جسے امریکہ دہشت گردی تصور کرتا ہے، دہشت گردی کی جو تشریح و توضیح کی جارہی ہے وہ صرف اسلامی فکر پر منطبق ہوتی ہے اور دہشت گردی کے خاتمہ کے نام پر جو کارروائیاں کی جارہی ہیں ان کا نشانہ بھی صرف خاص عناصر ہیں، امریکہ اور یورپ کے ممالک اعلان کررہے ہیں کہ یہ کارروائی اسلام کے خلاف نہیں ہے لیکن اپنے جو نشانے وہ بتاتے ہیں وہ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہیں، موجودہ جنگ میں جس کا ایک عرصہ سے منصوبہ بنایا جارہا تھا واشنگٹن اور نیویارک پر ہوئے حملوں سے فائدہ اٹھایا گیا، اس جنگ کی تمہید کی کارروائیاں بھی ایک زمانہ سے اسلامی بنیاد پرستی کے خاتمہ کے نام پر جاری تھیں اور اسلامی ملکوں کی حکومتوں پر زبردست دباؤ ڈالا جارہا تھا کہ وہ اسلامی رجحان کا قلع قمع کرنے کے لئے ہر قسم کی کارروائیاں کریں جس میں حقوق انسانی اور آزادی رائے اور جمہوری قدروں کی بھی کوئی رعایت نہیں تھی، چنانچہ اس دباؤ کے نتیجہ میں ترکی اور دوسرے اسلامی ملکوں میں جو امریکہ کے حکم کے تابع ہیں دینی آزادی پر قدغن لگائی گئی، دینی مدارس بند کردیئے گئے، حجاب پر پابندی عائد کردی گئی، اسلامی رجحان رکھنے والے نوجوانوں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا، اس ذہن کے ممبران پارلیمنٹ کی رکنیت سلب کی گئی اور سیاسی حقوق سے محروم کیا گیا۔

خود امریکہ میں لاکھوں نوجوان "خفیہ قانون" کے تحت جیلوں میں بند ہیں، اس خفیہ قانون میں قیدی پر مقدمہ نہیں چلایا جاتا بلکہ بغیر جرم ثابت ہوئے قیدی جیل میں پڑا رہتا ہے، اس پالیسی کی بنیاد پر دنیا کے دوسرے ملکوں نے بھی ایسے ہی قوانین وضوابط وضع کئے ہیں، تاکہ جسے بنیاد پرست اور دہشت گرد سمجھا جائے، اس کو گرفتار کیا جاسکے اور جن ملکوں میں ایسی کارروائیاں نہیں کی گئیں امریکہ ان ملکوں کو ایسی کارروائیاں کرنے کی تلقین کررہا ہے بلکہ ان پر زبردست دباؤ ڈالا جارہا ہے۔

لیکن خود امریکہ بنیاد پرست تنظیموں اور دہشت گرد تحریکوں سے خالی نہیں ہے، ان میں سے متعدد مذہبی تنظیمیں تشدد کی قائل ہی نہیں بلکہ اس پر عامل ہیں، لیکن امریکہ نے اپنے ملک کے اندر سرگرم بنیاد پرست اور دہشت گرد تنظیموں اور تحریکات کو نظر انداز کررکھا ہے، جس طرح اس نے اسرائیل کی دہشت گردی ونسل پرستی سے چشم پوشی کررکھی ہے اور دنیا کے مختلف خطوں میں اسلام اور مسلم دشمن تنظیموں اور تحریکوں کی دہشت گردی وانتہا پسندی کو مسلسل نظر انداز کررہا ہے۔

ابھی حال میں امریکہ کی بنیاد پرست اور دہشت گرد تنظیموں سے متعلق ایک کتاب شائع ہوئی ہے، جس کا نام ہے "سیاسی مسیحیت اور بنیاد پرستی"، امریکہ میں، اس میں یہودیوں کے تسلط اور کٹر عیسائی تنظیموں کے سلسلے میں معلومات درج ہیں اس میں لکھا ہے کہ:

تیسرے ہزاریے کے آغاز کے ساتھ ساتھ بنیادی مذہب میں بنیاد پرستی کے احیاء کے تعلق سے دینی تشدد کی لہر دوڑ گئی ہے اور یہ لہر ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساحلوں تک پہنچ گئی ہے چنانچہ ساتویں اور آٹھویں دہائی میں امریکہ میں اسقاط حمل کی ڈسپنسریوں پر حملے کئے گئے اور ان ڈاکٹروں اور نرسوں کو قتل کردیا گیا جو اس عمل کو انجام دیتے تھے، کثرت سے بم دھماکوں کے واقعات پیش آئے، اور منظم ومسلح تنظیموں اور دینی جماعتوں نے یہ اعتقاد رکھتے ہوئے اجتماعی خودکشی کرلی، ایک جماعت کا خیال ہے کہ امریکہ ایک مسیحی ملک ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سیکولر بنیادوں پر پورے عالم کی قیادت کرنے کے بجائے مسیح ثانی کی آمد کی تیاری کرے، اس مسیحی بنیاد پرستی نے مسیحی تشدد پسند جماعتوں کے کارکنوں کو لاہوتی جواز پیش کیا ہے، کہ وہ امریکی قوم کے لئے مسیحی پیغام کے احیاء کے لئے سیکولر، سیاسی اور اجتماعی نظام کے خلاف تشدد اور دہشت گردی کا راستہ اختیار کرسکتے ہیں۔

کتاب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ

مسلح بنیاد پرست مسیحی جماعتوں اور گروپوں کے اندر دو بنیادی رجحانوں میں تفریق کی جاسکتی ہے پہلے رجحان نے معاشرہ کی تبدیلی کی خاطر دینی تشدد کو مسیحی، توراتی اور دینی قدروں کی بنیادوں پر جائز قرار دیا ہے دوسرے رجحان کو ہم "امریکن مسیحی وطنی رجحان" کا نام دے سکتے ہیں، یعنی امریکہ کی مسیحی شناخت کا رجحان۔

تنظیم برائے دفاعی پروگرام اور اس کے بانی پادری مائکل برا کو مسیحی تشدد پسند تنظیموں کے نمونہ کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے جو تشدد کے لاہوتی جواز اور اجتماعی نظریہ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ "آرمی آف گاڈ" کی تعبیر کو امریکی میڈیا میں ۹۸۔۱۹۹۷ء میں رواج ملا، چنانچہ ۱۹۹۷ء میں ایک زنانہ ڈسپنسری پر دھماکہ ہوا جہاں اسقاط حمل کا عمل انجام پاتا تھا اسی طرح اٹلانٹا میں ایک نائٹ کلب پر بم دھماکہ ہوا جہاں عورتیں جمع ہوتی تھیں اور ۱۹۹۸ء میں برمنگھام میں ایک اسقاط حمل کی ڈسپنسری پر بم دھماکہ کیا گیا جس کی "آرمی آف گاڈ" نے ذمہ داری قبول کی۔

جولیڈران تشدد اور دہشت گردی کو جائز قرار دیتے ہیں ان میں مسٹر رینالڈ تیبو رمان کو بھی شمار کیا جاتا ہے۔ رینالڈ تیبو رمان کا کہنا ہے کہ "یہ ضروری ہوگیا ہے کہ امریکہ میں بنیاد پرستی اور مسیحی سیاست کو نافذ کرنے کے لئے تشدد کو جائز قرار دیا جائے۔

کریچین رائٹ امریکہ میں بہت فعال ہیں اور وہ خالص مذہبی بنیادوں پر سماج کی تشکیل چاہتے ہیں اور وہ سیکولر نظام کے سخت مخالف ہیں اور ایک خاص ایجنڈے پر عامل ہیں جس کا پہلا مقصد سیکولر نظام کی مخالفت اور ہر اس قانون کی مخالفت ہے جو قدیم خاندانی قدروں کی مخالفت کرتا ہو اور وہ اس سلسلہ میں کسی مداخلت اور کسی پابندی کو تسلیم نہیں کرتے، ان کا ملکی داخلی سیاست میں اثر بڑھتا جارہا ہے اگرچہ انسانی اور لبرل اور سیکولر حلقے ان کی مخالفت کرتے ہیں۔ لیکن ان کے ہمنواؤں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور آہستہ آہستہ ان کے اثرات امریکہ کی خارجی سیاست پر پڑنے لگے ہیں امریکہ نے دوسروں کے ملکوں میں مسیحیوں کی حفاظت کا جو قانون بنایا ہے وہ اسی لابی کے دباؤ کا نتیجہ ہے۔ ان کے ہم خیال بڑی سیاسی پارٹیوں میں شامل ہیں ان کے اثرات وسائل ابلاغ پر بھی ہیں، متعدد اسٹیشن اور ٹیلی ویژن اسٹیشن اس جماعت کے ذمہ داروں کے بیانات نشر کرتے ہیں۔ سی بی این (CBN) چینل جوان کا مؤید ہے ۶۰ ملکوں کے لئے چالیس زبانوں میں پروگرام نشر کرتا ہے۔

۱۹/ اپریل ۱۹۹۳ء کو F.B.I. کے عملہ نے واکو ٹکساس میں ایک عمارت کا محاصرہ کیا جس میں ڈیوڈ کورش اور ان کے ۷۶ معتقد جمع تھے ان کا خیال تھا کہ قیامت آرہی ہے، آخر کار انھوں نے آگ لگا کر خودکشی کرلی۔

۱۹/ اپریل ۱۹۹۵ء کو اس کی دوسری سالگرہ کے موقع پر ٹیموتھی مائکی نے اوکلاہوما میں فیڈرل عمارت میں انتقامی کارروائی میں دھماکہ کیا۔ یہ دونوں کارروائیاں دینی کٹرپن کی وجہ سے کی گئیں۔

امریکہ کی دینی دہشت گردی اور تشدد کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی یہ چند مثالیں ہیں، ورنہ امریکہ میں ایسی دینی جماعتیں اور تحریکات بکثرت موجود ہیں جو مسیحی رعایا کے ساتھ بدسلوکی کے الزام میں اسلامی ملکوں کے خلاف جنگ شروع کرنے کی دعوت دیتی رہتی ہیں۔ جہاں تک سیاسی اور اجتماعی تنظیموں اور تحریکوں کا تعلق ہے جو کہ سیاسی نظام سے اختلاف اور ٹکراؤ کی وجہ سے تشدد اور دہشت گردی کا مظاہرہ کررہی ہیں۔ تو ایسی تنظیموں اور تحریکوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور مشہور بھی ہیں۔ کوئی شخص اس کی تصدیق نہیں کرسکتا کہ امریکی حکومت کا انٹلی جنس اور سراغ رساں ایجنسیاں امریکہ کی بنیاد پرست تنظیموں اور دہشت گرد جماعتوں کو نہیں جانتا، جو ملک کے اندر دہشت گردی اور تشدد کا راستہ اختیار کرنے کی دعوت دے رہے ہیں حالانکہ امریکہ اس وقت پوری دنیا میں دہشت گرد تنظیموں کا پیچھا کررہا ہے اور ان ملکوں کو جنگ کی دھمکی دے رہا ہے جہاں اس کے تصور کے مطابق دہشت گرد تنظیمیں پناہ لئے ہوئے ہیں اسے اپنے ملک کی دہشت گرد تنظیموں کو پہلے ختم کرنا چاہئے۔

(ترجمہ از عربی: محمد وثیق ندوی)

عید الفطر

چاند کا خطاب آپ سے!

شمس الحق ندوی -

آج آپ نے جس فرحت وانبساط اور جس اشتیاق وبے تابی کے ساتھ میرا استقبال کیا اس کیلئے میں تہہ دل سے آپ سب کا شکر گذار ہوں آپ کی یہ خوشی بالکل بجا ہے۔ اس مبارک موقع پر آپ جتنے صاف ستھرے بنیں، نہائیں دھوئیں جوڑے بدلیں خوشبو لگائیں، ایک دوسرے سے بڑھ کر مصافحہ کریں مبارکباد دیں، کھائیں کھلائیں، دیں دلائیں، اور سب مل کر جتھے بنا بنا کر جوق در جوق، فوج در فوج، دوگانہ عید ادا کرنے کے لئے نکلیں وہ کم ہے۔ دراصل یہ اس مہینہ بھر کی عبادت وریاضت کا ثمرہ اور اس کی محنت وجانفشانی کا انعام ہے جو رب العالمین نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس لئے میری طرف سے آپ سب کو عید کی مبارکباد!

عید مبارک ہو، یہ منظر کیسا دیدنی ہے کہ ہر کہ ومہ عالم وجاہل، آقا وغلام ایک ہی صف میں ایک رخ کو ایک مرکز کو قبلہ کعبہ بنا کر، کاندھے سے کاندھا ملا کر کھڑا ہے اور کتنے بے مثال اتحاد کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ آپ کی اس قدردانی پر میں آپ کا مشکور رہوں اور مجھے امید ہے کہ ان جذبات کے جواب میں آپ مجھے بھی لب کشائی کا موقع دیں گے۔

آج آپ یقیناً خوش ہیں اور اس سالانہ جشن پر خوش ہونا ہی چاہئے، مگر مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید آپ کی خوشی اور غیروں کی خوشی میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہ گیا ہے، یہ جو کچھ آپ نے کیا ہے یہ تو دوسرے بھی اپنے تیوہاروں کے موقع پر کرتے ہیں میں آپ کے چہروں پر وہ حقیقی مسرت نہیں دیکھ رہا ہوں جو آپ کے اور میرے رب کو عزیز وپسند ہے۔ آپ کے چہروں پر یقین کا وہ نور اور عشق کا وہ سرور نہیں جو مومن کی پہچان ہے۔

آپ یقیناً ایک دوسرے سے ملے ہوئے صف بستہ کھڑے ہیں، ان ملے ہوئے جسموں کے فاصلے بہت کم ہیں۔ مگر دلوں میں مشرق ومغرب کا بُعد ہے، بظاہر آپ کتنے متحد نظر آ رہے ہیں مگر یہ بات واقعہ کے کس قدر خلاف ہے۔ آپ ایک دوسرے سے کتنے بیگانہ ہیں آپ کے خیالات میں کتنا اختلاف ہے! تلخ نوائی معاف ہو تو عرض کروں کہ آج کفر وضلالت کی ساری طاقتیں آپ کے خلاف متحد ہیں انھوں نے آپ کو بالکل اس طرح سے گھیر لیا ہے جیسے کھانے والے دسترخوان کو گھیر لیتے ہیں۔ اس کے باوجود آپ آپس میں کتنے کٹے ہوئے اور بیگانہ ہیں، حالانکہ آپ کی تو خصوصیت تو یہ ہے کہ "المسلمون کالجسد الواحد اذا اشتکی عضو منه تداعی سائر الجسد الی السهر والحمی" مسلمان ایک جسم واحد کی طرح ہیں کہ جسم کے ایک حصہ میں درد ہوتا ہے تو پورا جسم کرب وبے چینی اور بخار وبے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مگر میں دیکھ رہا ہوں آپ کے جسم کا ایک جوڑ دوسرے سے نہ صرف جدا ہو رہا ہے بلکہ اس کے درپئے آزار ہے۔

آج آپ کے یہاں عید کی بڑی چہل پہل ہے دھوم دھام ہے، آپ دوگانہ شکر ادا کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں لیکن کیا آپ پر حضوری دل کی کیفیت بھی طاری ہوئی، کیا ایسا نہیں کہ جب آپ کے جسم عیدگاہ میں تھے تو دل محفلوں میں پارٹیوں، دعوتوں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ آتے جاتے جتھوں اور ٹولیوں میں لگے ہوئے تھے۔ کیا آپ نے جتنا اہتمام اپنی زیبائش و آرائش کا کیا، ہفتوں پہلے جوڑوں کی فکر کی اگر نہیں تو قرض لے کر انتظام کیا، کیا اتنا ہی اہتمام احکامات صدقۂ فطر کا اور اپنے پریشان حال بھائیوں کا بھی کیا۔ ان فقراء ومساکین کے لئے آپ کی مٹھی کھلی جو نان شبینہ کو ترس رہے ہیں، جن کو دینے دلانے کی آج خاص طور سے ہدایت ہے۔

آج سے ٹھیک ایک ماہ پہلے بھی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور رحمت ومغفرت آگ سے خلاصی کا اعلان کر گیا تھا، میں شب بیداری وشب زندہ داری، اعتکاف وشب قدر، افطار وسحر کے کیا کیا فضائل سنا گیا تھا، لیکن ذرا دل پہ ہاتھ رکھ کر بتائیے کہ جتنا آپ کھانے، افطار وسحر کا اہتمام کرتے تھے کیا اتنا ہی اہتمام احتساب و اخلاص نیت کا بھی کرتے تھے، تراویح آپ نے اس طرح ادا کی کہ جلد سے جلد ختم کرنے کی دھن تھی۔ اکثر لوگوں نے پہلے عشرہ میں ختم کیا، دوسرا تیسرا عشرہ سونا سونا سا گذرا، کیا صرف ختم مقصود تھا یا پورے مہینے کی تراویح کا معتدل اہتمام ختم کا ایک بار تھا جس کو آپ نے جلد سے جلد اپنے کاندھوں سے اتار پھینکا۔

مجھ سے ایک مرتبہ آپ کے ایک بھائی نے شکایت کی تھی کہ "اے چاند! تو جنگلوں، ویرانوں، صحراؤں اور چٹانوں، پہاڑوں، غاروں، شہروں اور دیہاتوں کو منور کرتا ہے تو دل کی دنیا کو کیوں منور نہیں کرتا۔ سچ کہیے کیا میں ایک ماہ قبل دلوں کی دنیا ہی کو منور کرنے نہیں آیا تھا۔ آپ نے کتنا نور حاصل کیا؟ پھر آپ کی شکایت کس حد تک صحیح ہے؟

مجھے آپ کے چہروں سے محسوس ہو رہا ہے کہ آپ مجھ سے کہنا چاہتے ہیں کہ عید کے دن تو ملنا ملانا، خوش وخرم رہنا، مطلوب ہے پھر اس پر اعتراض کیسے صحیح ہے؟ جی ہاں! مطلوب تو ہے مگر کیا بغیر احتساب کے؟ میں نے دیر وحرم کا جائزہ لیا۔ حرم کا رُخ کیا تو صدا آئی:

یہی پیر حرم ہے جو چُرا کر بیچ کھاتا ہے
کلیم بوذرؓ و دلق اویسؓ و چادر زہراؓ

میں اپنا سا منہ لیکر یہ کہتا ہوا واپس آیا

حرم رسوا ہوا پیر حرم کی کم نگاہی سے

مجھے آپ معاف کریں میں نے بڑی تلخ نوائی سے کام لیا۔ مگر یہ سوچ کر کہ شاید آپ کو اپنی کوتاہیوں کا احساس ہو اور آپ سنبھل جائیں۔ ہاں میں ان مخلصین سے معذرت کروں گا جن کی راتیں جاگتے میں گذر گئیں۔ عجز وناز سوز وگداز میں گذریں جو برابر اشک سحر گاہی سے وضو کرتے رہے۔ پچھلے مہینے کے ایک ایک آداب کا خیال ہی نہیں رکھا بلکہ پورا مہینہ جذب ومستی میں گذارا۔ ذکر وتلاوت میں لگے رہے۔ حقیقتاً عید تو بس انہیں نیک بندوں کے لئے ہے۔

مسرت کی گھٹا چھائی فضا پر
پیام عید پر کس کی نظر ہے؟

کسی بے کس کے آنسو کون دیکھے
یہاں تو چاند سب سے معتبر ہے

(بقیہ)

احکام اذان

اَلدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

اذان کے بعد دعاء کا قبول ہونا

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو گھڑیاں ایسی ہیں جس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس وقت ایسے بہت کم دعا کرنے والے ہیں جن کی دعا رد کی جاتی ہو۔ ایک تو اذان کے وقت دوسرے کفار سے مقابلہ کے وقت جب صف بندی ہو رہی ہو اور یہ جنگ اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے ہو۔ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اذان واقامت کے درمیان میں دعا قبول ہوتی ہے (ابوداؤد)

اذان نہ کہنے پر وعید

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین آدمی اکٹھا ہوں پھر بھی اذان واقامت کے ساتھ نماز نہ ادا کریں تو شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے۔ (رواہ احمد)

شہرۂ آفاق تصنیف
انسانی دنیا پر
مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر
چالیس سالہ کارکردگی کے موقع پر
اشاعتی تحریک
ہر پڑھے لکھے مسلمان تک پہنچانے میں
ہمارا تعاون فرمائیے
صفحات ۴۰۰ ۔ قیمت =/50 صرف رعایت بھی
مجلد، خوبصورت سرورق ۔ روشن طباعت،
جدید ایڈیشن ۔ ہم سے طلب کریں۔
مجلس تحقیقات ونشریات اسلام
پوسٹ بکس 119 ندوۃ العلماء لکھنؤ

دعوت اسلامی کے علمبردار
مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ
آپؒ کی تصنیفات کا مطالعہ اعتدال اور توازن کی راہ کو ہموار کرتا ہے۔
عربی، اردو، انگریزی، ہندی میں دستیاب
ہم سے فہرست طلب کریں۔
Academy of Islamic Research & Publication
P. B. N.119,Nadwatul UlamaLko, U.P. ,India (Ph:787242)

ذکر وفکر

تو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے

از مولانا سید عبداللہ حسنی ندوی

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ امابعد:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے اس کے احسانات اتنے بے شمار اتنے بے حساب و بیکراں ہیں کہ بڑے سے بڑا بندہ جو ہمہ وقت اللہ کی عبادت میں لگا رہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا مکمل طور پر حق ادا نہیں کرسکتا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کو شمار کرسکتا ہے اور نہ ہی ان کا حق ادا کرسکتا ہے۔ بس تحدیث نعمت کے طور پر بندہ اپنے پروردگار کا شکر گذار، تابع و فرمانبردار اور اس کی عبادت کرتا رہے۔

قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے "وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا"۔ اگر آپ اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہیں تو نہیں کرسکتے۔ آپ ذرا نظام جسمانی ہی پر غور کرلیں کہ اللہ نے کان دیئے، ناک دی، سوچنے کیلئے عقل دی، دھڑکنے کے لئے دل دیا۔ محبت دی، پیٹ دیا۔ اور پیٹ کے اندر نہ جانے کیا کیا رکھا؟ ذرا سا خراب ہوجائے تو اسپتالوں کو دوڑتے دوڑتے پاؤں تھک جائیں اور جیب بھی خالی ہوجائے ذرا سی پریشانی ہوجاتی ہے تو آدمی کتنا پریشان ہوجاتا ہے؟!

اور اگر اس کے آگے غور کرنا چاہیں تو سب سے بڑی دولت، ایمان کی دولت عطا فرمائی، مسلمان بنایا اور جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا کیا انبیاء علیہم السلام میں بھی ایسے ہوئے جنھوں نے آپ کا امتی ہوکر یہ شرف حاصل کرنے کی تمنا کی۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ تمنا پوری کردی گئی چنانچہ اب وہ آپ کے امتی کی حیثیت سے دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اور جناب رسولِ پاک علیہ السلام کی شریعت کے مطابق ہی فیصلے فرمائیں گے، ہم کو ایسی امت میں پیدا کیا یہ اللہ ہی کا تو کرم ہے۔

اب اس نے حکم فرمایا "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ" کہ انسان اور جنات کو پیدا ہی اس لئے کیا گیا کہ وہ اس کارخانۂ عالم کے پیدا کرنے والے کی عبادت کریں اور اس کے سامنے ہمہ وقت سجدہ ریز رہیں اور کوئی لمحہ اس کی عبادت سے غافل نہ ہو، لیکن انسان کا پیٹ بنایا اور اس میں بھوک رکھ دی بچے اور بیویاں بنائیں اور محبت رکھ دی، کھیتیاں اور کھلیان بنائے اور تعلق رکھ دیا۔ اور پیشے بنائے اور ان کی ضرورت پیدا فرمادی نتیجہ یہ ہوا کہ کبھی پیٹ کچھ کہتا ہے اور ملازمتیں کچھ کہتی ہیں، کبھی کھیت و کھلیان کا کچھ تقاضا ہوتا ہے، اور چیزیں کچھ مطالبہ کرتی ہیں، یہ ہوتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ یہ ساری چیزیں رکھیں، مگر ان کو کنٹرول کیسے کیا جائے؟ ان کو صحیح سمت میں کیسے لگایا جائے؟ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت دے کر بھیجا، اور اس شریعت کے اندر دونوں باتوں کا خیال رکھا گیا (یعنی جو اصل چیز ہے اس کا بھی اور ان کے تقاضوں کا بھی) ان دونوں کے صحیح امتزاج واعتدال سے کام کرنے والوں کو کامیابی کا مژدہ سنادیا گیا۔ جو بھی ان دونوں تقاضوں کو صحیح انداز سے شریعت کے سلسلے میں رہتے ہوئے پورا کرے گا۔ وہ بھی عبادت میں شمار کرلیا جائے گا، مطلب یہ ہوا کہ ہم اپنی زندگی کے سانچہ کو اللہ رب العزت کے قانون اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق ڈھالیں۔

اس سانچہ میں ڈھالنے کا نام ہی عبادت ہے یعنی نماز فلاں وقت پڑھی جائے، روزہ فلاں مہینہ میں رکھا جائے۔ حج فلاں مہینہ میں کیا جائے زکوٰۃ اتنا مال ہونے پر ادا کی جائے، اس کے علاوہ بیوی کا کیا حق ہے؟ ماں باپ کے کیا حقوق ہیں؟ پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے کیا حقوق ہیں؟ اپنے بچوں کے کیا حقوق ہیں؟ برادرانِ وطن کے کیا حقوق ہیں؟ کھیتی کھلیان کے کیا حقوق ہیں؟ ان تمام حقوق کو جان کر شریعت کے مطابق عمل

کرنا عبادت ہے۔

ان حقوق میں ظاہر ہے کہ فرق ہوگا۔ جیسے آپ کا پورا جسم جس میں پیر بھی ہیں اور آنکھ بھی ہے۔ لیکن آپ کبھی نہیں کہیں گے کہ ایڑی اور آنکھ برابر ہے، ایڑی میں پتھر لگ جائے تو تھوڑی سی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور آنکھ میں تنکا پڑ جائے تو بات خراب ہوجاتی ہے، یہ ساری چیزیں عبادت ہیں۔ لیکن کوئی آنکھ ہے، کوئی پیر ہے، کوئی ہاتھ ہے، کوئی پیٹ ہے کوئی پیٹھ (کمر) ہے اس کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے، مثلاً نماز ہے، اس کی حیثیت آنکھ کی ہے، اسی لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جُعِلَتْ قرة عيني في الصلوٰة" میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ اور ایک موقع سے فرمایا "من ترك الصلوٰة متعمداً فقد كفر" جس نے نماز جان کر کے قصداً چھوڑ دی اس نے کفر کیا

اسی طرح عقیدۂ توحید کا معاملہ ہے وہ دماغ کی حیثیت رکھتا ہے اگر دماغ نہیں تو آدمی بالکل بے کار ہے، کتنی ہی اچھی آنکھیں ہوں، کتنے ہی اچھے ہاتھ پیر ہوں، کتنا ہی اچھا پیٹ اور کتنی ہی مضبوط پیٹھ (کمر) ہو سب بے کار ہے! اسی طرح اور دوسرے اعضاء کی حیثیت ہے معلوم ہوا کہ ان دونوں کے جوڑ اور امتزاج کا نام اسلام ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو پہلے ان کا پتلا بنایا اور وہ پتلا مٹی کا تھا۔ اور وہ مٹی صرف کسی ایک علاقہ سے نہیں لی گئی بلکہ ساری زمین سے مٹی لی گئی تھی جس میں سخت بھی تھی اور نرم بھی اور جس میں آندھرا کی بھی تھی اور دوسرے صوبوں کی بھی بلکہ یورپ کی بھی تھی اور حجاز اور یمن کی بھی۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کو بنادیا گیا۔ تاکہ ساری مٹیوں میں جو اوصاف ہیں وہ حضرت آدم علیہ السلام کے اندر جمع ہوجائیں کیونکہ مٹی اپنے علاقہ سے زیادہ تعلق رکھتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ حضرت آدمؑ جنت سے سری لنکا میں اتارے گئے اور پھر ان کی اولاد مختلف جگہوں میں پھیل گئی، کچھ آندھرا میں آگئے، کچھ سعودی عرب میں رہ گئے۔ کچھ یمن میں رہ گئے۔ کچھ مصر اور کچھ یورپ چلے گئے۔ یہ قصہ سنایا جاتا ہے کہ سری لنکا کے ایک صاحب تھے ان سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت آدمؑ آپ ہی کے یہاں اترے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں! ہمارے یہاں اترے تھے ان سے بڑی سنجیدگی سے پوچھا گیا، اچھا وہاں حضرت آدمؑ کی اولاد بھی ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ "اولاد تو کوئی نہیں" بھولے آدمی تھے بہرحال اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا پتلا بنایا، آنکھ بنائی مگر دیکھتی نہیں تھی، ہاتھ بنایا مگر اٹھتا نہیں تھا، پیر بنایا مگر چلتا نہیں تھا، دماغ بنایا مگر سوچتا نہیں تھا، دل بنایا لیکن دھڑکتا نہیں تھا، پیٹ بنایا اس میں گرمی نہیں تھی قوت ہاضمہ نہیں تھی۔ جیسے ہی اللہ تعالیٰ نے روح پھونکی، آنکھیں دیکھنے لگیں، دماغ سوچنے لگا دل دھڑکنے لگا، اب یوں سمجھ لیں جیسے بجلی کا پلگ لگا دیا گیا ہو، کہ اس سے فریج بھی چلنے لگا۔ ہیٹر بھی کام کرنے لگا۔ ایک ٹھنڈا کر رہا ہے دوسرا گرم تو معلوم ہوا کہ اصل روح ہے، چنانچہ اگر روح نہ ہو تو ساری چیزیں بیکار ہیں۔ اور جب روح اصل قرار پائی تو کیوں ہماری توجہ اس طرف نہیں جاتی؟ اس لئے کہ وہ نظر نہیں آتی چنانچہ اگر بجلی چلی جائے تو احتجاج کیا جاتا ہے کیوں؟ اس لئے کہ ہم بجلی کی اہمیت سے واقف ہیں، چنانچہ آج جتنی محنت ومشقت کی جاتی ہے وہ سب جسم کے لئے کی جاتی ہے اور روح کو ہم نے پیچھے ڈال دیا ہے۔ روح کی حقیقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے تھے اسی لئے انھوں نے اس کی زیادہ فکر کی۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم رحمت عالم بن کر آئے اور آپ کو رحمۃ للعالمین کہا گیا۔ تو آپؐ نے دیکھا کہ جس چیز کے اندر بھی روح ہو اس پر رحم کیا جائے۔ اور اس کی خدمت کی جائے۔ تو آپؐ نے حکم فرمایا کہ ہر جاندار کی خدمت پر ثواب ہے، چنانچہ آپؐ کسی پیاسی بکری کو کسی پیاسی بھینس کو، گائے کو، یہاں تک کہ کتے بلی کو بھی پانی پلادیں تو وہ آپ کی بخشش کے لئے کافی ہوسکتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک بدکار عورت تھی اس نے دیکھا کہ ایک پیاسا کتا پیاس کی شدت سے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے تو اس نے اپنا موزہ نکالا اس کے ذریعہ کنویں سے پانی لیا اور اس کو پلایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت الاٹ کردی۔ اس کے برخلاف ایک شخص تھا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اس کو چھوڑتا تھا کہ جائے اپنا پیٹ بھرے اور نہ خود کچھ اس کو دیتا تھا۔ تو اس بنا پر اس کو جہنم میں پہونچادیا گیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ایسا "رحمۃ للعالمین" بناکر بھیجا کہ آپؐ نے سب کے لئے احکامات صادر فرمائے۔ اسی لئے فرمایا کہ وہ جانور جنکا گوشت کھانے کی اجازت دی گئی ہے، اگر ذبح کرنے کی ضرورت پڑجائے تو چھری وغیرہ اس طرح رکھو کہ زیادہ دیر رگڑنا نہ پڑے اور جلد کام ہوجائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ساری مخلوق کا آقا بنایا اور وہ خود چونکہ ساری مخلوقات کا آقا و مولیٰ ہے اس لئے اس کائنات کے آقا کو حکم دیا کہ اپنے سر کو ہمارے آگے جھکاؤ چونکہ

سب کو تمہارے لئے مسخر اور تمہارا خادم بنا دیا گیا ہے اور تم کو اپنے لئے چن لیا کیونکہ تم آخرت کے لئے بنائے گئے ہو۔ اس لئے اپنا سر صرف ہمارے آگے جھکاؤ۔ اور کسی کے آگے نہ جھکاؤ کائنات کا ذرہ ذرہ ہمارا خادم ہے دریا ہمارا خادم ہے، پہاڑ ہمارے خادم، سمندر ہمارا خادم بادل ہمارا خادم، یہ لہلہاتے ہوئے کھیت ہمارے خادم، یہ کنویں، پتھر ہمارے خادم اور اس کائنات کی ہر چیز انسان کی خادم ہے۔ اب انسان ان کے سامنے اگر اپنا سر جھکائے تو یہ اس بڑے آقا کی نافرمانی ہے جس نے حکم دیا تھا "اِنَّ الدُّنْیَا خلقت لکم وَ انکم خلقتم للآخِرَۃ" اب تم کو سب سے زیادہ فکر اس بات کی ہونی چاہیئے کہ آخرت میں تم کو کامیابی و کامرانی ہو اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب آدمی اپنی روح کی فکر کرے، چنانچہ انبیاء کرام جب اس دنیا میں آئے تو انھوں نے یہی فکر جوانوں کے اندر پیدا فرمائی وہ یہی تھی کہ آدمی اپنی روح کی پیاس بجھائے اور اپنی روح کو ترقی دینے کی کوشش کرے۔ اس لئے کہ اگر خدانخواستہ روح مرگئی تو جسم کی کوئی حیثیت نہیں اس کے بعد جب جسم زمین میں گاڑ دیا جاتا ہے تو وہاں وہ سڑ گل جاتا ہے، زمین کھودی جاتی ہے تو ہڈیاں ملتی ہیں۔ ہڈیاں بھی بوسیدہ ہو جاتی ہیں، یہاں تک کہ ہڈی اٹھائیے تو بھر بھرا جاتی ہے، اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

لیکن انبیاء کرام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس کے برعکس معاملہ فرمایا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ "اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ" اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔ یا جو انبیاء کرام سے جتنا قریب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو اگر چاہتے ہیں تو باقی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ حکم دیا کہ روح کی فکر کی جائے۔ اور جب روح کی فکر کی جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کو ترقی عطا فرمائیں گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آدمی وہ طریقہ اختیار کرے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور وہ تنہا طریقہ ہے علم کا چونکہ علم سے اور فکر سے روح کی پیاس بجھتی ہے اور جسم کی پیاس اس چیز سے بجھتی ہے جو دنیا میں اللہ تبارک تعالیٰ نے آپ کے سامنے رکھ رکھی ہے، یعنی کوئی نبی، کوئی ولی ایسا نہیں ہے کہ کھانا نہ کھائے اور زندہ رہے، تو معلوم ہوا کہ کھانا بھی ضروری ہے اور کام کا کرنا بھی ضروری ہے اور اس کے ساتھ علم و ذکر بھی ضروری ہے تاکہ روح تر و تازہ رہے اور اس کے اندر زندگی کی شادمانی و روانی باقی رہے، ورنہ روح مرجائے گی۔ تو جسم بیکار۔ اور اگر جسم مرگیا تو روح کو بھی ترقی نہیں دے سکتے کیونکہ دنیا میں بغیر روح کے جسم نہیں اور بغیر جسم کے روح نہیں۔ اس لئے دونوں پر محنت ضروری ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا "واعلوا انہ لا الٰہ الا اللّٰہ" یعنی تم یہ علم حاصل کرو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، سب سے اعلیٰ ترین نسخہ روح کے لئے یہ ہے کہ ہمارا عقیدہ درست ہو جائے۔ "الا لہ الخلق والامر" اسی کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور اسی کے ہاتھ میں ہے چلانا۔ آپ کو دنیا کا جو یہ جھمیلا نظر آرہا ہے یہ کاروبار دکھائی دے رہا ہے یہ سب اللہ ہی نے تو پیدا کیا ہے۔ کوئی اس کا شریک اور ساتھی نہیں اور کسی کے اندر یہ سکت بھی نہیں کہ چلا سکے۔ اللہ تنہا ہے اس پر نہ کسی بندہ کو قیاس کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کے برخلاف کیا جا سکتا ہے (خواہ وہ نبی ہو یا بڑے سے بڑا ولی) کہ ان کو اتنا بڑھایا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی جگہ ان کو بٹھایا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کو وہاں سے ایسا نیچے لایا جائے کہ بندہ کی سطح پر پہونچا دیا جائے، یہ دونوں باتیں غلط ہیں اور یہی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ بلند و بالا ہے، وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے بیان کیا۔ چنانچہ نہ اس کی ذات میں کوئی شریک اور نہ صفات میں کوئی شریک، نہ اس کے ہم پلہ کوئی، اور نہ اس کا ہمسر کوئی، نہ اس کے مقابل کا کوئی۔ نہ اس کا ہم رتبہ کوئی بس وہ ویسا ہی ہے جیسا ہے، لہٰذا کوئی بھی اللہ کا بندہ صفات الٰہیہ سے متصف نہیں ہو سکتا، بندہ بندہ ہے، خدا خدا ہے، اب ذرا تاریخ شرک پڑھیئے تو معلوم ہوگا کہ ہمیشہ یہی ہوا ہے، کہ یا تو اوپر والے کو نیچے لایا گیا یا نیچے والے کو اوپر اٹھایا گیا۔ اور اس کو اتنا بڑھایا گیا کہ اللہ کی صفات میں اسے شریک سمجھ لیا گیا۔ آپ ذرا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کا عقیدہ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ انھوں نے حضرت عیسیٰؑ کو اللہ بیٹا بنا دیا، لیکن جب بیٹا سے بھی جی نہ بھرا (کیونکہ بہر حال بیٹا کچھ کم ہوتا ہے) تو کہہ دیا کہ نہیں بلکہ وہ خود ہی اللہ ہیں۔ یہ سب جہالت اور علم نہ ہونے کی وجہ سے ہوا۔ اسی لئے فرمایا گیا، "اطلبوا العلم" علم حاصل کرو اور علم نہ ہونے کی وجہ سے ہی یہ کہا جاتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے تھے ایسے تھے، کہ ان کی تعریف نہیں کی جا سکتی بلکہ وہی خدا،

تھے، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں آگئے اور لوگوں نے ایسے شرکیہ اشعار بھی کہے ہیں مثلاً ایک یہ شعر ہے ؎

پردۂ انسان میں آکر دکھانا تھا جمال
رکھ لیا نامِ محمد تاکہ رسوائی نہ ہو

ایسا عقیدہ رکھنے والے ہندوستان میں موجود ہیں تو سب سے پہلے اس بات کا علم حاصل کرنا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، معبود برحق وہی ہے، پھر اس کے بعد جس علم کی جتنی ضرورت ہوگی اس علم کا اتنا زیادہ حاصل کرنا انسان کیلئے بھی مفید ہوگا۔ اور ضروری بھی۔ اس میں سب سے افضل علم قرآن کا علم ہے جس کو فرمایا گیا "خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ" تم میں سب سے زیادہ افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے قرآن تا قیامت زندہ رہے گا تابندہ رہے گا۔ اور ہمیشہ نیا رہے گا، جس طرح سورج کی روشنی میں کبھی کمی واقع نہیں ہوئی اسی طرح قرآن کی روشنی میں بھی کمی واقع نہیں ہو سکتی۔ "لا تبلی جِدَّتُہٗ وَلَا تَنْقَضِیْ عَجَائِبُہٗ" اس کا نیا پن کبھی پرانا نہیں ہوگا، اور اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے، قرآن کے عجائبات برابر لوگوں کے سامنے آتے رہیں گے۔ اس کے عجائبات ہر زمانہ، ہر صدی، ہر سال سامنے آتے رہیں گے۔

> اس سے پہلے آدمی کی اتنی بے قدری نہ تھی
> کوچے کوچے آج دنیا آدمی کا کیا کرے
>
> تحفظ امیر گلی

خط و کتابت کرتے وقت —
خریداری نمبر اور اپنا پتہ
صاف اور خوش خط تحریر فرمائیں (ادارہ)

وفیات

مولانا محمد عارف سنبھلی استاد دار العلوم کی ہمشیرہ کی وفات

۵؍۶؍ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ کی درمیانی شب میں سنبھل (مرادآباد) میں استاد تفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء مولانا محمد عارف سنبھلی ندوی کی ہمشیرہ کا ایک طویل علالت کے بعد انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

مسلمان کا نام تھا اور اسم بامسمیٰ ان کی زندگی پر پورا اثر تھا اعمال میں نیک اور عقیدہ میں متصلب خاتون تھیں تسلیم و رضا اور صبر و شکر کے ذیل میں ان کی زندگی مثالی تھی حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندوی قدس سرہ سے انھیں عقیدت تھی اور وہ ان سے بیعت بھی تھیں۔

ان کی اولاد میں مولوی ایاز انور ندوۃ العلماء سے فارغ التحصیل ہیں اور سنبھل میں ندوۃ العلماء کی شاخ مدرسہ مدینۃ العلوم میں مدرس ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

● حضرت شاہ نفیس الحسینی صاحب لاہور پاکستان کے صاحبزادے جناب سید انیس الحسن صاحب نفیسی حسینی ۸؍ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو لاہور میں انتقال کر گئے، مرحوم کے اندر جہاں دیگر بہت سی خوبیاں تھیں وہ ایک ماہر خطاط بھی تھے اور اپنے عالی مرتبت والد کے زیر تربیت پروان چڑھے تھے، ان کے دو بیٹے ہیں جو ابھی کم سن ہیں شاہ صاحب کے لئے یہ حادثہ اس لئے بھی سخت ہے کہ شاہ صاحب کے ایک ہی بیٹے تھے اور وہ یہی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ان کے دو بیٹے ہیں زید اور طلال سلمہما اللہ۔

● جناب سید ابراہیم حسنی صاحب رائے بریلوی حال مقیم کویت کی بڑی صاحبزادی سیدہ فاطمہ زوجہ جناب جاوید فریدی صاحب ۵؍ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ کی شب کو دہلی میں انتقال کر گئیں۔ جناب سید ابراہیم صاحب ندوۃ العلماء کے مخلص معاونین میں ہیں اور وہ حضرت ناظم صاحب ندوۃ العلماء کے عزیز ہیں۔

● بھیونڈی (مہاراشٹر) سے ۷؍ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ کو خبر آئی کہ جناب امین الدین شجاع الدین صاحب استاذ انگریزی دار العلوم ندوۃ العلماء و مدیر "بانگ حراء" لکھنؤ کی والدہ محترمہ ایک طویل علالت کے بعد انتقال فرما گئیں۔ قارئین کرام سے تمام مرحومین کے لئے دعائے مغفرت و رفع درجات کی درخواست ہے۔

(م - ح - ث)

> جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
> حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کتب برائے تبصرہ

تبصرہ کے لئے براہ کرم کتاب کے دو نسخے ارسال کریں صرف ایک کتاب بھیجنے کی صورت میں تبصرہ شائع نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ہی کتاب واپس کرنے کی ذمہ داری ادارہ پر ہوگی (ادارہ)

بمبئی کے قارئینِ "تعمیر حیات" سے

بمبئی کے قارئینِ "تعمیر حیات" حضرات سے گذارش ہے کہ "تعمیر حیات" کے سلسلہ میں رقم جمع کرنے یا خریدار بننے کے سلسلہ میں ذیل کے پتہ پر رابطہ قائم کریں، وہاں اُن کو رقم جمع کرنے کی رسید مل جائیگی۔

ALAUDDIN TEA
Tea Merchants
44, Haji Building,
S.V. Patel Road, Null Bazar, Mumbai 400 003.
Tele: Add CUPKETTLE Tel.: 346 0220 / 346 8708
Tel.(R): 309 5852

۱۲ نمبر اور ۱۲×۷ کی
اسپیشل چائے استعمال کیجئے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ؟ (قسط نمبر ۲)

کیا روس کی طرح بکھر جائے گا؟

نذر الحفیظ ندوی

جب سویت روس کا شیرازہ بکھرا تو کسی کو تصور بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ اس غیر معمولی سرعت کے ساتھ یہ آہنی دیوار ریت کی دیوار ثابت ہو سکتی ہے۔ اگرچہ یہ بات یقینی تھی کہ ظلم و ناانصافی پر قائم اس حکومت کا زوال بہر حال ہوگا۔ قوموں کے عروج و زوال پر نظر رکھنے والے اس کے منتظر تھے، لیکن صرف ستر سال کے مختصر عرصہ میں اتنی منظم، طاقتور اور مستحکم حکومت کا بھٹہ اتنی تیزی سے بیٹھ جائے گا اس پر یقین کرنے کے لئے کوئی تیار نہیں تھا۔ یہی تصور اس وقت امریکہ جیسی سپر پاور کے بارے میں ہے کہ اتنی بڑی طاقتور حکومت جلد ختم ہونے والی نہیں۔ اس کے غرور اور نشۂ طاقت میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے، اس کی شہنشاہیت کا پارہ چڑھتا ہی جا رہا ہے۔ ۱۱ر ستمبر کے واقعات پر امریکی فرعونوں کا جو ردعمل ہوا وہ کچھ اس طرح تھا۔ "اس طرح کے لوگوں (حملہ کرنے والوں) سے نمٹنے کی ابتداء کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ آپ کو ان میں سے کچھ کو ہلاک کر دینا ہوگا خواہ وہ اس معاملہ میں فوری طور پر براہ راست متعلق نہ ہوں (سابق سکریٹری آف اسٹیٹ لارنس ایگل برگر) "لیکن حکومت کو ایک منظم ردعمل کی ذمہ داری لینی چاہئے، امید کرنا چاہئے کہ یہ اسی طرح اختتام کو پہونچے گا جس طرح پرل ہاربر کا حملہ اختتام کو پہونچا تھا"۔ (یعنی ناگاساکی و ہیروشیما جیسی تباہی) امریکی خارجہ پالیسی کے گرو ہنری کیسنجر کا ارشاد کہ

"اگر ہم دمشق یا تہران یا جو کچھ بھی ہو اس کا ایک حصہ ملیامیٹ کر دیں تو یہ بھی حل کا ایک جزء ہے۔"

(واشنگٹن پوسٹ ۱۳ ستمبر)

اکیسویں صدی کے اس پرل ہاربر کا جواب اتنا ہی سادہ ہونا چاہئے جتنا کہ تیز، بلا تاخیر حرامیوں کو قتل کر دو، آنکھوں کے درمیان گولی مار دو، ان کو ریزہ ریزہ کر دو، ضرورت پڑے تو زہر دے دو اور شہر و ملک جوان کیڑے مکوڑوں کی سرپرستی کرتے ہیں ان پر بم باری کر دو۔"

(واشنگٹن پوسٹ ۱۲ر ستمبر)

"یہ اس کا وقت نہیں ہے کہ اس خاص دہشت گردی کے حملے میں براہ راست ملوث افراد کا ٹھیک ٹھیک احتیاط سے پتہ چلایا جائے، ہمیں ان کے ممالک پر حملہ کر دینا چاہئے، ان کے لیڈروں کو قتل کر دینا چاہئے۔ ہم ہٹلر اور اس کے اعلیٰ افسران کا پتہ چلانے اور سزا دینے کے بارے میں رسمی ضوابط کے پابند نہیں تھے، ہم نے جرمن شہروں پر کارپٹ بمباری کی، ہم نے شہریوں کو ہلاک کیا، وہ جنگ تھی اور یہ بھی جنگ ہے"۔

(۱۳ر ستمبر)

"یہ دہشت گردی نہیں یہ اعلان جنگ ہے۔ یہ تہذیب کے خلاف جنگ ہے، تم ہمارا ساتھ دو ورنہ تم ہمارے خلاف ہو"۔ (امریکی فرعون)

جب میں کہتا ہوں: کوئی مذاکرات نہیں، میرا مطلب یہی ہوتا ہے: کوئی مذاکرات نہیں، ہم جانتے ہیں کہ وہ مجرم ہے اسے حوالے کر دو، جرم یا بے گناہی پر گفتگو کی کوئی ضرورت نہیں۔" (امریکی فرعون ۵ر اکتوبر)

امریکی فراعنہ کے ان بیانات کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ امریکہ ترقی و عروج کے جس آخری درجے پر ہے اس کے بعد تو اس کے سامنے بجز نیچے اترنے کے اور کوئی چارہ نہیں۔ اس دنیا میں ہر ایک کے درجات متعین ہیں وہاں تک اس کو پہونچنا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ آدمی چڑھتا ہی چلا جائے، جلد یا

بدیر بہر حال اس کو پھر اترنا ہے۔ یہی قانون الٰہی اور فطرت کا نظام ہے، ارشاد نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق اس دنیا میں ہر چیز ترقی کرے گی پھر اس کو اس قانون کے مطابق نیچے اترنا ہے"۔ اس کے زوال کے بارے میں تو کوئی شبہ نہیں، یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے، البتہ کس طرح نیچے آئے، یہ سوال ضرور کیا جاتا ہے۔ کبھی بڑی سرعت سے دھماکہ کے ساتھ وہ چیز گر جاتی ہے، کبھی تدریجی طور سے آہستہ آہستہ غیر محسوس طور پر، کبھی اس طرح گرتی ہے کہ دوسروں کی بھی ہڈی پسلی توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ اس قانون الٰہی کے مطابق ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو بھی پارہ پارہ ہونا ہے، ظاہری اعداد و شمار سے یہ بات جس طرح ظاہر ہے اسی طرح اس کی اخلاقی حالت سے بھی یہ حقیقت نمایاں ہے۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ قوموں کا اخلاقی زوال پہلے ہوتا ہے، سیاسی زوال بعد میں۔

اخلاقی زوال کا حال یہ ہے کہ اگر امریکیوں پر زناکاری کے بارے میں اسلامی قانون کے مطابق حد جاری کی جائے تو تقریباً تمام امریکیوں کو سنگسار کرنا پڑے گا، اس طرح اگر قاتلوں کو بطور قصاص قتل کیا جائے تو باسٹھ فیصدی قصاص میں اور تینتالیس فیصد کو دوبار قتل کیا جائے گا۔ چوری ڈکیتی میں ستر فیصدی امریکی کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ ایسی قوم کو امریکی صدر مہذب کہتے ہیں۔

جہاں تک ظلم و ناانصافی اور اجتماعی طور پر امریکی حکومت کی سرکاری پیمانہ پر قتل و دہشت گردی کا تعلق ہے تو اس میدان میں اس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ سپر قاتل ہے۔ چند مثالیں پیش ہیں۔

- بیسویں صدی کے شروع ہونے میں صرف دو سال رہ گئے تھے کہ امریکہ نے قومی مفادات کے تحفظ کے نام پر فلپائن میں مداخلت کی اور برسوں وہاں قابض رہا۔ اس دوران چار لاکھ فلپائنی مارے گئے۔
- ناگاساکی اور ہیروشیما پر ایٹم بم گرا کر اس نے تین لاکھ سے زائد انسانوں کو ہلاک کر ڈالا۔
- امریکہ نے جس طرح ویت نام پر وحشیانہ بمباری کی، ہسپتالوں، اسکولوں اور عام شہریوں کو نشانہ بنایا، چاول کی فصلوں پر زہریلے کیمیکل چھڑکاؤ کیے، نیپام بموں کی بارش کی، لاکھوں معصوم اور بے گناہ شہریوں کو قتل کیا، وہ معروف و مشہور ہے۔ اس جنگ میں پچاس ہزار امریکی فوجیوں کے تابوت امریکہ بھیجے گئے، پانچ لاکھ سے زائد امریکی فوجوں نے برسوں اس ملک کو تاراج و برباد کیا، کہا جاتا ہے کہ ویتنام پر نیپام بموں سمیت ایک کروڑ ٹن بم گرائے گئے، یہ تعداد جرمنی، اس کے اتحادیوں اور جاپان پر گرائے گئے بموں سے زیادہ تھی، امریکی حلیف برطانیہ نے ہیمبرگ پر صرف نیپام بم گرا کر پچاس ہزار انسانوں کو ہلاک کر

مہذب امریکہ کے کارناموں پر ایک نظر

- فلپائن پر امریکی فوج کے قبضہ کے دوران تین لاکھ سے زائد فلپائنی مارے گئے۔
- ۱۹۶۵ء میں انڈونیشیا میں سی۔ آئی۔ اے کے ذریعہ پانچ لاکھ سے زائد انڈونیشیوں کو کمیونسٹ ہونے کے الزام میں مروا دیا گیا۔
- ویت نام میں امریکی فوجوں نے پانچ لاکھ سے زائد ویت نامیوں کو قتل کیا اور خود ۵۸ ہزار امریکی فوجوں کے تابوت امریکہ بھیجے گئے۔
- امریکی پالیسی کی بدولت عراق میں پانچ لاکھ بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔
- امریکی سرپرستی میں اسرائیل نے ۱۹۸۳ء میں صرف ایک دن میں ساڑھے سترہ ہزار بے گناہ فلسطینیوں کو قتل کر ڈالا، اسی اسرائیل کو ہر سال ساڑھے تین ارب ڈالر کی مدد دی جاتی ہے۔ تباہ کن اسلحے ان کے علاوہ ہیں، دنیا بھر کی کل امداد کا چوتھائی حصہ اسرائیل کو جاتا ہے۔

دیا تھا۔ اب دونوں حلیف قاتلوں نے یہی کام افغانستان میں شروع کردیا ہے ملکوں اور معاشروں کو تاراج کرنا یہ دونوں کا محبوب مشغلہ ہے، اس میں تمام مغربی طاقتیں شامل ہیں، مندرجہ بالا ممالک کے علاوہ ہایتی، نکاراگوا، انگولا، ڈومینکن، پنامہ، انڈونیشیا، صومالیہ، نائجیریا، الجزائر، ٹونس، ایران، اور نہ معلوم کتنے ممالک ہیں جہاں خفیہ ایجنسیوں کے ذریعہ لاکھوں انسانوں کو قتل کرایا گیا، وہاں کی حکومتوں کے تختے الٹے گئے، ناپسندیدہ شخصیات کو عوام پر مسلط کرکے پھر ان کو راستے سے ہٹایا گیا، ان سارے مظالم اور ناانصافیوں کے اثرات امریکی معاشرہ پر نمایاں ہو رہے ہیں، اس کا شیرازہ بکھر رہا ہے، جوں جوں ظلم وزیادتی اور قتل وغارت گری اور سرکاری دہشت گردی میں اضافہ ہو رہا ہے اس سرعت سے امریکہ بکھرتا جارہا ہے۔

علامہ ابن خلدون نے قوموں کے عروج وزوال پر گفتگو کرتے ہوئے ایک حکایت نقل کی ہے جس میں بتایا جاتا ہے کہ بش ہی کی طرح قدیم دور میں ایک ظالم وجابر حکمراں تھا جو اپنے وقت کا سب سے بڑا فرعون تھا۔ کوئی اگر اس کو نصیحت بھی کرتا تو یہ ظالم اس کو بھی قتل کردیتا، کوئی دلیل وحجت اس روک نہ سکتی، لیکن ایک حکیم ودانا نے اس ظالم چنگیز کو جان پر کھیل کر نصیحت کرنے کا ارادہ کرلیا، ایک بار بادشاہ سیر وتفریح کے لئے نکلا تو ایک درخت پر اس کو بہت سے اُلو نظر آئے جو آپس میں لڑ جھگڑ رہے تھے۔ بادشاہ نے اپنے درباری حکیم دانشور سے استفسار کیا کہ یہ اُلو آپس میں کیوں لڑ رہے ہیں، درباری نے موقع غنیمت سمجھا اور عرض کیا کہ جہاں پناہ! واقعہ یہ ہے کہ ایک اُلو نے دوسرے اُلو کو شادی کا پیغام دیا ہے، یہ شادی تو منظور ہے لیکن مہر کے معاملہ میں اختلاف ہو رہا ہے، لڑکی والوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مہر میں بیس ویران گاؤں دئے جائیں۔ لیکن لڑکے کی طرف سے فی الحال معذرت کی جارہی ہے، اور یہ کہا جارہا ہے کہ ابھی صرف ۱۰ ویران گاؤں قبول کریں۔ اگر بادشاہ اسی طرح سلامت رہا اور اس کی حرکتیں اسی طرح جاری رہیں تو بیس ویران گاؤں کیا ہم پچاسوں ویران گاؤں مہر میں دے سکتے ہیں۔ اگر اسی طرح بش جیسے لوگ امریکی اسٹیج پر آتے رہے تو پوری دنیا کو بہت جلد امریکی سپر پاور سے نجات مل جائے گی۔ اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اس مہر میں مزید اضافہ اور اپنی محبوب قوم یہودیوں سے محبت کا ثبوت دینے کے لئے جو سرگرم جدوجہد امریکہ کررہا ہے اس کی چند مثالیں پیش ہیں۔

* ۱۹۵۱ء میں امریکی کانگریس نے ۶۵ ملین ڈالر کی مدد اسرائیل کو اس لئے دی کہ وہ نازیوں کے ستائے ہوئے یہودیوں کو اسرائیل میں آباد کرنے میں استعمال کی جائے۔
* ۱۹۵۲ء میں امریکی صدر آئزن ہاور کو امریکی کانگریس نے اطلاع دی کہ اسرائیل سے اسلحہ کی پابندی اٹھالی گئی ہے۔
* ۱۹۷۳ء میں مصر واسرائیل جنگ کے بعد اسرائیلی نقصانات کی تلافی کے لئے ساڑھے تین ارب ڈالر کی ہنگامی مدد دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ امریکی اسلحہ کے کارخانوں سے براہ راست ہر قسم کے اسلحہ سپلائی کئے گئے۔
* امریکی کانگریس نے ۱۹۸۰ء میں ساڑھے چار ارب ڈالر کی اقتصادی مدد دی، اس کے علاوہ مزید ساڑھے تین ارب ڈالر بطور عطیہ دینے کا فیصلہ کیا۔
* ۱۹۸۵ء میں امریکی کانگریس نے اسرائیل کے ساتھ آزاد تجارت کرنے کا فیصلہ کیا۔
* ۱۹۸۷ء میں اقوام متحدہ نے صیہونیت کو نسل پرستی سے تعبیر کیا۔ امریکی کانگریس نے اس کو تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔
اس سال امریکی کانگریس نے اسرائیل کو چھ سو ساٹھ ملین ڈالر کی مدد دی تاکہ وہ نیا میزائیل تیار کرسکے جس سے عراقی میزائیل کا مقابلہ کیا جائے۔
* ۱۹۹۲ء میں اسرائیلی وزیر شامیر کی درخواست پر امریکی کانگریس نے دس ارب ڈالر کی مدد دی تاکہ یہودی تارکین وطن کو بسایا جائے۔
* ۱۹۹۵ء میں امریکی کانگریس نے فیصلہ کیا کہ تل ابیب سے امریکی سفارت خانہ قدس منتقل کیا جائے۔
* ۱۹۹۶ء میں شرم الشیخ (مصر) میں دہشت

گردی کے موضوع پر کانفرنس ہوئی، وہیں امریکی صدر نے اعلان کیا کہ دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے دس لاکھ ڈالر اسرائیل کو پہلی قسط کے طور پر دیا جارہا ہے۔

امریکی کانگریس کے سابق ممبر پال فنڈلے لکھتا ہے کہ جو اسلحے ابھی امریکی فوج کو نہیں دیئے گئے وہ اسرائیلوں کو دے دیئے جاتے ہیں۔ امریکہ نے عراق وایران کو لڑانے کے لئے فضا سازگار کی، ایک کو اسرائیل کے ذریعہ اور دوسرے کو براہ راست اسلحہ سپلائی کئے۔ اسرائیل کے ذریعہ عراق کے ایٹمی تنصیبات کو برباد کردیا، بقول پال فنڈلے کے کہ ہر وہ فلسطینی جو اسرائیل کی گولی سے مرتا ہے اس میں امریکہ براہ راست شرکت کرتا ہے، اس طرح گویا امریکہ براہ راست فلسطینیوں کے قتل میں شریک ہے، مالی اور فوجی بھی، سیاسی سطح پر تو اس کی پشت پناہی عالم آشکارا ہے۔

یہ تمام واقعات تو روز روشن کی طرح عیاں ہیں اور دن دھاڑے قتل وغارت گری اعلان کے ساتھ جاری ہے۔ خفیہ ایجنسیوں کے ذریعہ جو تباہی وبربادی اور تاراجی کی جارہی ہے وہ ان کے علاوہ ہیں، خود ان امریکی ایجنسیوں کے دباؤ اور سازشوں سے حکومتیں اپنی رعیتوں پر جو ظلم کے پہاڑ توڑ رہی ہیں اس کی داستان تو اور بھی دلخراش اور انتہائی ہولناک ہے لیکن ان تمام واقعات وشواہد اور ظلم وسفاکی اور ناانصافی کے ساتھ امریکی شہنشاہیت کا فلک بوس قصر تیزی سے زمین بوس ہو رہا ہے، لیکن مفکرین اور دانشور یہ سوال کررہے ہیں کہ کیا روس ہی کی طرح امریکہ کا ایسا شیرازہ بکھرے گا کہ اس کا طاقتور بدل نہیں مل سکے گا یا پھر یہودیوں کی رہنمائی میں امریکہ کا وجود دوسری شکل اختیار کرلے گا؟ امریکی سرزمین پر پیش آنے والے حوادث، شواہد ودلائل اور علامات (بش اور الگور کے درمیان بے مثال انتخابی معرکہ، کلنٹن اور مونیکا لونسکی کا معاشقہ اور ۱۱ر ستمبر کا حادثہ) یہ سب آخری امکان کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں کیوں؟ عربی کا محاورہ ہے کہ جو کسی ظالم کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسی ظالم کو اس پر مسلط کر دیتا ہے۔ (جاری ہے)

☆☆☆

Corrigendum

in the january 25,2001 issue of Tameer-e-Hayat, the Vol.& issue number of the magazine had been inadvertently mentioned as issue 1whereas Feb.25,2001 issue may be taken as vol.1 vol.1 issue 1 and subsequent issues of the magazine may be corrected accordingly.

Printer\Publisher
Tameer-e-Hayat
Fortnightly

چند مفید کتابیں

قرآنی افادات =/140 از حضرت مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ
حدیث نبوی =/100 از حضرت مولانا عبدالحی حسنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
علمی روحانی تحفے =/20 مولانا الیاس ندوی
المنہج الاسلامی العلمی =/40 مولانا محمد الحسنی رحمۃ اللہ علیہ
مجموعی قیمت Rs. 300/=
Rs.250/= پیشگی بھیجنے پر مصارف رجسٹرڈ ڈاک بذمہ ادارہ

طابع و ناشر
محمد الحسنی ٹرسٹ رائے بریلی
اسٹاکسٹ:- ندوی بکڈپو پوسٹ باکس ۹۳ ندوۃ العلماء لکھنؤ

ایک دینی و ملی عظیم خسارہ

فقیہ عصر حضرت مولانا سید عبد الرحیم لاجپوری رح کا انتقال

از: مولانا برہان الدین سنبھلی صدر شعبۂ تفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

حضرت مولانا مفتی سید عبد الرحیم لاجپوری (جنھیں آج پہلی بار نہایت رنج و صدمہ کے ساتھ "رحمۃ اللہ" لکھنا پڑ رہا ہے) جو عشرۂ رحمت کے اندر (۹ر رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ مطابق ۱۸ر نومبر ۲۰۰۱ء کو) رحمت خداوندی کے آغوش میں بلالئے گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ان کی وفات حسرت آیات ایک فرد یا ایک عالم کی نہیں بلکہ ایک عالَم کی موت ہے، اس موقع پر "موت العالِم موت العالَم" کہنا درست معلوم ہوتا ہے مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بے شبہ و بلا مبالغہ اس زمانہ کے سب سے بڑے فقیہ اور مفتی اعظم تھے (کم سے کم ہندوستان میں) ان کے فتاویٰ عام و متداول طرز کے فتاویٰ نہیں ہیں بلکہ (دس جلدوں پر مشتمل) علمی تحقیق، وسعتِ نظر اور دقتِ فکر کا عظیم سرمایہ ہیں۔ سچ تو یہ ہے، جیسا کہ خود راقم نے اس مجموعۂ فتاویٰ کے تعارف کے طور پر لکھا تھا (جسے حضرت مفتی صاحب نے ازراہِ ذرہ نوازی اپنے فتاویٰ کی دسویں جلد میں شامل بھی کرلیا ہے) لفظ "فتاویٰ" اس مجموعہ کے تعارف کے لئے نہ صرف ناکافی ہے بلکہ حجاب بن گیا ہے، کیونکہ یہ لفظ (فتاویٰ) جس طرح کے فتووں پر آج کل عموماً مستعمل ہے اس سے اس مجموعہ کے فتاویٰ کی حقیقت و اہمیت کا پورا اظہار نہیں ہو پاتا (جن حضرات علماء نے اس کے معتد بہ حصہ کا بھی مطالعہ کیا ہے وہ راقم کی اس رائے سے یقیناً اتفاق کریں گے) ان "فتاویٰ" میں بعض مسائل پر (مثلاً تراویح کی بیس رکعات، طلاق ثلاثہ بیک مجلس پر) پورا ایک علمی، تحقیقی رسالہ وجود میں آگیا ہے جس میں مسئلہ زیر بحث سے متعلق ہر طرح کا ضروری مواد اور ہر اعتراض کا جواب موجود ہے مفتی صاحب کے اخلاص کا یہ بھی اثر ہے کہ یہ مجموعہ شروع ہی سے ایسے شاندار طرز پر طبع و شائع ہوا کہ اس زمانہ کے مطبوعہ دیگر فتاویٰ میں اسے امتیاز حاصل رہا، سچ تو یہ ہے کہ اس مجموعۂ فتاویٰ کی افادیت صرف اوسط درجہ کے علماء ہی کے لئے نہیں ہے نہایت اعلیٰ درجہ کے محقق علماء بھی اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتے۔

اس صدی کا عظیم فقہی سرمایہ کہنا بالکل صحیح ہے علاوہ ازیں مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، شرافتِ نفس دینی حمیت، رحابتِ صدر، شرافتِ نسب، وسعتِ قلبی تواضع، تقویٰ اور ان جیسی بیشتر صفات کمالیہ سے متصف تھے جو ایک متبع سنت عالم کے شایانِ شان ہیں۔ تواضع کا یہ حال تھا کہ اپنے۔۔ بہت چھوٹوں سے بھی (ضرورت محسوس کرنے پر) استصواب کرنے یا معلوم کرلینے میں تأمل نہ فرماتے اور رحابتِ صدر کی یہ شان کہ چھوٹوں کی باتوں کو بھی اپنے اس عظیم مجموعۂ فتاویٰ میں نام کی صراحت کے ساتھ شامل کرنے میں باک نہ تھا۔ ان کے مجموعۂ فتاویٰ کے بہت سے امتیازات ہیں، ایک یہ بھی ہے کہ حوالے بہت مکمل ہیں۔ ان میں اکثر مصنفینِ کتاب کے نہ صرف نام کی تعیین ہے بلکہ ان کے سنِ وفات تک کا تذکرہ نیز محولہ کتاب کے مطبع۔ اور بسا اوقات سنِ طباعت تک کی تصریح بھی ملتی ہے، دینی حمیت میں بھی ان مخدوم رح بہت ممتاز تھے، جب بھی انھیں کسی دینی فتنہ یا فتنہ پرور فرد یا جماعت کی سُن گُن لگتی فوراً اس کے مقابلہ کے لئے قلم، درم اور قدم سے سینہ سپر ہوجاتے۔ اس کی شہادت ان چھوٹے بڑے متعدد بیش قیمت رسائل سے ملتی ہے، جو موصوف کے قلم سے فتاوی کے اس مجموعہ کے علاوہ وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف کی عمر میں بھی بڑی برکت عطا فرمائی۔ زائد از یک صدی (قمری ۱۰۱ سال) اس عالمِ آب و گل میں رہے اور کوئی پون صدی علم و تحقیق کے جوہر بکھیرتے گذری، موصوف کے انتقال سے علمی و فقہی دنیا میں جو خلا، پیدا ہوا ہے وہ پُر ہونا مشکل ہے، بلکہ اس سہل انکاری اور تن آسانی کے دور میں عملاً محال معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی لغزشیں معاف اور حسنات قبول فرماکر اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ جوار رحمت میں عطا فرمائے، قارئین سے بھی دعائے مغفرت و رفع درجات کی درخواست ہے۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی.

عید کیا ہے؟

عید اگر شعائرِ اسلام کو قائم رکھتی ہے، مذہبی روح کو زندہ کرتی ہے، مذہب کے کارنامۂ اعمال کو دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے عہد محبت اور میثاق الٰہی کی تجدید کرتی ہے، تمام اُمت کو ایک نظام میں مربوط کردیتی ہے، مختلف ممالک کے مسلمانوں کے درمیان سفارت کا کام دیتی ہے تو بلاشبہ وہ عید ہے ورنہ وہ صرف کھجور کی ایک گٹھلی ہے جس کو ایک سنت کے احیاء کیلئے ہم کھا کر پھینک دیتے ہیں۔

مولانا ابو الکلام آزاد،
رسول رحمت ص، ص ۶۲۷

وہی چراغ جلاؤ تو روشنی ہوگی

● محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی

اسلام عالمگیر دین اور مکمل نظام حیات ہے، تاریخ انسانیت اور تاریخ ادیان و مذاہب میں یہ خصوصیت اور یہ منفرد مقام و عظمت صرف اسلام ہی کو حاصل ہے اور اسلام کا مقصد خدائے واحد کی معرفت کی لڑی میں پوری انسانیت کو پرونا اور مخلوق کو خالقِ حقیقی سے اس کے تعلق کو صحیح ڈھنگ سے جوڑنا ہے۔ اور اسلام ہی وہ عظیم ترین مذہب ہے جو انسان کو فکر و عمل کے صحیح نہج پر چلا کر اسے علمی، عملی، ادبی، روحانی، اور جسمانی غذا بہم پہنچاتا ہے۔

دنیائے انسانیت کے لئے عظیم الشان پیغام

یہ امر بالکل اظہر من الشمس ہے کہ افراد و اقوام کی نشو و نما، عروج و ارتقاء، ملتوں، قوموں اور جماعتوں کی تشکیل و تعمیر میں اسلام نے جو اہم کردار ادا کیا ہے، دوسرے ادیان و مذاہب اس خصوصیت سے محروم ہیں۔ اسلام ہی وہ واحد اور وحید دین ہے جس کے پاس اب بھی دنیائے انسانیت کے لئے عظیم الشان روحانی پیغام اور زندگی کی نئی دعوت موجود ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ اسلام سے زیادہ منصفانہ، بلند و برتر، افضل اور مبارک دین پوری تاریخ انسانی میں دنیائے انسانیت کو نہیں ملا۔ اور آج بھی بیسویں صدی کے انسانوں کے لئے۔ وہ ایسا جامع ترین، تازہ، روح پرور اور مناسب حال ہے جیسا کہ چھٹی صدی عیسوی کیلئے تھا۔ اور یہ انفرادیت اور عظمت اسلام کو اس لئے حاصل ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہے۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَام اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ترین دین صرف اسلام ہی ہے۔

سارے مسائل کا حل اسلام میں ہے

مسئلہ چاہے عبادات کا ہو یا عقائد کا۔ معاملات کا ہو یا معاشرت کا، اخلاق و کردار کا ہو یا تہذیب و تمدن کا، تجارت و زراعت کا ہو یا صنعت و حرفت کا، قیادت کا ہو یا سیاست کا، حقوق اللہ کا ہو یا حقوق العباد کا۔ تعلیم و تربیت کا ہو یا اصلاح و عمل کا اور امر بالمعروف کا ہو یا نہی عن المنکر کا، اسلام ہی ہر محاذ پر رہنمائی کرتا ہے اور کسی کو آزاد نہیں چھوڑتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ساری دنیا کے انسان اسلام کے زیر سایہ رہ کر ہی اور اس پر عمل کرکے ہی امن و سلامتی اور فوز و فلاح حاصل کرسکتے ہیں۔

آج دنیائے انسانیت میں جو اخلاقی بگاڑ اور انحطاط پیدا ہوگیا ہے، انسان انسان کا دشمن بنا ہوا ہے اس کا سدباب (خاتمہ) اسلام اور پیغمبر اسلام کی تعلیمات پر عمل کرکے ہی کیا جاسکتا ہے۔ اور اسلام ہی انسان کی روحانی پیاس کو بجھا سکتا ہے۔ کیونکہ اسلام ہی علمی، عملی اصلاحی دعوتی، روحانی اور ظاہری و باطنی قدروں کا علمبردار ہے۔ اسلام ہی وہ برحق مذہب ہے جس نے بتدریج انسانوں کو غلامی سے نجات دلائی اور پاکیزہ زندگی عطا کرکے سرفراز اور سربلند کیا۔

اسلام کی پاکیزہ تعلیمات

مالکِ حقیقی کی بندگی، رسول کی فرمانبرداری، بندوں کے حقوق کی ادائیگی، معاملات میں درستگی معاشرت میں ایک دوسرے کا خیال، رزق حلال کا حصول، حرام مال سے اجتناب، یتیموں، غریبوں مسکینوں، بیواؤں، مظلوموں، پڑوسیوں، عزیز و اقارب، دوست و احباب اور عام انسانوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور عدل و انصاف کرنے کی تعلیم اسلام نہایت تاکید کے ساتھ دیتا ہے اور اسلام کی پاکیزہ تعلیمات، اسلام کی صالح دعوت، اسلام کی سچی قیادت اور اسلام کی صاف ستھری سیاست کے ذریعہ عہد اول کے بعد مسلمانوں نے جس شان اور عدل و انصاف کے ساتھ دنیا کے ملکوں میں حکومتوں کی باگ ڈور سنبھالی اور صاف شفاف سیاست کی بنیاد رکھی، عصر حاضر میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

حُسنِ اخلاق اور حُسنِ سلوک

دراصل حُسنِ اخلاق اور حُسنِ سلوک کی تعلیم اسلام کا خاص الخاص موضوع ہے اور یہ بات صرف عقیدتمندانہ ہی نہیں بلکہ خالص علمی اور تحقیقی ہے کہ اخلاق کے بارے میں اسلام کی تعلیم اتنی مکمل، اتنی جامع، ایسی معتدل اور انسانی فطرت کے اس قدر مطابق ہے کہ انسان اس پر عامل ہوجائے اور اپنی زندگی کے اخلاقی پہلو کو اسلامی تعلیم و ہدایت کا پابند

بنائے تو وہ اس زمین پر انسان کی صورت میں رحمت کا ایک فرشتہ ہوگا۔ اسلام چال میں سنجیدگی و متانت، نرم روی، جاہلوں سے اعراض، جھوٹی گواہی سے اجتناب، فضول خرچی اور اسراف سے پرہیز، لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملاقات، بڑوں کی عزت، ماں باپ کا احترام، چھوٹوں پر شفقت غریبوں اور مسلم وغیر مسلم تمام بھائیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ غرضیکہ اسلام کے اندر ہر چیز کا ایک مقام و مرتبہ ہے اور اسلام میں ہر شخص کی حیثیت کا مکمل احترام کیا گیا ہے۔

اسلام کے خلاف ذرائع ابلاغ کا پروپیگنڈہ

اسلام نے اپنے معاشرتی نظام کے خدّ و خال کو بھی بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے اس نے معاشرہ کی خوبیوں پر اُبھارا اور خرابیوں سے آگاہ بھی کیا ہے، اور معاشرہ کو ترقی دینے کی بھی تاکید کی ہے اور تنزّل و انحطاط سے بچانے کی تدبیر بھی بتائی ہے اور ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کی نشاندہی بھی کی ہے، لیکن افسوس کہ موجودہ دور میں اسلام کی ان واضح تعلیمات پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں طرح طرح کی اسلام کے خلاف غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں اس کے معاشرتی نظام کی تاریخ مختلف طریقوں سے مسخ کرکے پیش کی جارہی ہے، آج اسلام کو میڈیا اخبارات ورسائل، ٹیلی وغیرہ، اور انٹرنیٹ کے ذریعہ بدنام کیا جارہا ہے، اور ان کے ذریعہ اسلام کے خلاف زہر اگلا جارہا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جن کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے نفرت بیٹھی ہوئی ہے اور سُنی سُنائی باتوں پر عمل کرنے لگتے ہیں اور حقیقت کی طرف ان کا ذہن نہیں جاتا۔ وہ اسلام کا بغور مطالعہ کریں اور اسلامی تعلیمات کا چراغ اپنے اندر روشن کریں۔

اسلام نسخۂ کیمیا بھی ہے اور نسخۂ شفاء بھی

انسانی دنیا یا دنیا کی قومیں جس عظیم غلطی کا ہمیشہ شکار رہی ہیں وہ اسلام کے پیغام کو نہ ماننا اور صالح تعلیم و تربیت سے ناواقف رہنا ہے جس کی وجہ سے انسانیت گمراہی اور ضلالت کے دل دل میں پھنستی چلی جارہی ہے۔ حالانکہ اسلام کا پیغام امن و رحمت ساری قوموں اور سارے عالموں کے لئے نسخۂ کیمیا بھی ہے اور نسخۂ شفاء بھی، اس پیغام امن و رحمت میں جو ہر ایک کے لئے ہے ہر جگہ کیلئے ہے اور ہر صدی کے لئے ہے اور ہر زمانہ کے لئے ہے، ہر مرد و عورت، بوڑھے و جوان کنبہ و خاندان، حاکم و محکوم، ظالم و مظلوم، ہندو، مسلم سکھ عیسائی۔ اور دنیا کی دیگر تمام قوموں کے لئے راحت و آرام، سکون و اطمینان کا سامان موجود ہے اور اس کا کامل نمونہ بھی خلافت راشدہ کے زمانہ میں پورے چھتیس ۳۶ سال تک دنیا دیکھ چکی ہے اور اس کا میٹھا پھل کھا چکی ہے۔

انسانی دنیا کی حالتِ زار

آج بیسویں صدی کی انسانی دنیا جن حالات سے گذر رہی ہے اور جس طرح بے حیائی و بے غیرتی اور فحاشی و بے شرمی کی طرف مسلسل بڑھتی چلی جارہی ہے اور انسانی آبادی ساری ترقیوں اور ساری سہولتوں کے باوجود جن خطرات میں گھری ہوئی ہے ظلم و زیادتی کی جو گرم بازاری ہے اور جس طرح انسانی خون پانی کی طرح بہایا جارہا ہے اس کے نتیجہ میں آسمانی آفات و مشکلات کا شکار ہوتی جارہی ہے، اور برابر نت نئے قسم کے مصائب و آلام میں پھنستی جارہی ہے اس سے چھٹکارہ اگر کہیں مل سکتا ہے، اس کا علاج اگر ہو سکتا ہے اور انسانی دنیا اگر نجات حاصل کرسکتی ہے تو اسی اسلام کے پیغام رحمت اور اسی پاکیزہ دستور حیات میں حاصل کرسکتی ہے جو دین الٰہی بھی ہے اور دین محمدیؐ بھی ہے؎

جسے فضول سمجھ کر بجھا دیا تم نے
وہی چراغ جلاؤ تو روشنی ہو گی

بفضلہ
بہترین مٹھائیوں اور بیکری مصنوعات سے
وابستہ نام — سلیمان عثمان
چند خاص مصنوعات، افلاطون، ڈرائی فروٹ برفی، ڈرائی ڈیٹ برفی انجیر پاک، اخروٹ پاک، انڈا پاک، بادام کا زعفرانی حلوہ، بادامی حلوہ، سوہن حلوہ، بادامی سوہن حلوہ، کاجو فستلی، کاجو رول، پلم کیک... کے علاوہ کاجو بسکٹ اور دیگر کئی قسم کے بسکٹ خستہ نان خطائیاں۔
شیریں رواج، شیریں مزاج
سلیمان عثمان مٹھائی والے
۲۷۵۰۰۵۹، ۲۷۵۴۹۶۶ — ۳۰۱۷۸۴۴
Fax: 009122-8341635 Telex: 011-79341 BARI IN

محمد طارق ندوی

سوال و جواب

از محمد طارق ندوی

س:- ایک شخص نے تجارتی کمپنی کے حصے خریدے، جب کمپنی شروع ہوئی تھی اس وقت ایک حصہ پانچ سو روپے کا تھا۔ اور جس وقت اس نے حصے خریدے اُس وقت ایک حصے کی قیمت ایک ہزار روپے تھی۔ اور اِس وقت ایک حصے کی قیمت پانچ سو روپے ہے تو یہ شخص کتنی زکوٰۃ دے۔؟

ج:- جو قیمت اس وقت ہے یعنی پانچ سو روپئے اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔

س:- میرے پاس زمین کا ایک پلاٹ ہے اس پر مکان کی تعمیر کا خیال ہے اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔؟

ج:- جو پلاٹ رہائشی مکان کے لئے خریدا گیا ہو۔ اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

س:- بینک فکسڈ ڈپوزٹ سیونگ سرٹیفکیٹ اور انشورنس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

ج:- یہ سب سودی معاملے ہیں اس سے حاصل ہونے والی زائد رقم حرام ہے، اس لئے اصل رقم پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اور تمام منافع حرام ہونے کی وجہ سے واجب التصدق ہیں (یعنی ان کا صدقہ کرنا واجب ہے)

س:- زکوٰۃ کس کس چیز پر فرض ہے؟

ج:- زکوٰۃ مندرجہ ذیل چیزوں پر فرض ہے۔

۱- سونا جبکہ ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ ہو
۲- چاندی جبکہ ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ ہو۔
۳- روپیہ پیسہ اور مال تجارت جبکہ اس کی مالیت ساڑھے باون تولہ کے برابر ہو

س:- سرکار مکان وغیرہ پر ٹیکس لیتی ہے کیا یہ زکوٰۃ میں محسوب ہوسکتی ہے؟

ج:- ٹیکس میں جو روپیہ دیا جاتا ہے وہ زکوٰۃ میں محسوب نہیں ہوسکتا۔ علیحدہ زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

س:- شوہر کا باپ دلہن کو زیور دیتا ہے اس کی زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

ج:- اگر دلہن کو زیور کا مالک بنا دیا گیا ہے تو زکوٰۃ اس پر واجب ہوگی۔ ورنہ زیور دینے والے پر واجب ہوگی۔

س:- جو زیور مہر میں دیا گیا اس کی زکوٰۃ کس پر ہوگی؟

ج:- جب زیور مہر میں دیا گیا تو عورت اس کی مالک ہوگئی۔ لہٰذا زکوٰۃ عورت پر واجب ہوئی۔ البتہ اگر شوہر اس کی طرف سے بتلاکر دیدے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

احادیث رسول ﷺ کا انتخاب
تہذیب الاخلاق (عربی) کا اردو ترجمہ
حدیث نبویؐ
مجلد - روشن طباعت - خوبصورت سرورق
ہدیہ Rs.100/
ناشر محمد الحسنی ٹرسٹ، رائے بریلی
ممبئی، دہلی، دیوبند، حیدرآباد، لکھنؤ، کشمیر میں دستیاب

اعلان

برائے

کامیاب طلباء از فضیلت دوم و تخصص دوم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

فضیلت دوم اور تخصص دوم کے جو طلباء نمایاں کامیابی حاصل کریں گے ان میں سے چند طلباء کا معہد العالی للقضاء اور المعہد العالی للدعوۃ اور تدریب علمی کے لئے علیحدہ علیحدہ انتخاب کیا جائے گا۔ جو طلباء انتخاب میں آجائیں گے۔ ان کو دوران سال وقیع وظیفہ دیا جائے گا۔

نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں سے جو طلباء مذکورہ شعبوں میں جانا چاہیں، وہ اس کے لئے ۶ر شوال ۱۴۲۲ھ تک اپنی درخواستیں دار العلوم بھیج دیں۔

(مولانا) سعید الرحمٰن الاعظمی
مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مدینہ منورہ میں

حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری کی وفات

سید محمود حسن حسنی ندوی

بارہواں روزہ پورا ہو چکا تھا کہ رائے بریلی میں رمضان المبارک کی ساعتیں گزارنے کے لئے مقیم، برادر عزیز مولوی محمد بن قاری خلیق اللہ صاحب نے اپنے والد ماجد کو مکہ مکرمہ فون کیا تو انھوں نے حادثہ جانکاہ کی اطلاع دی۔» مخدوم گرامی حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ نے مسجد دائرہ شاہ علم اللہؒ میں آئے ہوئے مہمانوں اور متعلقین کے سامنے یہ اعلان کرتے ہوئے دعائے مغفرت و رفع درجات کو کہا کہ "خبر آئی ہے مدینہ منورہ میں ہندوستان کے بڑے عالم مولانا عاشق الٰہی صاحب انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن"

حضرت مفتی عبدالرحیم صاحب لاجپوریؒ کے سانحۂ وفات کو ابھی زیادہ دن نہیں ہوئے تھے کہ علمی و دینی حلقوں کو ایک دوسرے ملی سانحہ سے دوچار ہونا پڑا۔ مولانا ادھر کئی سالوں سے دیار حبیب صلی اللہ علیہ وسلم میں مقیم تھے اور حدیث شریف کی خدمت میں مشغول تھے، مولانا کو حدیث شریف سے بڑا ہی لگاؤ تھا جو وارفتگی کو پہنچا ہوا تھا، انھوں نے حدیث کی خدمت تدریس و تصنیف اور تقریر و تفہیم تمام طریقوں سے انجام دی۔ اور اس وصف کو انھوں نے اپنی اولاد میں بھی متعدی کیا۔ ان کے صاحبزادے مولانا ابو محمد عبدالرحمٰن کو غمر برنی "الولد سرٌّ لابیہ" کے صحیح مصداق ہیں علامہ ابن السنی کی مشہور کتاب "عمل الیوم واللیلۃ" کو موصوف نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے ایڈٹ کیا ہے جس پر ان کے والد مرحوم کے علاوہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمیؒ جیسے محدث عظیم کی تقریظ ہے، جس میں انھوں نے ان کے اس اہم علمی کام کو خوب سراہا ہے۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ قدیم طرز کے علماء کی یادگار تھے، وہ فقیہ بھی تھے لیکن فقہ کی تدوین جدید سے اختلاف رکھتے تھے۔ اور وہ پرانے علماء کے فیصلوں سے انحراف کو مضر سمجھتے تھے، جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں انھوں نے تعلیم حاصل کی اور اسی ادارہ سے انھوں نے فکر و مزاج لیا، دورۂ حدیث میں ان کے خاص استاد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ تھے، جن سے انھوں نے بخاری شریف کا درس لیا، دوسرے استاد حضرت مولانا اسعد اللہ صاحبؒ سے بھی ان کا تعلق خصوصی تھا اور ان دونوں بزرگوں کی ان پر خاص عنایات و توجہات رہیں ان کے رفقاء درس میں حضرت مولانا سید صدیق احمد صاحب باندویؒ کے علاوہ مولانا سید محمد ثانی حسنی ندویؒ (خواہرزادہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی قدس سرہٗ) بھی تھے، مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی قدس سرہٗ سے خاص تعلق تھا چنانچہ وہ حضرت کو مدینہ طیبہ حاضری کے موقع پر اپنے یہاں اہتمام سے مدعو کرتے۔

ان کا تعلق دعوت و تبلیغ کے کام سے بھی گہرا اور مضبوط تھا۔ انھوں نے فراغت کے بعد دو ڈھائی سال کا عرصہ پوری یکسوئی کے ساتھ مرکز نظام الدین نئی دہلی میں رہ کر دعوت و تبلیغ کے کام میں لگایا، تبلیغی جماعت کے اصولوں پر ایک رسالہ "چھ باتیں" کے نام سے لکھا جو بڑا ہی مقبول ہوا۔ اور مسنون دعائیں مرتب کیں جن سے مسلمان خاطر خواہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

تصنیفات کا ذکر ہی آگیا ہے تو ان کی اہم ترین تصنیف "مرنے کے بعد کیا ہوگا؟" کا ذکر کیوں نہ کرتے چلیں جس نے دلوں کے بدلنے کا کام کیا۔ کتنوں کی ہدایت کا ذریعہ بنی، مولانا کی کتابوں میں سب سے زیادہ چھپنے والی کتاب شاید یہی ہے، راقم کو مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت و استفادہ کا موقع کبھی نہ مل سکا جس کا افسوس رہے گا، لیکن اس کتاب کے ذریعہ مولانا سے اس وقت مانوس ہو گیا جبکہ انس و تعلق کا دائرہ صرف گھر کے افراد تک محدود رہتا ہے۔

دینی و اصلاحی رسائل مولانا کے متعدد ہیں۔ مولانا ایک کثیر التصانیف عالم تھے، امام ترمذی کی "الجامع السنن" کی "الضوء اللامع" کے نام سے اور امام طحاوی کی "شرح معانی الآثار" کی "مجانی الأثمار" کے نام سے شرح لکھی "زاد الطالبین" کے نام سے حدیث شریف کا ایک مختصر مجموعہ تیار کیا۔ امام نووی کی "الاربعین" کی شرح لکھی، اور صحیح بخاری میں مذکور اشعار کی شرح و تحقیق پر بھی کتاب تصنیف کی۔ ان کے علاوہ اور دیگر علمی کام ہیں۔ جن سے آپ کی معروف علمی زندگی کا کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ بلند شہر (یو۔پی) میں سنہ ۱۳۴۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ماجد صوفی محمد صدیق صاحب نے "عاشق الٰہی" نام رکھا۔ سنہ ۱۳۶۰ھ میں مظاہر علوم آئے اور تین سال قیام کیا۔ اس قیام میں تجوید و قرأت سے بھی مناسبت بڑھائی اور بطور فن کے اس کو پڑھا، اصلاحی تعلق حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ سے زمانہ طالب علمی سے پیدا کر لیا تھا۔ چنانچہ فراغت کے بعد وہ جس ادارہ سے بھی منسلک ہوئے اس میں حضرت شیخ کی رائے اور اجازت کو اولیت دی، پاکستان منتقل ہونے پر حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی دیوبندیؒ کے دارالعلوم کراچی میں ان کی دعوت پر تدریسی خدمات انجام دیں۔ اور افتاء کا کام بھی دیکھا یہاں مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی تھانوی کی توجہات حاصل رہیں۔ مفتی صاحب کی وفات کے بعد مدینہ طیبہ ہجرت کر گئے۔ اور وہاں کی پاک مٹی نے اس عاشق الٰہی اور خادم حدیث و سنت کو اپنے آغوش میں رمضان المبارک کی نورانی ساعتوں میں لے لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات اور حسنات کو قبول فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

---

(۱) (۱۲ رمضان المبارک سنہ ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۸ نومبر سنہ ۲۰۰۱ء)

دعائے مغفرت

مدرسہ رحمانیہ مکارم نگر شاخ دار العلوم ندوۃ العلماء کے مدرس مولوی ضیاء الرحمٰن ندوی کی ہمشیرہ کا ۴ رمضان سنہ ۱۴۲۲ھ مطابق ۲۰ نومبر سنہ ۲۰۰۱ء کو ایک بچے کی ولادت کے بعد انتقال ہو گیا۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون"

پسماندگان میں نومولود سمیت چار معصوم بچے ہیں اللہ تعالیٰ اہل خانہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور مرحومہ کی مغفرت فرما کر ان کے درجات بلند فرمائے قارئین کرام سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

ہر بزم ہے ہماری ہر جام ہے ہمارا

مولانا سید محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ

سب سے عظیم مذہب اسلام ہے ہمارا
کہتے ہیں جس کو مسلم وہ نام ہے ہمارا
آنکھوں کا نور ہے وہ دل کا سرور ہے وہ
اس کے ہی دم قدم سے آرام ہے ہمارا
ورد زباں ہمارے ہے لا الٰہ الا
سارے جہاں کو بس یہ پیغام ہے ہمارا
آتش کدوں کو ہم نے اک گلستاں بنایا
مردہ جہاں پہ اتنا انعام ہے ہمارا
نجد و حجاز و سوڈاں، ترکی عراق واردن
مصر و یمن ہمارے اور شام ہے ہمارا
کیا روس کیا بخارا، کیا ہند و چین روما
نقش قدم ہویدا ہر گام ہے ہمارا
چاہے جہاں رہیں ہم چاہے جسے اٹھائیں
ہر بزم ہے ہماری ہر جام ہے ہمارا
کس کی مجال و جرأت نام و نشاں مٹائے
کندہ ہر ایک ذرہ پر نام ہے ہمارا
سیکھا نہیں ہے ڈرنا اہل غرور سن لے
ایمان اور یقیں پر انجام ہے ہمارا
ہم جان و مال دل سے اسلام پر فدا ہیں
دل سے عزیز ہم کو اسلام ہے ہمارا

اتباعِ سنت ضروری کیوں؟

محمد وسیم صدیقی ندوی

اس دنیائے رنگ و بو میں جہاں صحیح العقیدہ اور سلیم الفکر اور نیک و صالح لوگ موجود ہیں وہیں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو معاصی اور گناہوں میں سرتاپا غرق شراب کے عادی اور چوری و بدکاری ان کا وطیرہ ہے اور طرح طرح کے غلط افکار و خیالات ان کے ذہنوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کو مسخ کرنے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں، نیز رسول اکرمؐ کی پاکیزہ تعلیماتِ اسلامی احکام و شعائرِ دین عبادات و معاملات اور بنیادی عقیدوں کو کمزور ہی نہیں بلکہ تباہ و برباد کرنے میں لگے رہتے ہیں۔

اسلام ہی وہ سچا اور جامع عالمگیر مذہب ہے جس کے تمام اصول محکم اور جس کا نظام عادلانہ و منصفانہ اور جس کی دعوت ہمہ گیر و عالمگیر ہے بقیہ تمام مذاہب کی تعلیمات تحریف شدہ و مسخ شدہ ہیں۔ اس لئے ہر چہار جانب سے اسی پر حملے ہو رہے ہیں اور اسی کو طرح طرح کے خطرات و چیلنجوں کا سامنا ہے، اسی طرح فتنۂ انکارِ حدیث جو رسول اللہؐ کی حیثیت کو گھٹانے اور آپؐ کی ذات مبارکہ کو مجروح کرنے پر لگا ہے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت جزوِ ایمان اور اساسِ اسلام ہے، اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: "لایؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین"،

فرمایا۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے دل میں میری محبت اس کے والدین اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا۔

لایؤمن احدکم حتیٰ یکون ھواہ تبعاً لما جئت بہ،

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات ہمارے حکم کے تابع نہ ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کا حکم جا بجا قرآن کریم میں بھی آیا ہے، آپ کی اطاعت اہل ایمان پر فرض کی گئی ہے اگر آپؐ کی اس حیثیت کو تسلیم نہ کیا گیا اور آپؐ کی ذات مبارکہ کو واجب الاتباع قرار نہ دیا گیا تو دین اسلام نامکمل اور شریعت مطہرہ ناقص و بے معنیٰ ہو کر رہ جائے گی۔ کیونکہ شریعت کے بہت سے احکام کی تشریح و توضیح بغیر آپؐ کی اتباع کے ممکن ہی نہیں، مثلاً نماز جیسا اہم رکن اور بنیادی فریضہ کا طریقہ، اس کی رکعات اس کے آداب و مستحبات بغیر آپ کی تعلیم اور اتباع کے سمجھنا ممکن نہیں۔ اس لئے کہ قرآن کریم میں صرف نماز کی فرضیت اور زیادہ سے زیادہ رکوع و سجود و قرأت کا ذکر تو موجود ہے مگر ان اجزاء کو خاص ترتیب سے ادا کرنے اور نماز کی پوری ترکیب آپ کے عمل کے بغیر متعین نہیں ہو سکتی چنانچہ "اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ" کا حکم پڑھکر ہر شخص کے دل میں سوال پیدا ہوگا کہ اس پر کس طرح عمل کیا جائے تو آپ کا ارشاد گرامی "صلوا کما رأیتمونی اُصلی" اس کا جواب ہے۔ اسی طرح حج و زکوٰۃ کا معاملہ ہے اس کی ترتیب و طریقہ اور ارکان و مناسک اور زکوٰۃ کتنی ادا کرنی ہے اور سونے چاندی و جانوروں کی مختلف زکوٰۃ اس کی تشریح و تبیین صرف آپ کے قول و عمل سے ہی سمجھی جا سکتی ہے جیسا کہ آپؐ نے فرمایا خذوا عنی مناسککم لعلی لا اراکم بعد عامی ھذا۔ اسی لئے جگہ جگہ پر قرآن مجید میں فرمایا کہ "اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ" اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول اللہؐ کی اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک جگہ فرمایا "وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ" (اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اس لئے بھیجا ہے کہ خدا کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے)

اور ایک جگہ فرمایا۔ وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ وَاِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْکَ صُدُوْدًا (سورۂ نساء۔ ۶۱)

(اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو حکم خدا نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف رجوع کرو اور پیغمبر کی طرف آؤ تو تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ تم سے اعراض کرتے اور رکے جاتے ہیں)

اللہ کی طرف بلانے کے ساتھ رسولؐ کی طرف بلانے کا جس طرح ذکر کیا گیا۔ وہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اللہ کے ساتھ رسول کی اطاعت ایک مستقل اور الگ چیز ہے، اسی طرح دنیا و آخرت کی فوز و فلاح اور کامیابی کا دارومدار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں پوشیدہ رکھا گیا ہے۔ جس طرح اللہ کی نافرمانی گمراہی و بدبختی ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی موجب ضلالت و گمراہی ہے فرمایا۔

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ (سورۂ احزاب: ۷۱)

(اور جو شخص خدا اور اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرے گا تو بیشک بڑی مراد پاوے گا)

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا۔ (سورۂ احزاب ۳۶)

جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریگا وہ کھلی ہوئی گمراہی میں ہے۔

اسی طرح سورۂ نساء میں آیا ہے کہ:

فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (سورۂ نساء ۶۵)

(تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ دل نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے)

اسی طرح سورۂ احزاب میں آیا ہے:

وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ مِنْ اَمْرِھِمْ۔

(اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو حق نہیں کہ جب تک خدا اور اس کا رسول کوئی امر مقرر کر دیں تو اس کام میں اپنا بھی کچھ اختیار سمجھیں)

ان تمام آیات قرآنی میں اللہ کے رسولؐ کی اطاعت کو ضروری قرار دیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اگر آپؐ کے فیصلہ سے دل میں ذرا بھی تنگی و مشقت محسوس ہو تو ایمان نامکمل و ناقص رہے گا۔ اسی طرح بعض حدیثوں میں فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص ایمان کی حقیقی حلاوت و لذت کو نہیں پا سکتا جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور آپ سے عشق نہ ہو۔

اب بتائیے، کہ وہ رسولؐ جن پر خدا کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، جن کے لئے فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں، وہ رسولؐ جن کی عمر کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں کھائی ہے۔ وہ رسولؐ جن کی زندگی کو اللہ تعالیٰ نے بہترین نمونہ قرار دیا ہے، وہ رسولؐ جن پر ایمان لانے کا وعدہ تمام انبیاء کرام سے عالمِ ارواح میں کیا گیا، وہ رسولؐ جنہیں اللہ تعالیٰ نے معراج جسمانی کے شرف سے نوازا، وہ رسولؐ جن کے بعد اب قیامت تک کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں، وہ رسولؐ جن کے خوش ہونے سے اللہ خوش اور جن کے ناراض ہونے پر خدا ناراض ہوتا ہو، وہ رسولؐ جن کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے، جن کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے، وہ رسولؐ جن کے فیصلہ یا حکم سے روگردانی سارے نیک اعمال کو برباد کر دیتا ہے، وہ رسولؐ جن کے آگے بڑھنے کی کسی کو اجازت نہیں وہ رسولؐ جن کے حضور اونچی آواز میں بات کرنا اپنی دنیا و آخرت کو برباد کر دیتا ہے، وہ رسولؐ جو شارح بھی ہیں، حاکم بھی ہیں، حَکَم بھی آمر بھی ہیں اور ناہی بھی، وہ رسولؐ جن کی اطاعت میں جنت اور نافرمانی میں جہنم ہے لہٰذا اگر رسول اللہؐ کو محض عام لیڈروں کی طرح لیڈر یا عام رہنماؤں کی طرح ایک رہنما، عام قائدوں کی طرح ایک قائد یا عام انسانوں کی طرح ایک اچھا انسان و مصلح سمجھا گیا تو یقیناً بڑی نادانی ہوگی۔ آپؐ کی باتوں کو عام لوگوں کی باتوں کی طرح سمجھا گیا۔ آپؐ کی احادیث و اقوال کو وہ مقام و مرتبہ نہ دیا گیا جو مقام و مرتبہ دینا چاہئے تو ایمان و عقیدہ کے سلب ہو جانے کا خطرہ ہے، ہمارے ایمان کا باقی رہنا مشکل ہے اسی لئے اس حدیث میں فرمایا گیا کہ جس نے میری (رسولؐ کی) اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا، اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے میرا انکار کیا یعنی اس کے مومن ہونے میں شبہ ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آپؐ سے سچی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ زندگی کے تمام معاملات میں قدم قدم پر آپ کی اتباع اور اطاعت کی جائے وہ محبت جو سنتِ رسولؐ پر عمل کرنا نہ سکھائے محض دھوکہ اور فریب ہے، وہ محبت جو رسول کی اطاعت و پیروی نہ سکھائے محض جھوٹ اور نفاق ہے، وہ محبت جو رسولؐ کی غلامی کے آداب نہ سکھائے محض ریا اور دکھاوا ہے، وہ محبت جو رسولؐ کی سنت کے قریب نہ لے جائے محض بوالہوسی ہے۔

قرآن کریم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت پر دردناک عذاب یا کسی بڑی آفت اور مصیبت کی اللہ کی طرف سے وعید آئی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (سورۂ نور۔ ۶۳)

سو جو لوگ اللہ کے حکم کی (جو کہ بواسطہ رسولؐ پہنچا ہے) مخالفت کرتے ہیں ان کو اس سے ڈرنا چاہئے کہ ان پر (دنیا میں) کوئی آفت (نہ) آپڑے۔ یا ان پر (آخرت میں) کوئی دردناک عذاب نازل (نہ) ہو جائے۔

مکہ مکرمہ کے عالمی مقابلہ حفظ قرآن و تفسیر میں
دار العلوم ندوۃ العلماء کے طالب علم کی چوتھی پوزیشن

مکہ مکرمہ میں عالمی مقابلہ ''مسابقۃ الملک عبدالعزیز الدولیۃ'' کے ۲۳ ویں مقابلہ میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے طالب علم محمد علی بن محمد شفیق لکھنوی کو چوتھے انعام سے نوازا گیا۔

اس میں اس سال ۱۱۲ ملکوں کے تقریباً تین سو امیدوار شریک ہوئے یہ مقابلہ سعودی حکومت کی وزارت شئون اسلامیہ اور اوقاف کی طرف سے ہر سال منعقد ہوتا ہے۔ اور انٹر کونٹینٹل ہوٹل کے ''القھا من الاسلامی ہال'' میں ۳ر تا ۱۲ شعبان ۱۴۲۲ھ جاری رہا۔ اس مقابلہ میں دنیا کے سارے ممالک کے نمائندے مدعو کئے جاتے ہیں، ان نمائندوں کا انتخاب اس طرح ہوتا ہے کہ پہلے ان کو اپنے اپنے اداروں اور شہروں سے منتخب کیا جاتا ہے، پھر ملکی پیمانہ پر مقابلہ ہوتا ہے، اس کے بعد جن کا انتخاب ہوجاتا ہے ان کو اپنے ملک کے نمائندے کی حیثیت سے شرکت کا موقع دیا جاتا ہے۔

اس سال سعودی سفارتخانہ نئی دہلی نے ہندونیپال کے لئے مسابقہ منعقد کیا تھا وہاں سے چار امیدواروں کو عالمی مقابلہ کے لئے منتخب کرکے روانہ کیا گیا، جس میں دو امیدوار محمد علی اور محمد شاہد دارالعلوم ندوۃ العلماء کے کامیاب ہوئے تھے۔

عالمی مقابلہ کا نظام یہ ہے کہ چھ سعودی جج ہوتے ہیں اور چھ غیر سعودی، مقابلہ کے لئے پانچ زمرے ہوتے ہیں۔ (۱) پورا قرآن حفظ مع تفسیر و تجوید، ندوہ کے طالب علم نے اسی میں شریک ہوکر کامیابی کا شرف حاصل کیا۔ (۲) پورا قرآن حفظ مع تجوید (۳) بیس پارے حفظ مع تجوید (۴) دس پارے حفظ مع تجوید (۵) پانچ پارے حفظ مع تجوید و ترتیل، عام طور پر ہر ملک سے پانچ نمائندوں کو شرکت کا موقع دیا جاتا ہے اس طور پر کہ ہر زمرہ میں ہر ملک کا ایک ہو۔

ججوں کی دو کمیٹیاں مقرر کی جاتی ہیں جو مختلف زمروں کے لئے خاص ہوتی ہیں، ہر کمیٹی میں تین جج سعودی اور تین غیر ملکی ہوتے ہیں۔ ہندوستان سے گزشتہ سالوں میں چار سال تک مولانا محبوب الرحمٰن ازہری استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ شریک ہوتے رہے۔ امسال موصوف کو بحیثیت مہمان خصوصی شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ اس سال غیر ملکی جج مصر، یمن، اردن، پاکستان، ملیشیا، اور کینیا کے تھے۔

اس مسابقہ میں تجوید یا حفظ میں ذرا سی کوتاہی پر وہ امیدوار کو مسترد کردیتے ہیں، سوالات کے بیشمار نمونے پہلے سے مرتب اور سیلڈ ہوتے ہیں، ہر سوال دو تین رکوع پر مشتمل ہوتا ہے۔ ندوہ کے طالب علم تقریباً پون گھنٹہ اسٹیج پر رہے، تلاوت کے بعد ان سے تفسیر کے سوالات ہوئے، پھر ججوں نے خوشی کا اظہار کیا اور خصوصی طور پر ان کو ہندوستان میں اسلام کے متعلق اپنی بات کہنے کا موقع دیا ۔ ان کی تلاوت ریڈیو پر نشر کی گئی اور رمضان میں ٹی وی پر دینی پروگراموں میں نشر کرنے کے لئے الگ سے ریکارڈ کی گئی۔

اسی مقابلہ میں شیخ عبد الرحمٰن السدیس کامیاب ہونے کے بعد امام حرم مقرر ہوئے تھے اور اسی میں شیخ شیتی سابق امام مدینہ بھی کامیاب ہوچکے ہیں۔

شرکاء مقابلہ کو غلاف کعبہ فیکٹری، مشاعر حرام اور مدینہ طیبہ لے جایا جاتا ہے اور حرم شریف میں نماز کے لئے جانے کے واسطے بس کا انتظام ہوتا ہے۔ دوسرے ثقافتی پروگرام بھی ہوتے ہیں جن میں مختلف انعامات تقسیم ہوتے ہیں۔

۔ان کو مختلف تحفوں سے نوازا جاتا ہے، جس میں بریف کیس قرآن وغیرہ ہوتے ہیں۔ ہر امیدوار کو پانچ سو ریال جیب خرچ دیا جاتا

ہر زمرہ میں پانچ انعام۔ زمرہ اوّل میں پہلا انعام پچھتر ہزار (۷۵۰۰۰) ریال، دوسرا بہتر ہزار، تیسرا انسٹھ ہزار، چوتھا چھیاسٹھ ہزار، پانچواں ترسٹھ ہزار، اسی طرح تین ہزار گھٹاتے ہوئے آخری انعام دس ہزار ریال کا تھا اس طرح یہ فخر کی بات ہے کہ محمد علی متعلم دارالعلوم ندوۃ العلماء نے اتنے سخت مقابلہ میں چوتھا انعام حاصل کیا جو ابھی تک کسی ہندوستانی کو نہیں ملا تھا۔ یقیناً ہم سب مبارکباد کے مستحق ہیں۔

(نمائندہ تعمیر حیات)

شرعی عدالتیں
بیشتر مسائل کا حل

مطیع الرحمٰن عوف ندوی، دارالعلوم ندوۃ العلماء

یہ ایک حقیقت ہے کہ دینی تعلیم کے فقدان کی وجہ سے مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اسلام کے بنیادی اور معاشرتی مسائل سے ناواقف ہے اور اس ناواقفیت کی بنا پر وہ شک اور تذبذب کا شکار رہتا ہے جس کے باعث گاہے بگاہے بہت سی ایسی معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہیں جن سے مذہب اسلام کے عائلی قوانین اور پرسنل لاء پر حرف آتا ہے اور اسلام دشمن طاقتیں اور ہندو احیاء پرست تنظیمیں پریس اور میڈیا کے ذریعہ انہیں تنازعات و مسائل کو اچھال کر اسلام کو داغدار کرتی رہتی ہیں اور وہ محض ایک فرد کی نادانی کے سبب رونما ہونے والا واقعہ پورے اسلامی معاشرہ کو پراگندہ گردانتا ہے اور دنیا اسے اسلامی شریعت کا نمائندہ ثابت کرتی ہے۔ تعدد ازدواج، طلاق، نان و نفقہ، پردہ اور دیگر مسائل کو لیکر عورتوں کو سراسر مظلوم ثابت کیا جاتا ہے اور آزادیٔ نسواں کے دلفریب نعرے بلند کئے جاتے ہیں بدقسمتی سے مذہبی تعلیمات سے ناواقف مسلمان بھی اس پروپیگنڈہ کا شکار ہوجاتے ہیں اور نعوذ باللہ وہ اپنے مذہب (جو عین دین فطرت ہے) کے بارے میں شک و شبہ میں پڑجاتے ہیں، پھر بعض نام نہاد مسلم دانشور بھی اس شریعت مخالف مہم میں شامل ہوجاتے ہیں اور اس طرح شکوک و شبہات کے جراثیم معاشرہ میں پرورش پانے لگتے ہیں۔

عوام کی دین سے اس ناواقفیت یا مسائل سے پورے طور پر باخبر نہ ہونے کے سبب جو برائیاں معاشرہ میں پیدا ہوتی ہیں ان کے علاج اور سد باب نیز اس کے علاوہ معاشرت، عبادت اور عقائد وغیرہ کے مسائل کے سلسلے میں صحیح معلومات فراہم کرنے اور گم کردہ راہ افراد کی رہنمائی کے لئے دارالافتاء کی اہمیت کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے جہاں طالب کو شریعت کے مطابق جواب ملتا ہے، ذہن و دماغ کی گتھیاں سلجھتی ہیں اور شکوک و شبہات دور ہوتے ہیں، یہ ادارے ہمیشہ سے ہی اپنے اس فرض کو ادا کرتے آئے ہیں۔

اس لحاظ سے یہ ادارے لوگوں کو دین کے اصول و فروع سے روشناس کرانے کیلئے ایک معتبر و مستند ذریعہ ہیں بدلتے ہوئے ذہنی سانچوں، تہذیبی و فکری انقلابات اور سائنسی ارتقاء کے اس دور جدید میں پیدا ہونے والے مسائل نے پیچیدگی کو مزید بڑھا دیا ہے ایسے حالات میں اصول و قواعد فقہ اسلامی کی روشنی میں ان مسائل کے حل کے لئے ان اداروں کی ضرورت دوچند ہوگئی ہے، لوگوں کے نکاح، طلاق، اور دوسرے مسائل سے کورے ہونے کی وجہ سے آئے دن ایسے خانگی اور معاشرتی مسائل پیش آتے ہیں جن کے لئے خود مسلمانوں کو سرکاری عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑتا ہے جبکہ موجودہ عدالتوں کے سلسلے میں ہر شخص واقف ہے کہ وہاں کتنے دشوار گذار مراحل سے گذرنا پڑتا ہے اور اس مہنگے اور تھکا دینے والے انصاف سے مزید کتنی برائیاں جنم لیتی ہیں، لہٰذا معاشرہ کو ان کے مفاسد سے بچانے کے لئے آسان، جلد حل ہونے والے اور عدل و انصاف پر مبنی فیصلوں کے لئے شرعی عدالتوں کی سخت ضرورت ہے، اور وہ اس سلسلہ میں بڑا اہم رول ادا کرسکتی ہیں پھر ان عدالتوں میں جہاں منصف عموماً غیر مسلم ہوا کرتے ہیں مسلمانوں کے خانگی جھگڑوں اور ذلت و رسوائی کے معاملات کو بسا اوقات طول دیا جاتا ہے اور اس سے جس قدر ان کی سبکی اور رسوائی ہوتی ہے وہ ذکر کے قابل نہیں۔ لہٰذا ان شرعی عدالتوں کے ذریعہ اس ذلت و رسوائی سے بھی چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔

الحمد للہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی تحریک اور کوششوں سے شرعی عدالتوں کے قیام کی جانب پیش رفت ہوئی ہے اور بہار، اڑیسہ، آندھرا پردیش کے بہت سے شہروں اور بعض دیگر صوبوں کے خاصے مقامات پر شرعی عدالتیں قائم ہوچکی ہیں اور وہاں کے ارکان پوری سرگرمی کے ساتھ مخلصانہ طور پر اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

ان دنوں ایک بار پھر یکساں سول کوڈ کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور اسلام دشمن عناصر اس کے نفاذ کے لئے جی جان سے کوششوں میں لگے ہوئے ہیں، شدید ضرورت ہے کہ عام مسلمانوں میں دینی فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اور اسلامی تعلیمات کو گھر گھر پھیلایا جائے۔

حال ہی میں طلاق کے سلسلے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ اس جانب اٹھنے والا ایک قدم ہے، اور وقتاً فوقتاً ان فیصلوں کے ذریعہ یکساں سول کوڈ کے نفاذ کی راہ ہموار کی جاتی ہے۔

اسلامی عقائد اور دین کے بنیادی مسائل خصوصاً وہ چیزیں جو تھوڑی سی بداحتیاطی کے باعث پوری امت کی رسوائی و ذلت کا سبب بن جاتی ہیں ان کی تفصیلی

معلومات مختلف علاقائی زبانوں میں لوگوں تک پہونچائی جائیں اور دین پر ان کا اعتماد بحال کیا جائے اسی کے ساتھ انھیں شرعی عدالتوں کی ضرورت اور ان کے فوائد بھی بتائے جائیں اور انھیں اپنے معاملات کو شرعی عدالتوں سے رجوع کرنے کی ترغیب دی جائے تاکہ خود عوام ان سے فائدہ اٹھا سکیں، ان فیصلوں سے اپنا مستقبل سنوار سکیں اور اس طرح سینکڑوں مسائل کا خاتمہ بھی ہو۔

ایک خوش آئند بات یہ ہے کہ حال ہی میں آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے اسلامی قوانین کا ایک مجموعہ مرتب کروا کے شائع کیا ہے جس میں تمام عائلی مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے، اور اس کے علاوہ بھی بہت سے مباحث اس میں زیر بحث آئے ہیں، اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں فی الحال یہ کتاب دستیاب ہے جو خود بورڈ کے دفتر سے منگائی جا سکتی ہے۔ عائلی مسائل کو سمجھنے اور ان کے تصفیہ کے لئے یہ کتاب بھی بہت معاون ثابت ہو سکتی ہے، اور وہ خود اہل علم کے لئے یہ کتاب فائدہ بخش ثابت ہوگی۔

الغرض ہندوستانی مسلمانوں کو اپنے مسائل کے حل کے لئے سرکاری عدالتوں سے مکمل اجتناب کرنا چاہیئے اور ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے کہ انہیں ان عدالتوں میں نہ جانا پڑے اور قریب کی شرعی عدالتوں سے رجوع کر کے انہیں خاموشی کے ساتھ حل کر لیا جائے، یہ چیز نہ صرف ان کے لئے مفید ہو، بلکہ ہندوستان کے اندر اسلام کی شبیہ کو بہتر بنانے کے لئے بھی مفید ہوگی۔

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں میں وہ گھبرایا نہیں کرتے

یقیں محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

دُعائے صحت

مولانا سید محمد طاہر منصور پوری مدظلہ سابق مددگار ناظم ندوۃ العلماء کی طبیعت عرصہ سے ناساز چل رہی ہے۔ اور ان دنوں وہ زیادہ علیل ہیں قارئین سے شفاء کامل وصحت عاجل کی دعاء کی درخواست ہے۔

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئینِ گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

مسلمان بچوں کا کامیاب نصاب تعلیم

آسان زبان اور دلنشیں انداز

از:- حکیم شرافت حسین رحیم آبادی

● اچھا قاعدہ ● اچھی باتیں چھ ۶ حصے ● اللہ کے رسولؐ ● حضرت ابوبکرؓ ● حضرت عمرؓ ● حضرت عثمانؓ ● حضرت علیؓ ● حضرت خدیجہؓ ● حضرت عائشہؓ ● حضرت سودہؓ ● اچھے قصے ● آسان فقہ ● ہمارا ایمان

آپ اگر چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے ابتداء ہی سے مومن اور مسلم بنیں کفر والحاد سے ان کے اندر نفرت کا جذبہ پیدا ہو، تو آج ہی آپ اپنے معصوم نونہالوں کو یہ کامیاب نصاب تعلیم پڑھائیں۔ جس کا اعتراف مفسر قرآن مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ اور مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ جیسے مشاہیر علماء نے کیا ہے۔ حکیم صاحب رحیم آبادیؒ نے طویل تجربہ اور محنت کے بعد یہ کتابیں لکھیں۔

ملک اور بیرون ملک کے ہزاروں مکاتب اور مدارس نے اپنے یہاں داخل نصاب کیا۔ بعض لوگ غیر قانونی طریقہ پر کتابوں کو ناقص اور ادھوری شکل میں شائع کر کے مجرمانہ حرکت کر رہے ہیں۔ آپ ایسے دھوکہ بازوں سے ہوشیار رہیں۔ اور کتابیں براہ راست ناشر مکتبہ دین ودانش مکارم نگر لکھنؤ سے حاصل کریں۔ فون نمبر 0522-327970

پورے سٹ کی رعایتی قیمت صرف -/100 روپے مزید براں ڈاک خرچ =/30 .Rs

مکتبہ دین ودانش مکارم نگر لکھنؤ

ندوہ کے شب و روز

● محمد فرمان ندوی نیپالی

الحمد للہ دار العلوم ندوۃ العلماء کا (سال رواں کا) تعلیمی کارواں رفتہ رفتہ منزل مقصود کو پہونچا سالانہ امتحان بھی ختم ہوا طلباء اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ بعض طلباء نے رمضان المبارک کی چھٹی کو دعوت وتبلیغ جیسے اہم کام کیلئے وقف کیا۔ اور اکابر کے مشوروں سے ملک کے مختلف حصوں میں فریضہ دعوت کی ادائیگی کے لئے نکل پڑے، ذوق وشوق کا یہ منظر قابل دید بھی تھا۔ اور قابل رشک بھی ہے ایسا کیوں نہ ہو جبکہ ہماری فطرت ہی دین اسلام کی خدمت اور اس کی آبیاری کے لئے ڈھلی ہے۔ اللہ رب العزت نے ہمیں خیر امت کے لقب سے ملقب فرما کر اعزاز بخشا ہے اور دنیا کے اندر عزت وعظمت سے نوازا اور صفت اعتدال کو ہمارے لئے خاص کر دیا ہے۔ ارشاد باری ہے: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ۔ اور اس طرح ہم نے تم کو ایک معتدل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں میں گواہی کا فریضہ انجام دے سکو

ازیں قبل دار العلوم کے طلباء کی انجمن جمعیۃ الاصلاح کے سالانہ انعامی پروگرام ہوئے جن میں طلباء نے ذوق وشوق اور اپنی لگن کا خوب مظاہرہ کیا۔ ان پروگراموں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

بزم خطابت کا سالانہ انعامی مقابلہ

بزم خطابت کی جانب سے مورخہ ۱۵ر رجب المرجب ۱۴۲۲ھ کو بعد نماز عشاء جناب مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی مہتمم دار العلوم کی صدارت میں طبقۂ علیا وسفلیٰ کا انعامی مقابلہ ہوا۔ طلباء کے لئے علامہ اقبال کا یہ مصرعہ بطور عنوان منتخب کیا گیا ؎

"جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی"

جبکہ سفلیٰ کے لئے "اصلاح معاشرہ میں علماء کرام کا کردار" عنوان تھا۔ طبقۂ علیا، میں مجیب الرحمن سنبھلی اول، آصف نور اللہ دوم اور محمد اسعد سوم آئے، جبکہ سفلیٰ میں سید محمد اسلم اول، ملک محمد الیاس دوم اور محمد اویس سوم آئے۔

بزم سلیمانی کا سالانہ انعامی مقابلہ

بزم سلیمانی کا سالانہ انعامی مقابلہ مورخہ ۱۶ر رجب المرجب ۱۴۲۲ھ کو بعد نماز عشاء جناب امین الدین شجاع الدین صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا، طبقۂ علیا کے لئے عنوان تھا "اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے امکانات حقائق کی روشنی میں" اور طبقۂ سفلیٰ کے لئے عنوان تھا: "مسلمانوں کے عروج وزوال کے اسباب" متعین کیا گیا تھا، چنانچہ علیا میں راقم سطور محمد فرمان نیپالی اول، مجیب الرحمن سنبھلی دوم۔ اور عنایت اللہ دانی سوم آئے، جبکہ سفلی میں سید محمد اسلم اول اور کلیم الدین دوم اور شاہد اقبال سوم آئے۔

اسی طرح مناقشہ، بیت بازی، اسلامک کوئز اور بزم جوہر کے سالانہ انعامی مقابلے ہوئے جس میں طلباء نے پوری تیاری کے ساتھ حصہ لیا اور کامیاب ہونے والے طلباء کو حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ناظم ندوۃ العلماء کے ہاتھوں انعامات تقسیم کئے گئے اور اخیر میں صدارتی کلمات میں صدر محترم نے طلباء کو مفید مشوروں سے نوازا۔ اور ناظم جمعیۃ الاصلاح محمد طاہر اعظمی کی سال بھر کی نظامت کو سراہا اور دعائیں دیں۔

انجمن الاصلاح خورد رواق سلیمانی

انجمن الاصلاح خورد رواق سلیمانی کے تحت متوسط درجہ کے طلباء اپنی علمی، فکری اور تحریری وتقریری صلاحیتوں کو جلا بخشتے ہیں۔ اس کے بھی بزم خطابت، بزم سلیمانی، اسلامک کوئز، بیت بازی، کے انعامی مسابقے ہوئے، جن میں کامیاب ہونے والے طلباء کو انعامات سے نوازا گیا۔

بزم خطابت میں علیاء کا عنوان تھا۔

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُر دم ہے اگر تو، تو نہیں خطرۂ افتاد

بزم خطابت سفلی کا عنوان تھا۔

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اُسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

طبقۂ علیا میں محمد ہارون اوّل، محمد اعظم دوم اور قمر شعبان سوم، اور رراحل رضوان کو سوم انعام

کا مستحق قرار دیا گیا، جبکہ سفلیٰ میں محمد مبین اول، سید محمد ازھر دوم اور احمد علی کو سوم انعام سے نوازا گیا، بزم سلیمانی علیا کا عنوان تھا۔ "نزول قرآن کا مقصد اور زندگی پر اس کے ہمہ گیر اثرات"۔

اور بزم سلیمانی سفلیٰ کا عنوان تھا "مساوات اور دیگر مذاہب میں اس کا تصور"۔

طبقۂ علیا میں محمد اعظم اول، محمد عظمت اللہ دوم اور محمد ریحان سوم آئے۔ جبکہ سفلیٰ میں محمد رضوان دانش اول، عبد المطلب دوم، اور سید محمد ازھر سوم آئے۔

واضح رہے کہ ان جلسوں میں بزم خطابت کی صدارت جناب مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء نے فرمائی اور طلباء دار العلوم کو مفید مشوروں سے نوازا اور ایک مختصر اور مؤثر تقریر فرمائی

اخیر میں ناظم جمعیۃ الاصلاح محمد سلمان نسیم نے سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

انجمن الاصلاح معہد القرآن والمعہد العالی

ان دونوں انجمنوں نے سال بھر دیگر انجمنوں کی طرح بزم خطابت اور بزم سلیمانی کے جلسے منعقد کئے۔ اور طلباء نے اپنی تحریری و تقریری صلاحیتوں کو جلا بخشی۔ اخیر میں ان کا سالانہ انعامی مقابلہ ہوا جس میں کامیاب ہونے والے طلباء کو حضرت ناظم صاحب کے دست مبارک سے انعامات سے نوازا گیا۔

کلیۃ الشریعہ کے سالانہ انعامی مقابلے

دار العلوم ندوۃ العلماء کے اندر مختلف شعبہ جات ہیں جن میں کلیۃ الشریعہ۔ اور کلیۃ اللغہ اپنی ایک منفرد شان کے حامل ہیں۔ ان کے تحت عربی میں مبسوط مقالے طلباء سے لکھائے جاتے ہیں اور کامیاب ہونے والے طلباء کو انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ اس سال بھی کلیۃ الشریعہ کے تفسیر و حدیث اور فقہ کے سالانہ انعامی مسابقے ہوئے جن میں، طلبائے دل کھول کر حصہ لیا اور قیمتی مقالے لکھے چنانچہ حضرت ناظم ندوۃ العلماء کی صدارت میں تقسیم انعامات کا ایک جلسہ ہوا جس میں آپ نے کامیاب ہونے والے طلباء کو مبارکباد پیش کی اور مولانا سید سلمان حسینی ندوی اور کلیۃ الشریعہ واصول الدین کے کارکن۔ محمد عبد الرحمٰن ندوی کی کوششوں کو سراہا۔

شعبہ النادی العربی

دار العلوم کے طلباء کو عربی زبان وادب میں مہارت پیدا کرنے کے لئے اور عربی زبان میں گفتگو کرنے کے لئے یہ شعبہ قائم کیا گیا ہے اس کے تحت بھی خطابت، مقالے، مناقشے، بیت بازی، کوئز برجستہ تحریری مقالے اور صحافتی پرچوں کے مقابلے ہوئے جس میں طلباء نے کثیر تعداد میں حصہ لیا۔ اور اپنی خوابیدہ صلاحیتوں کو بالیدگی بخشی آخر میں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی دامت برکاتہم کے ہاتھوں کامیاب ہونے والے طلباء کو انعامات سے نوازا گیا، اس موقع پر جناب مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی صاحب، مولانا سید واضح رشید ندوی، اور مولانا شمس الحق ندوی صاحب بھی موجود تھے۔

فضیلت دوم کے طلباء کا رائے بریلی کا سفر اور ختم بخاری شریف

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسنی ندویؒ جب حیات تھے تو اس وقت سے یہ سلسلہ جاری تھا کہ فضیلت دوم کے طلباء تکیہ دائرہ شاہ علم اللہؒ رائے بریلی میں چند دن گذار کر اجازت سند حدیث حاصل کرتے اور یکسوئی کے ساتھ وہاں کی کھلی فضا میں مطالعہ واستفادہ کرتے تھے۔ اور حضرت مولانا کی ہی چند کتابیں خود انہیں سے پڑھتے تھے۔ قارئین تعمیر حیات کو معلوم ہے حضرت مولانا کے وصال کے بعد جاری و ساری معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا ہے

چنانچہ سال گذشتہ کی طرح اس سال بھی مولانا نذر الحفیظ صاحب ندوی کی زیر نگرانی فضیلت دوم کے طلباء نے رائے بریلی کا سفر کیا اور وہاں دار عرفات کے تحت مختلف موضوعات پر محاضرات ہوئے جو عالمی اور مذہبی مسائل سے متعلق تھے۔ مولانا سید واضح رشید صاحب ندوی، مولانا محمد عارف صاحب ندوی، مولانا سید عبد اللہ حسنی ندوی اور مولانا سید سلمان حسینی ندوی صاحب نے محاضرے دیئے اور میر کارواں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی ناظم ندوۃ العلماء کے متعدد محاضرے ہوئے جن میں انہوں نے کہا کہ حضرت مفکر اسلامؒ کو "ماذا خسر العالم"، اور "رجال الفکر والدعوۃ" لکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی، اس کا پورا احاطہ کیا اور قیمتی مشوروں سے نوازا۔ اور آخر میں صحاح ستہ اور موطا امام مالک و مسند احمد کے اوائل طلباء نے حضرت مولانا مدظلہ العالی کے سامنے پڑھے اور اجازت سند حدیث حاصل کی۔

لائق صد مبارکباد ہیں، مدرسہ ضیاء العلوم میدان پور اور مدرسہ سید احمد شہیدؒ برائے حفظ و تجوید تکیہ کلاں کے طلباء جنھوں نے ندوہ کے طلباء کی خدمت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

سالانہ الوداعیہ جلسہ

سالہائے گذشتہ کی طرح اس سال بھی دار العلوم ندوۃ العلماء سے فارغ ہونے والے طلباء کے اعزاز میں حضرت ناظم ندوۃ العلماء کی صدارت میں ایک الوداعیہ جلسہ فضیلت اول کے طلباء نے منعقد کیا جس میں دار العلوم کے اساتذہ کرام شریک ہوئے اور رخصت کرنے والے اور رخصت ہونے والے طلباء کی ہمت افزائی فرمائی۔ اور دعوت کے میدان میں جانے والے طلباء کو مفید مشوروں سے نوازا میر کارواں حضرت ناظم صاحب نے اختتامی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ عزیزو! زمانہ آپ سے بہت سی نئی چیزوں کا طالب ہے لہٰذا اس کے لئے کافی جد وجہد اور کد وکاوش کی ضرورت ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ دعوت کی راہ میں پُر پیچ راہداریوں سے گذرنا ہوگا۔ ایسی صورت حال میں آپ کو گھبرانے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ عزم وحوصلہ اور یقیں محکم، اعتماد علی اللہ جیسی اہم قدروں سے سبق لینا پڑے گا۔ کیونکہ اقبال کا شعر ہے ؎

جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

انھوں نے گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ عزیزو! مادر علمی دار العلوم ندوۃ العلماء کا مطالبہ ہے کہ جو کچھ آپ نے پڑھا ہے اور جو تعلیم حاصل کی ہے۔ اس کی نشر واشاعت کی ذمہ داری آپ اپنے کاندھوں پر ڈالیں ورنہ یے علمی محنت کہیں صدا بصحرا نہ ثابت ہو جائے۔ اور نفع وفائدہ کی کوئی چیز حاصل نہ ہو۔ اس موقع پر حضرت مہتمم صاحب دار العلوم ندوۃ العلماء، پروفیسر وصی احمد صدیقی صاحب مولانا برہان الدین صاحب سنبھلی، مولانا سید واضح رشید صاحب ندوی اور مولانا شمس الحق صاحب ندوی وغیرہ موجود تھے، علیا اولیٰ شریعہ وادب کے طلباء نے اپنے بھائیوں کو الوداع کہا۔

واضح رہے کہ جلسہ کی نظامت اکابرین ندوہ کی موجودگی میں راقم سطور محمد فرمان نیپالی نے کی۔ رخصت کرنے والے طلباء کی نمائندگی کرتے ہوئے علیا اولیٰ ادب سے برادرم محمد نفیس خاں اور علیا اولیٰ شریعہ سے محمد امجد سنبھلی، محمد ممتاز عالم اور ناظم جمعیۃ الاصلاح محمد طاہر اعظمی نے اپنے مقالات پیش کئے جبکہ رخصت ہونے والے طلباء میں۔ علیا اولیٰ ادب کی نمائندگی کرتے ہوئے محمد سلمان نسیم الامین العام للنادی العربی محمد شہاب الدین۔ اور علیا ثانیہ شریعہ سے نمائندگی کا فریضہ انجام دیتے ہوئے محمد نعمان جعفری بھٹکلی، محمد شفیق احمد، مجیب الرحمٰن سنبھلی نے مادر علمی سے جدا ہونے پر اپنے تاثرات پیش کئے جن کو اساتذہ کرام نے سراہا اور کافی دعائیں دیں۔

ہم پرورش لوح وقلم کرتے رہیں گے
جو دل پہ گزرتی ہے وہ رقم کرتے رہیں گے

اعلان

ہمیشہ کی طرح ملک بھر سے جامعہ سید احمد شہیدؒ کٹولی میں آنے والے داخلے کے خواہشمند طلباء اور ان کے سرپرستوں کو اس مؤقر رسالہ کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ سال جامعہ کے شعبۂ حفظ اور پرائمری درجات میں گنجائش میں کمی کی وجہ سے داخلے انتہائی محدود ہوں گے۔ ثانوی اور درجاتِ عالیہ میں داخلوں کی گنجائش ہے لیکن رہائشی دقتوں کی بناء پر یہ تعداد بھی مختصر ہوگی۔

لہٰذا تمام امیدوار حضرات ۱۱ تا ۲۰ر شوال المکرم ۱۴۳۲ھ تک جامعہ پہنچکر ہر حال میں داخلے کی کارروائی مکمل کرالیں، اس کے بعد درخواستیں قابل قبول نہ ہوں گی۔

فون نمبر 05212- 21706
21455

فیکس:- 0522- 284087

سید صہیب الحسینی ندوی
مہتمم
جامعہ سید احمد شہیدؒ کٹولی ملیح آباد لکھنؤ

نتیجہ امتحان سالانہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ بابت ۱۴۲۲ھ ۲۰۰۱ء

نام طالب علم	نتیجہ
اعدادیہ	
محمد حنظلہ	پاس
سید محمد عمار	″
فخر الدین	″
تفضل حق	″
محمد فرقان	″
محمد نسیم	″
عبد اللطیف	″
محمد رضاء الحق	″
حفظ الرحمن	″
محمد فرید	″
حلیم الدین خاں	″
کلیم الدین	″
سید محمد وصی	″
محمد رئیس	″
رفیع الدین	غیر حاضر
محمد سعید خاں	مترقی
پرویز اختر	غیر حاضر
محمد یوسف	″
ناصر الدین	پاس
محمد خطیب عالم	″
محمد اشفاق	″
محمد حفیظ الرحمن	غیر حاضر
توصیف اقبال	مترقی
محمد ناصر	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
نقیب اشرف	غیر حاضر
عبد الحمید	″
ہشتم معہد سکروری (الف، ب)	
عبد المعید خاں	پاس
صلاح الدین	″
محمد عمران خاں ضمنی اعمال السنۃ	
سراج انور	پاس
محمد طارق انور	مترقی
محمد رضا	پاس
محمد رحمت اللہ	″
محمد زاہد فاروقی	″
سید سرمد اللہ	مترقی
محمد عطاء کریم	پاس
انوار احمد	مترقی
محمد عارف خاں	پاس
محمد رضاء الحق	ضمنی انگریزی
عمران احمد	پاس
محمد آفتاب	مترقی
رضوان الحق	پاس
شاہ عالم	″
محمد اعظم	″
ضمیر الدین خاں	″
سید عامر احمد	″
محمد عثمان غنی	فیل
محمد عرفان	مترقی
نثار احمد ضمنی القراءۃ الراشدہ ۳/ بس	

نام طالب علم	نتیجہ
بلال احمد سجاد	پاس
محمد سرفراز جوہر	مترقی
محمد مجاہد	پاس
محمد شاہد	″
محمد اکرام الحق ضمنی القراءۃ الراشدہ و سائنس	
محمد فیصل	مترقی
قطب محمد پرویز	پاس
محمد یونس	″
(ب)	
محمد مصطفیٰ اعمال السنۃ مطلوب	
عطاء الرحمن	پاس
محبوب عالم	″
ضیاء الحسن	″
نعیم اللہ	″
محمد سلمان	″
عطاء الرحمن خلیل	″
محمد مدثر	″
عبد الرحمن	″
حافظ محمد مدثر شیروانی	″
حفظ الرحمن	″
فصیح الاسلام	″
سید ابوجانہ رازی	″
صلاح الدین	″
محمد پرویز عالم	″
اطہر حسین ضمنی القراءۃ الراشدہ	

نام طالب علم	نتیجہ
محمد سمیع الزماں	مترقی
شان محمد ضمنی القراءۃ الراشدہ و انگریزی	
جاوید عالم	مترقی
محمد اسعد	پاس
ثناء اللہ	غیر حاضر
نازش ممتاز	پاس
سید اسعد	فیل
محمد سراج الدین	پاس
مدثر قمر خاں	موقوف
محمد طارق جاوید	فیل
سراج احمد خاں	پاس
توقیر عمر انصاری	″
محمد انس	غیر حاضر
اسعد شکیل	فیل
محمد یوسف خاں	پاس
محمد قاسم خاں ضمنی اعمال السنۃ	
محمد فیضان	پاس
ثانویہ رابعہ الف	
محمد اعجاز	پاس
نذر الحسن	″
محمد مجاہد ضمنی ہدایۃ النحو انگریزی	
فرحان احمد	پاس
محمد فاضل	″
شمس الرحمن بیگ	″
سید ولی اللہ	″
یاسر عرفات	مطالبہ دفتر

نام طالب علم	نتیجہ
محمد شکیل اختر	پاس
محمد عارف	″
سید احمد	″
محمد شارق	″
محمد محسن	″
ازہر صدیق صدیقی	″
محمد افضل خاں	غیر حاضر
رفیع الدین	پاس
سید فیض الحق	″
سمیع اللہ خان	″
سید محمد اجتباء حسین	″
محمد ارشاد	″
عاصم شبیر	غیر حاضر
سید عتیق الرحیم	مترقی
محمد فیضان خاں	پاس
عبد القدیر	″
محمد توقیر عالم	″
اشفاق عالم	″
محمد طٰہٰ ضمنی ہدایۃ النحو انگریزی	
محفوظ الرحمن	غیر حاضر
سید نور اشرف	پاس
ثانویہ رابعہ (ب)	
محمد ناظم اقبال	پاس
زاہد علی	″
محمد شمشاد	″

نام طالب علم	نتیجہ
محمد اکبر علی	پاس
محمد مستقیم احمد	″
محمد انجم نسیم	″
تبریز عالم	″
محمد ناصر الدین	مترقی
محمد قطب الدین	پاس
راشد ظہیر	″
مجاہد الاسلام	″
محمد اعجاز	مترقی
مہتاب عالم	پاس
محمد ممتاز علی	″
محمد انتظار	″
نقیب احمد	″
محمد مزمل	غیر حاضر
شاہنواز عالم	پاس
نہال احمد اعظمی	″
محمد یوسف اعمال السنۃ مطلوب	
سید عبد اللہ غزالی	پاس
عرفان احمد ملک	″
مدثر نظر	″
عاکف علی	مترقی
عبد الرحیم خاں	″
محمد علی عالم	پاس
محمد اشرف آزاد	″
محمد عبید اعمال السنۃ مطلوب	
محمد شاہد	مترقی

نام طالب علم	نتیجہ
سمیع الحق	غیر حاضر
حفظ الرحمن	ضمنی تعبیر ہدایۃ النحو
ثانویہ رابعہ (ج)	
غلام سرور	غیر حاضر
طالع محمود	پاس
خلیق الرحمن	مترقی
عبد التواب	پاس
محمد عمار عثمان	″
عبد الرحمن ضمنی	تعبیر ہدایۃ النحو
فواد محمود	پاس
محمد عمران ضمنی	تعبیر ہدایۃ النحو
محمود عالم جاذ	پاس
محمد تجمل حق	مترقی
محمد آصف۔ اعمال السنۃ مطلوب	
محمد عرفان	پاس
محمد جاوید	″
محمد تبریز صدیقی اعمال السنۃ مطلوب	
محمد وسیم باری	پاس
عبد اللہ	″
راشد النعمان	″
ماجد علی ضمنی	انگریزی
محمد ابصار	پاس
مکرم علی	″
سید اویس علی	″
اشرف علی	مترقی
محمد اشتیاق	″
گلزار احمد ناک	پاس
قیصر علی	″
شہود الحسن خاں	″
وحید الزماں	″

نام طالب علم	نتیجہ
جاوید اختر	مترقی
سید خالد مرتضیٰ	″
ثانویہ خامسہ (الف)	
محمد عادل	پاس
محمد ارقم خاں	″
محمد عدنان	″
محمد ثاقب	″
محمد یونس صدیقی	مترقی
محمد کلیم	″
محمد شاداب احمد	پاس
محمد علاء الدین	مترقی
شمس الاسلام	پاس
مشکور حبیب	″
محمد شعیب صدیقی	موقوف
نوشاد احمد	پاس
محمد غفران	مترقی
عبد الباسط میرٹھی	پاس
نوشاد عالم	″
فیضان سلیم	″
محمد منیر	مترقی
صادق علی	پاس
اعجاز احمد خاں	″
محمد ساجد خاں	″
اشرف کمال	″
تاج الدین خاں	مطالبہ دفتر
محمد خالد	″ دفتر
محمد مقبول خاں	پاس
شاہ عالم	مطالبہ دفتر
احمد حماد لاری	مترقی
شاہ اعظم	″

نام طالب علم	نتیجہ
محمد عمر خان	مترقی
مقصود عالم ضمنی شذا العرف منثورات	
محمد عاصم	پاس
ثانویہ خامسہ (ب)	
محمد مقیم	پاس
محمد راشد خاں	مطالبہ دفتر
محمد طاہر	پاس
جواد علی	″
محمد نعمان	″
سید محمد افضال کاشف	مترقی
عبد السبحان	″
تنویر احمد عثمانی	غیر حاضر
محمد خالد	پاس
مصدق مجید	″
انیس الرحمن	″
محمد شارق	″
محمد حسین پشتی	مترقی
محمد لقمان	″
محمد عزیر خاں	فیل
مجیب الرحمن	پاس
محمد مقصود عالم	″
نجیب اللہ	″
محمد ساجد	″
محمد سلمان	″
جمشید احمد	″
عبد الصمد	″
امیر حسن	″
شعیب احمد	″
عبد الودود	″
محمد فیصل	″
محمد مصطفیٰ	مترقی

نام طالب علم	نتیجہ
محمد شبلی	مترقی
منظر الحق	فیل
ثانویہ خامسہ (ج)	
عطاء الرب	پاس
تجلی رب	″
محمد اسامہ اشرف	″
محمد غفران	″
محمد عامر ضمنی قطر الندی، تعبیر	
محمد مسعود عالم	مترقی
محمد اشفاق	پاس
محب الحسن	″
نعمان احمد	″
اسجد اللہ	″
محمد اختر	″
جاوید	″
بلال احمد خاں	″
ساجد علی	″
محمد انیس بیگ	مترقی
محمد معراج الحسن	پاس
محمد شبیر عالم	″
احمد زکریا کاندھلوی	محفوظ
محمد محی الدین	پاس
وہاب الدین	″
صلاح الدین ضمنی	قطر الندی شذا العرف
محمد شمیم اختر	مطالبہ دفتر
نوشاد احمد ضمنی	قطر الندی شذا العرف
عزیز الرحمن	مترقی
اختر جمال	مطالبہ دفتر
عالیہ اولیٰ (الف)	
شکیل الدین	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
آفتاب عالم	پاس
حبیب اصغر	″
محمد نظام الدین	غیر حاضر
متین احمد	پاس
رفیع احمد	ضمنی تعبیر
محمد عبید الرحمن	پاس
خالد سیف اللہ	″
محمد غالب	مترقی
قطب الدین آزاد	″
محمد سعید	″
نور احمد	پاس
محمد عرفان خاں	مترقی
عبد الباقی	″
محمد ناظم حسن	پاس
محمد طلحہ خاں	″
محسن عتیق خاں	مترقی
اختشام الحق	پاس
محمد زبیر احمد	″
محمد شکیل الرحمن	مترقی
جمال احمد	پاس
فیروز احمد توفیق	″
غلام سرور	″
محمد انتخاب عالم	″
ایاز احمد	″
تفسیر احمد	″
محمد ریحان خاں	″
اقبال حسین	″
محمد تذکیر خاں	مترقی
ملک فیروز احمد	پاس
جیلانی ارشاد احمد	پاس
محمد علیم ضمنی تعبیر عبارت خوانی	

نام طالب علم	نتیجہ
محمد اظہر ایاز	مترقی
محمد عبد الودود	پاس
عالیہ اولیٰ (ب)	
محمد منظر حیات	پاس
محمد ابوالحسن	″
محفوظ الرحمن	″
محمد بلال مدنی	″
محمد ابوالحیات ضمنی	اعمال السنۃ
محمد حسان	پاس
محمد کلیم اللہ	″
صلاح الدین	مطالبہ دفتر
نجم الدین	پاس
ریاض احمد	″
محمد یحییٰ	″
احمد عبد اللہ	″
نعمت اللہ	″
محمد فاروق	″
محمد انس	″
شاکر علی	″
وسیم اختر	″
محمد ابوالقاسم	″
محمد شکیل ضمنی	تعبیر
عبد القیوم	پاس
ابوبکر	″
محمد فیصل	″
محمد آصف اقبال	″
محمد خورشید	″
محمد صفوان	″
گلزار احمد	غیر حاضر
صلاح الدین	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
عبدالہادی	مترقی
محمد محتشم عالم	پاس
مظفر احمد	فیل
ظہیر احمد ضمنی اعمال السنہ مطالعہ	
سید محمد حسین	پاس
دارالعلوم جلیلیہ فرقانیہ جبرول	
محمد ایوب	پاس
حبیب الرحمن ضمنی تعبیر	
رئیس احمد	مترقی
محمد نسیم	"
دارالعلوم عثمانیہ درگاہ گنج کاکوری	
محمد تنویر عالم	پاس
محمد عادل امام ضمنی تعبیر	
محمد وسیم الدین	مترقی
محمد اسجد حسین	پاس
محمد اسماعیل ضمنی تعبیر، مطالعہ	
محمد وسیم اکرم	پاس
محمد احمد خاں	"
محمد عمران ہاشمی	"
محمد حامد	فیل
محمد فاروق	"
عبید اللہ	پاس
عالمگیر نواز	فیل
محمد افضل حسین	پاس
محمد اعظم	فیل
محمد منظر عالم	غیر حاضر
شمس الزماں ضمنی تعبیر مطالعہ	
محمد انیس احمد ضمنی شرح شذور الذہب	
مدرسہ عربیہ نور العلوم دھورہرہ	

نام طالب علم	نتیجہ
محمد احمد	پاس
محمد سراج	مترقی
محمد یعقوب ضمنی شذور الذہب انگریزی	
محمد مبین ضمنی	مطالعہ
مشتاق احمد ضمنی	مطالعہ انگریزی
جامعہ عربیہ قاضی پور اسلامیہ بھدوہی	
محمد علی اختر	پاس
محمد نظام الدین	"
صاحب احسن	"
شکیل احمد شاد	"
افتخار عالم خانی	مترقی
محمد یونس	پاس
تجمل حسین	"
شمیم احمد	"
محمد اسحٰق عالم	"
امتیاز احمد	"
امتیاز عالم	"
افتخار احمد	"
آفتاب عالم حسنی	"
دارالعلوم ضیاء الاسلام بوجگاؤں	
آصف حیدر	پاس
محمد فیروز عالم	"
محمد ارشد عالم	"
ابو سعید	"
محمد شہاب الدین	"
مدرسہ نور الاسلام کنڈہ پرتاب گڈھ	
عقیل احمد	پاس
دانش ہارون	"

نام طالب علم	نتیجہ
محمد رضوان	پاس
عبدالرحمن ضمنی انگریزی مطالعہ	
محمد آفاق خاں ضمنی مختارات انگریزی	
محمد عارف انور	پاس
محمد ذو الفقار	فیل
سہیل رومی	پاس
مدرسہ چشمۂ فیض ململ مدھوبنی	
محمد دانش	پاس
محمد اخلاق الرحمن	"
محمد سجاد	"
محمد بدر عالم	"
محمد عمر	"
طٰہٰ حسین	"
جامعہ خلفاء راشدین پورنیہ	
شہروز عارف	پاس
محمد آفتاب عالم	"
محمد شاہد انور	"
محمد سمیع اللہ	"
شاہنواز ظہور	"
محمد جنید اکرم	"
درالہدیٰ	"
دارالعلوم اسلام نگر پور رانچی	
محمد وسیم اعظم	پاس
محمد شمیم عالم	"
محمد جنید احمد	غیر حاضر
محمد شفیع اللہ	پاس
محمد گلزار احمد ضمنی	انگریزی
محمد ساجد عالم	غیر حاضر

نام طالب علم	نتیجہ
محمد اکرام الحق ضمنی شذور الذہب انگریزی	
جمیل اختر	غیر حاضر
مدرسہ عثمانیہ شیرا پور	
ریاض احمد	پاس
محمد شاہد ضمنی انگریزی مطالعہ	
جمشید ربانی	پاس
محمد شفیق ضمنی انگریزی مطالعہ	
جامعہ فرقانیہ بسواں	
ریاض الدین	پاس
سراج احمد ضمنی انگریزی مطالعہ	
محمد ذاکر	مترقی
مدرسہ اسلامیہ احسانیہ گوپال گنج	
پرویز عالم	پاس
محمد ثناء اللہ	"
عبدالستار	"
ادیس احمد صدیقی	"
نور افضل	مترقی
محمد خورشید عالم	"
حفظ الرحمن	پاس
محمد قربان	"
مرغوب الرحمن	"
شیخ نثار الحق	"
امداد الاسلام	"
محمد سمیع الرحمن	"
مدرسہ سید احمد شہید و دار ارقم لکھنؤ	
محمد ارشاد الحق	پاس
ثاقب حسین	مترقی
سعود عالم	"
محمد محشر	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
محمد فخر الدین	پاس
محمد صیف الرحمن	مترقی
نعیم اختر	پاس
مدرسہ فیض القرآن حیدر گڈھ	
محمد اظہر	پاس
محمد نسیم	"
محمد شفیق خاں	"
محمد عامر	"
محمد انور	"
محمد طلحہ	مترقی
ضیاء الرحمن امتیاز	پاس
محمد ضیاء الحق	"
محمد ہارون خاں	مترقی
ضیاء الرحمن	پاس
دارالعلوم سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح سوپول	
لیاقت حسین	پاس
عبدالسمیع	مترقی
فیروز عالم	پاس
محمد ایوب	مترقی
عظیم احمد	مترقی
مدرسہ عربیہ فیض العلوم جالنہ	
شیخ اختر	پاس
صفدر خاں	"
سید بشیر	"
محمد سلیم	"
شیخ نثار ضمنی انگریزی	
مدرسہ احیاء السنہ مراد آباد	
محمد مزمل	مترقی
صباح الدین	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
مدرسہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ جھیت مئو	
محمد اکمال	پاس
محمد یٰسین خاں	"
محمد اشتیاق	"
محمد ارشاد	"
عبدالملک	"
محمد رضوان	"
حبیب الرحمن	"
محمد افضل	موقوف
محمد اسلم	پاس
فیروز احمد	"
محمد ندیم	"
منظور احمد	"
ذاکر حسین	"
محمد توفیق	"
محمد بدر بستوی	مترقی
محمد عمران خاں	پاس
محمد جمیل خاں ضمنی مطالعہ	
محمد انور	پاس
عبدالماجد	"
محمد ارشد عالم	مترقی
محمد مقصود عالم	پاس
اجمل فاروق	"
عبدالماجد	"
محمد ابدال حسین	"
محمد رضوان بلیاوی	"
عبدالخالق	مترقی
شفیق الرحمن	پاس
فخر عالم صدیقی	موقوف

نام طالب علم	نتیجہ
مدرسہ سید امیر علی شہیدؒ حلیم نگر	
محمد ابو طلحہ	پاس
عبید احمد خاں اعمال السنہ مطلوب	
عبدالوحید	مترقی
محمد شاہجہاں	پاس
ابوالہلال	"
محمد منظور عالم اعمال السنہ مطلوب	
شاداب اکرم خاں	پاس
محمد شہادت حسین	"
تبریز بخاری	"
محمد نفیل احمد	مترقی
عارف بشیر	پاس
محمد علی سمیع	"
محمد بلال حسین	"
مدرسہ ریاض العلوم اندور	
عبدالحکیم ضمنی انگریزی مطالعہ	
عبدالوہاب ضمنی انگریزی	
قدرت اللہ ضمنی انگریزی	
محمد ممتاز عالم "	مطالعہ
عبدالجلیل "	مطالعہ
مدرسہ مظہر الاسلام بلوچپورہ لکھنؤ	
شمس العالم	پاس
محمد عادل اکرامی	"
محمد شمس الدین	"
انسر جمال	"
محمد ذکر اللہ	"
عبدالمتین	مترقی
محمد اعظم صدیقی ضمنی شرح وقایہ، نحو	
رضی الدین	پاس
اشتیاق احمد	"

نام طالب علم	نتیجہ
شاہ امان اللہ	پاس
سید محمد محبوب	فیل
سید احمد علی	پاس
محمد افتخار احمد	مترقی
محمد صادق خاں ضمنی تعبیر و شذور الذہب	
شمیم احمد	پاس
انوار الاسلام ضمنی شرح وقایہ	
محمد یوسف	مترقی
محمد مسعود عالم	غیر حاضر
شمیم اختر ضمنی شذور الذہب	
محمد اقبال حسین	پاس
عبدالغفار ضمنی شذور الذہب	
محمد برکت اللہ ضمنی مطالعہ	
عبید الرحمن	موقوف
مدرسہ مدینۃ العلوم سنبھل مراد آباد	
اسعد جمال نعیم	پاس
ارشاد عالم خرد	"
محمد اکرم لئیق	"
عبدالقیوم دانی	"
محمد معین اختر	"
محمد اکرم انسر	"
محمد ظل الرحمن	"
محمد قمر عالم	"
ظفر عالم ظریف	"
اصغر علی بیگ	"
جامعہ تعلیم الدین بنگال	
محمد حفظ الرحمن	پاس
عبدالجبار	"
محمد مخلص الرحمن	مترقی
عبدالرحیم	"
حفظ الرحمن انیس	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
عالیہ ثانیہ (الف)	
طٰہٰ محمود	پاس
واثق خاں	غیر حاضر
محمد عبدالرحیم ضمنی انگریزی، حفظ	
محمد داؤد	پاس
کفیل احمد بگرامی	"
محمد واجد صدیقی	"
محمد طلحہ خاں	"
مصباح الدین	"
عبدالقدوس	مترقی
محمد حمزہ	"
محمود احمد خاں	"
محمد حسن اویس	پاس
عبدالمطلب	"
محمد نوشاد عالم	"
ناظم اختر	"
محمد اقبال	"
محمد صدر عالم	"
عبدالستار	"
ظہیر عباس	"
محمد مصطفیٰ	"
محمد اختر حسین	موقوف
عرفان احمد	مترقی
محمد رضوان عالم	پاس
سید ازہر حسین	"
محمد اسرائیل	"
حفیظ الرحمن	"
زین العابدین	مترقی
سید شبیر حسین	پاس
محمد مبین	"

نام طالب علم	نتیجہ
جہاب عالم	پاس
محمد ارشد فاروق ضمنی مطالعہ و حفظ	
احتشام آرزو	پاس
محمد ذاکر حسین	"
مختار احمد	"
محمد نظام الدین	"
محمد ایوب	"
عبدالعلیم عبدالسلام	"
نجم العابدین	"
محمد نظام الدین قمر عالم	"
عزیز اللہ	"
حفظ الرحمن	"
محمد ساجد حسین	"
محمد گلزار	"
سید زبیر حسن ضمنی مختارات	
محمد افضل حسین	پاس
سید محمد ظاہر حسینی	"
محمد ثناء الرب	"
محمد مصطفیٰ	"
محمد انیس الرحمن	مترقی
محمد امیر الدین	پاس
محمد اکبر قریشی	"
محمد محفوظ عالم	"
محمد شمیم خاں مطالعہ مجلس	
محمد انس	مترقی
شہاب الدین	"
نذیر احمد	ناکام
محمد عمران خاں ضمنی مختارات، تعبیر	
محمد نثار ضمنی انگریزی مطالعہ	
شکیل احمد	مطالعہ
سید عبدالرحمن	غیر حاضر
محمد ضیاء اللہ	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
عالیہ ثانیہ (ب)	
محمد خالد	پاس
محمد شاکر	"
جاوید احسن	"
محمد اعجاز احمد	"
عبداللہ سلطان	مترقی
محمد الف حسن	پاس
فرید احمد	مترقی
محمد شاہد رفیق	پاس
محمد اظہر الدین	مترقی
سید محمد شارق	پاس
محمد اطہر حقانی	"
ضیاء الحق	مترقی
جاوید اختر	پاس
سید محمد صادق اشرف	"
محمد حبیب	"
قیس اعظم	ناکام
محمد جہانگیر حسین	پاس
اطہر علی	"
ہمایوں اقبال	"
محمد اجمل خاں	مترقی
نوشاد عالم صدیقی	ناکام
اشتیاق محی الدین	مترقی
سہیل احمد	پاس
نعمان احمد	"
محمد اخیار اسلم	"
محمد قاسم	موقوف
محمد نوشاد خاں	پاس
محمد سالم ظفر	"
سبزار احمد ضمنی مختارات، مطالعہ	
محمد غلام ربانی	پاس
راشد رفیق	ناکام

نام طالب علم	نتیجہ
محمد عرفان	پاس
محمد علاؤ الدین	"
عطاء الرحمن	"
فیاض عاجز	"
محمد عابد خاں	"
نوشاد خاں	مترقی
محمد شمشاد	"
محمد طیب	پاس
منہاج الدین	مترقی
محمد ابرار الحق	پاس
محمد دستگیر	"
تاج محمد	"
شفیق الرحمن	"
مشتاق عالم	"
ابوالکلام آزاد	"
محمد سراج	"
عبدالحق	"
جہاب عالم مطالعہ مجلس	
صفی الرحمن	پاس
محمد بدر الدین	"
شمشیر نظامی مطالعہ دفتر	
اقبال احمد اختر	پاس
محمد شاداب عالم	ناکام
عالیہ ثانیہ (ج)	
انس احمد	پاس
عبداللہ	مترقی
محمد امجد علی	پاس
جمیل احمد	"
محمد عیسیٰ	"
محمد یاسر	"
شاہد اقبال	"
غیاث الاسلام	"

نام طالب علم	نتیجہ
محمد انفعال ضمنی مختارات حفظ	
محمد آفتاب عالم	پاس
محمد وصی اعظم	〃
خیر الاسلام	〃
عبد المومن	مطالبہ مجلس
محمد جاوید اختر	پاس
محمد بدر الدین	مترقی
کاشف انور	پاس
محمد یونس	〃
جنید احمد صدیقی	〃
محمد روح اللہ	〃
محمد ساجد حسین	〃
محمد سکندر ریاضی	〃
نیر اعظم	〃
محمد عرفان	〃
عتیق الرحمٰن	〃
عبد الجبار	〃
نعمان علی	مترقی
محمد لعجاب الحق	پاس
محمد مبین محمد ساجد حسین	مترقی
اخلاق احمد	〃
محمد معروف	ناکام
سعید احمد ضمنی مختارات و تجوید	
عبد الماجد	پاس
عبد العظیم	〃
محمد زید ضمنی	اعمال السنہ
محمد راشد	پاس
منظر باری	〃
عزیز الحسن	〃
محمد منظر الاسلام ضمنی	انگریزی
احمد علی جوہر	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
عتیق الزماں	پاس
محمد رفیق ضمنی	اعمال السنہ
سہراب احمد	پاس
مجاہد الاسلام	〃
محمد عابد	مترقی
محمد ضیاء الحق	پاس
محمد امان اللہ	〃
ابو الکلام ضمنی	اعمال السنہ
محمد یعقوب	پاس
محمد عمران خاں	مترقی
محمد زاہد علی	پاس
مشیر احمد	〃
شکیل احمد	〃
سطیع الرحمٰن	مترقی
محمد شاہد	پاس
یاسر عرفات بیگ	〃
احسن سجاد ضمنی	انگریزی

عالیہ ثانیہ (د)

نام طالب علم	نتیجہ
محمد زبیر	پاس
واحد علی	〃
محمد اسامہ	〃
محمد حسام الدین	〃
طیب احمد	〃
اسعال الحق	مترقی
سید احمد زکریا غوری	پاس
محمد صدیق	〃
حبیب الرحمٰن	〃
محمد اسعد اللہ	مترقی
نقیب الرحمٰن	پاس
محمد یعقوب	مترقی

نام طالب علم	نتیجہ
عبد الرشید	پاس
قمر الزماں	〃
عارف ربانی	〃
محمد عظمت اللہ	مطالبہ کتب خانہ
محمد ابصار مستقیم	پاس
کامل حسین	〃
نصرت اللہ	〃
مسعود عالم	〃
مبارک حسین	〃
محمد اکرام خاں	〃
محمد انیس	〃
محمد حسان	〃
محمد بشیر خاں	〃
محمد تائب راعینی	〃
محمد ارشد ضمنی مختارات انگریزی	
محبوب عالم	ناکام
معراج احمد	پاس
محمد بابر	مترقی
محمد افضل صدیق	پاس
محمد یوسف	〃
محمد معید الرحمٰن	〃
شعیب اختر ضمنی تفسیر مختارات	
محمد نزیل الحق ضمنی تفسیر و مطالعہ	
محمد فاروق اعظم	پاس
محمد نور الدین	مترقی
محمد کلیم	پاس
محمد امان اللہ	〃
محمد افروز عالم	〃
محمد علی خاں ضمنی اعمال السنہ مطلوب	
محمد محبوب عالم	مترقی
محمد سلیم	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
محمد رضوان	پاس
محمد انعام اللہ ضمنی	اعمال السنہ
فیضان عارف	پاس
محمد زکریا	〃
محمد رئیس	〃
محمد جواد الحق	〃
شہاب الدین	مترقی
ابوذر اعظمی	مطالبہ مجلس
مسرور حسن	پاس
محمد اسرائیل میاں	〃
محمد انور علی	〃
محمد منہاج اختر ضمنی تفسیر، اعمال السنہ	

عالیہ ثانیہ (ہ)

نام طالب علم	نتیجہ
ارشاد احمد	پاس
خلیل احمد	〃
حبیب الدین	مترقی
سرفراز احمد	پاس
عبد اللہ خاں	〃
محمد امداد علی	مطالبہ دفتر
محمد قیصر عالم	پاس
محمد ارشد	〃
مشیر احمد	مترقی
عبد الماجد خاں	پاس
دلشاد احمد	〃
عبد الباسط	〃
محمد ساجد حسین	〃
محمد عابد	〃
محمد زین العابدین	〃
اشرف علی	مترقی
محمد انوار عالم	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
محمد عمر	پاس
مجیب الحق	〃
عبد الرؤف	〃
محمد شفیع	مترقی
محمد اعجاز	پاس
محمد ساجد	〃
انظار احمد	〃
اخلاق احمد	〃
عبد الخالق	〃
عبد المالک	〃
محمد ناصر	مترقی
انیس الرحمٰن	پاس
اکرام الحق خلیلی	〃
ریاض احمد انصاری	〃
محمد شمیم اختر	〃
محمد صہیب صدیقی ضمنی مختارات	
سید فیصل	پاس
طارق انور	〃
عبد الحلیم	〃
محمد رحمت الٰہی	〃
محمد سرور عالم	〃
ممتاز احمد	〃
عبد الحکیم	مترقی
محمد عاصم	پاس
سراج الاسلام	مترقی
عبد العلیم	پاس
منظر علی	〃
محمد عیسیٰ قدوس	〃
محمد ظفیر الدین	〃
بلال احمد	مترقی
تنویر عالم	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
عبد الصبور	پاس
عابر الدین	〃
اسرار احمد	〃
حسام الدین	〃
محمد راشد العزیزی	〃
مسرور احمد حیدر	〃
ندیم یزداں	〃
خورشید عالم	〃
غیاث الدین	〃
ابو زید	〃
فیضان الہدیٰ	〃
الیاس احمد شفیق	〃

عالیہ ثالثہ شرعیہ الف

نام طالب علم	نتیجہ
محمد حلیم صدیقی	پاس
سید محمد اسلم	پاس
محمد کمال	موقوف
محمد انعام الرحمٰن	پاس
محمد قربان	〃
محمد ابو قمر صدیقی	〃
ابو ثاقب	〃
محمد اعظم حسین	〃
عبد المجیب	〃
محمد آصف خاں ضمنی، اصولین و فلسفہ	
صفی الرحمٰن اسمٰعیل	پاس
فیروز احمد	〃
سعود عبد الصبور	〃
عبد الحسیب	〃
محمد سجاد	〃
محمد طاہر خاں	〃
اخلاق احمد	〃

نام طالب علم	نتیجہ
محمد مقصود انور	پاس
سعید احمد	〃
شیخ عبد الواحد انصاری	〃
محمد شعیب	ضمنی حفظ
امتیاز احمد	پاس
محمد یعقوب	〃
محمد ارشاد	〃
محمد انیس الرحمٰن	〃
ظہیر احمد	〃
محمد تاج الدین مصلح	〃
عبد الخالق	〃
محمد ابوذر	〃
محمد افضل امین انصاری	خارج
سرفراز احمد	پاس
حفیظ اللہ	〃
غیاث الدین	مترقی
فیصل نظام	پاس
محمد غلام قادر	〃
محمد نعمت اللہ	مترقی
محمد اخلاص عالم ضمنی اصولین و حماسہ	
محمد اظہر الحق	پاس
عبد الرؤف	〃
محمد احمد ضمنی	انگریزی
محمد سعید الحق	پاس
عبد القیوم	〃
محمد صالح	〃
عرفان احمد	〃
محمد ابو سفیان شعبان	〃
محمد اسلم	〃
عتیق احمد	〃
محمد اسحٰق عالم	〃

نام طالب علم	نتیجہ
جہانگیر عالم	پاس
محمد حافظ نذیر احمد	غیر حاضر
محمد امیر الدین	پاس
نعیم احمد کشمیری	〃
وسیم الحق	〃
برکت علی	〃
محمد سعید	〃
مقصود عالم	〃
محمد سلمان	〃
محمد قمر الدین	〃
محمد جمیل اختر	〃
مقصود رشید	〃
ملک عزیر احمد	〃
ابصار احمد	〃
مرغوب علیم	〃
ذکی الرحمٰن غازی	〃
سرفراز عالم	〃
محمد محمود مطلوب	اعمال السنہ
عبد اللہ	پاس
جعفری الطاف	مترقی
محمد احمد	پاس
محمد قیس جوکاکو	〃
عبد الرحمٰن	〃
نیر شہروری	مطالبہ دفتر
قیصر	مطالبہ دفتر
محمد یوسف بنگی	پاس
محمد بشارت	〃
عبید اللہ جیپوری	〃
تنویر احمد خاں	〃
محمد افروز عالم	〃
سید ابراہیم اطہر	مترقی

نام طالب علم	نتیجہ
ابوذر غفاری	پاس
احمد اللہ	〃
محمد فاروق	〃
مشتاق احمد	〃
صلاح الدین ضمنی	تعبیر
احمد میاں صدیقی	غیر حاضر
محمد زبیر ضمنی، فلسفہ جغرافیہ	
محمد شعیب بھٹکلی	پاس
صفات احمد	〃

عالیہ ثالثہ شرعیہ (ب)

نام طالب علم	نتیجہ
محمد اکرم	غیر حاضر
محمد شمیم اختر	پاس
محمد ہارون رشید انصاری	〃
نور عالم	〃
محمد شاہد رضا	〃
محمد طارق انور	〃
احمد حذیفہ لاری	〃
محفوظ الرحمٰن	〃
ابو اللیث ضمنی	حفظ
غیور سلطان	پاس
مونس حسن خاں ضمنی	حفظ
یوسف حسن خاں	پاس
محمد ارشد	〃
محمد گوہر علی	〃
محمد زاہد انصاری	〃
عزیز احمد	〃
محمد ہاشم	〃
ناظر حسین	〃
افضل حسین	〃
اسلم جاوید	〃
محمد نسیم خاں	〃

نام طالب علم	نتیجہ
قمر الدین	پاس
محمد عظمت علی	〃
عقیل احمد	〃
محمد احترام الحق	〃
نظیر الہدیٰ	〃
عبد العزیز	〃
غفران احمد	〃
مشرف حسین	〃
ضیاء الحق	اعمال السنہ مطلوب
محمد شمیم اختر	پاس
محمد ضیاء اللہ	〃
توصیف احمد	〃
محمد ذاکر حسین	〃
محمد سجاد عالم	〃
اسد الاسلام	〃
محمد شمشاد عالم	〃
محمد عبد الشکور خاں	مترقی
رضوان اللہ	پاس
محمد شعیب	〃
محمد حسنین	〃
افتخار احمد	〃
محمد عرفات سکری	〃
غفران احمد	〃
سرور عالم	〃
محمد شفاء الامین خاں	〃
مزمل حسین	〃
عبد السلام حسین	〃
شہزاد عالم	〃
عبد الحکیم عاشق ضمنی انگریزی، تعبیر	
راحت علی	پاس
مناظر حسین	〃

نام طالب علم	نتیجہ
جاوید عالم	پاس
کبیر احمد	〃
شیخ عبد اللہ	〃
عبد السمیع	〃
عبد اللہ	〃
غلام حسین	〃
محمد شاہد کمال	〃
محمد آفتاب عالم	〃
محمد نسیم اختر	〃
سہیل احمد	〃
محمد اشتیاق عالم	〃
محمد سلیم خاں	موقوف
محمد عمار انصاری	پاس
حفظ الرحمٰن	غیر حاضر
ابو بکر	پاس
عبد الرافع	〃
شبیر احمد	〃
انصار احمد	〃
عبد الکریم	〃
عابد حسین	〃
محمد پاشا	〃
عبد المنان	〃
محمد اظہار بیگ	〃
محمد مختار عالم	〃
محمد شائق حسین ضمنی حماسہ	
امجد علی	پاس
محی الدین	〃
عبد الکریم ولی محمد ضمنی تعبیر، انگریزی	
خیر الاسلام ضمنی حماسہ حفظ	
محمد شاکر جلال	پاس
محمد شاہد ربانی	〃

نام طالب علم	نتیجہ
محمد جنید	پاس
محمد سلیمان	مترقی
محمد انس عثمانی ضمنی اصولین انگریزی	
محمد خورشید عالم	پاس
محمد ریاض الدین	〃
محمد تفضل الحق	〃
محمد آصف ناظم	مترقی
پرویز احمد صدیقی	پاس
محمد اویس خاں	〃
تنویر احمد خاں	〃
فیاض احمد	〃
محمد شبیر	〃

عالیہ ثالثہ شرعیہ (ج)

نام طالب علم	نتیجہ
محمد انصار	پاس
صدیق احمد	〃
محمد پرویز خاں	〃
امتیاز عالم	〃
محمد عرفان	〃
محمد حسنین	〃
محمد نعیم الدین	〃
محمد نور الہدیٰ	〃
محمد اویس	〃
محمد اسلام	〃
محمد ارشد	〃
محمد رضوان	〃
محمد اشفاق	〃
قمر الہدیٰ	〃
محمد سعید عالم	〃
نسیم احمد	〃
محمد سمیع اللہ	〃

نام طالب علم	نتیجہ
مختار احمد	پاس
عبدالجلیل	″
فضیل اشرف	″
سعود رشید خاں	″
محمد خالد ضمنی اصولین انگریزی	
محمد ابوالحیات	محفوظ
محمد عبداللہ	پاس
محمد صغیر	″
محمد انیس الرحمن یونس	″
محمد شبیر	″
توحید احمد	مترقی
محمد جمال الدین نیپالی	پاس
محمد عبداللہ	مترقی
محمد اسعد	پاس
احمد ضیاء	″
محمد ضمیر الدین	″
محمد تاج علی	″
محمد مبین	″
شاہد اختر انصاری	″
شرف عالم شمسی	″
عمر ارشد رضا	″
نسیم اختر	″
لطیف احمد	غیر حاضر
فیض الدین عثمانی	پاس
عبدالوکیل	مترقی
عارف رزاق	″
محمد جمیل اختر	غیر حاضر
عتیق الرحمن	پاس
محمد سالم	″
محمد انظر احمد	″
امتیاز احمد انصاری	″
رفیع الدین	″

نام طالب علم	نتیجہ
فیض الحسن	پاس
یعقوب عزیز الحق	″
محمد طیب	″
محمد یامین ضمنی	حفظ
عبداللطیف میر ضمنی اصولین انگریزی	
محمد اسلم ضمنی	تعبیر
اشفاق احمد	پاس
الطاف الرحمن	″
وثیق الزماں ضمنی	حفظ
محمد فخر ربانی	پاس
محمد توحید عالم	″
محمد شاکر	″
فیروز احمد	مترقی
محمد اجمل حسین	پاس
ضیاء الدین	″
محمد آفتاب عالم	″
عبدالحی	″
محمد شمشاد	″
جمیل احمد	″
محمد عمران مجیب اللہ	″
محمد عارف	″
محمد عمار الاسلام	″
محمد صالح خاں	″
محمد زبیر عالم	″
محمد ریاض الحق	مطالبہ دفتر
محمد آصف الرحمن	مترقی
ہاشم منظم	پاس
محمد خورشید عالم	″
عبدالرحمن	″
عبدالرشید	اعمال السنہ مطلوب
عارف حسین	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
منظور عالم عبدالمنان	پاس
پرویز عالم	″
فخر الدین	غیر حاضر
عبدالکریم	پاس
قمر شعبان	″
محمد عمران عثمان	″
محمد علی	مطالبہ دفتر
عاقل اختر	پاس
محمد فیاض	″
عبدالرحمن	″
احمد حسین	غیر حاضر
محمد صلاح الدین	پاس
سراج احمد	″
محمد اعجاز احمد	″
سعید الرحمن ۱۴۲۱ھ	″

عالیہ ثالثہ شریعہ (ا)

نام طالب علم	نتیجہ
محمد الیاس	پاس
شفیع کریم	″
شمس الحق	″
محمد رضا انور	″
سعید الرحمن سہراب	″
عبدالرحمن	″
ولی الحق انصاری	″
محبوب عالم	″
منظر نثار	″
تنویر احمد	فیل
محمد صابر حسین	مترقی
وحید الدین اعظمی	پاس
محمد شاہد فاروقی	″
عبدالماجد نظامی	″

نام طالب علم	نتیجہ
محمد ارشد	پاس
محمد فیض الرحمن	″
محمد اجمل	غیر حاضر
معراج الدین / محمد ضیاء الحق / احمد اللہ	پاس
محمد امام الحق	″
حبیب الرحمن	″
سید قطب الدین	″
جنید احمد	″
محمد اعظم	″
اعجاز اختر	″
عبدالرحیم اول	″
جرجیس اکرم	″
محمد صادق اختر	″
احمد عالم	″
محمد علیم	″
محمد حسنین اختر	″
محمد نذر الاسلام ضمنی	مطالعہ انگریزی
محمد طاہر	پاس
محمد شاہد حسین	″
محمد اسمٰعیل	″
محمد اخلاق الرحمن	″
عبدالرحیم دوم	مترقی
ریاض احمد بیگ	پاس
عبدالحنان	″
محمد جمشید عالم	″
فرحان عقیل	″
نور الدین خاں	مطالبہ دفتر
محمد یوسف	پاس
محمد شاہد	″
اظہر رشید	″

نام طالب علم	نتیجہ
عبدالحفیظ	پاس
محمد نفیس	″
محمد مشتاق عالم	″
تنیف احمد	مترقی
محمد احسان	پاس
سعادت احمد بستوی	″
سید اقبال احمد رحمانی	″
شفیع الرحمن	″
شبر اسحٰق زرگر	″
محمد عین الحق	″
مختار احمد	″
محمد صابر علی	″
شمیم اختر	″
محمد سرور عالم	″
ذبیح اللہ	″
محمد معراج الحق	″
محمد معتصم عالم	″
سعید احمد	″
علی احمد	″
محمد تبریز عالم	″
عبدالقیوم	″
محمد اخلاق الرحمن	″
نثار احمد خاں	″
محمود الحسن	″
نسیم اختر	″
سید شہاب الدین	″
محمد محسن	″
محمد قمر الدین	″
امیر خسرو	″
ذکاء اللہ ضمنی انگریزی	حفظ
عبدالقیوم	مترقی

نام طالب علم	نتیجہ
صغیر احمد	پاس
تبریز احمد	″
محمد سیف الدین	″
حضرت علی	″
اقبال احمد	″
سید محمد سلیمن	″
محمد نثار	مطلوب اعمال السنہ
محمد مبین آصف	پاس
محمد ساجد	″
شعیب اختر	مطالبہ دفتر
محمد منظر حسین	پاس
محمد ساجد خاں	″
مشتاق احمد بٹ	اعمال السنہ مطلوب
محمد ہاشم پانڈے	پاس
احسان احمد	محفوظ
نسیم اختر لاری	پاس
طلحہ احمد	″

عالیہ ثالثہ شریعہ (ب)

نام طالب علم	نتیجہ
محمد نعیم	پاس
محمد خالد	″
مبارک علی	″
شفیق احمد	″
شمس الضحیٰ	″
محمد عمران	″
عبداللہ سعید	″
سید عفان	″
محمد عظمت اللہ	″
محمد اسرافیل	″
عبدالوحید	اعمال السنہ مطلوب
محمد سرفراز	مطالبہ دفتر

نام طالب علم	نتیجہ
احمد ابصار جعفری	پاس
ولی احمد	″
نصیر احمد	مترقی
عنایت اللہ مکتوم	پاس
محمد شہید اللہ	″
ریاض الحسن	″
محمد رضوان دانش	″
مجیب الرحمن	″
محمد احمد	″
تقی احمد	″
ندیم احمد	″
سید محمد حسن	″
خطیب الرحمن	″
محمد منت اللہ	″
محمد عارف	مترقی
سجاد کریم	″
تبریز احمد	اعمال السنہ مطلوب
رفیع اللہ	″
کفیل احمد	مترقی
صغیر احمد	پاس
کبیر احمد	″
محمد بشیر	″
محمد ارشد اللہ خاں	″
افضل حسین غزالی	″
اسعد مرتضیٰ	مترقی
وسیم اکرم	پاس
محمد نثار	″
احسن رضا	″
اعجاز احمد	″
محمد سیف الدین	″
شمس الہدیٰ یحییٰ	″

نام طالب علم	نتیجہ
اظہار احمد	پاس
محمد شاہد اختر	″
ضیاء الحق	″
عبیداللہ ہارون	″
ذکی تنویر ضمنی	حفظ
شعیب اللہ	پاس
محمد ارشد	″
محمد ساجد	″
محمد علی	″
بشیر بٹ	″
محمد شفیق خاں	″
خلیق احمد	″
محمد اشفاق عالم	″
مجیب الرحمن	″
محمد شمس الضحیٰ	″
محمد عطاء اللہ	″
فیض اللہ	″
ابوحذیفہ	″
اصغر محمود	″
محمد سلیمن	″
محمد عادل اقبال	″
آفتاب عالم	″
سید محمد عبداللہ حیدر	″
محمد راشد	″
محمد اظہر	″
فخر عالم	″
محمد لقمان خاں	″
اقبال احمد	″
محمد ارشد	″
محمد مقصود عالم	″
محمد ظہیر	″

نام طالب علم	نتیجہ
محمد فصاحت حسین	پاس
سید زید احمد	″
محمد ایمان ضمنی	حفظ
محمود الحسن	مترقی
محمد شعیب عالم	″
محمد سعید	″
ذبیح اللہ ضمنی	انگریزی
محمد خورشید عالم	پاس
رشدان احمد	″
مظفر حسین	″
محمد نوشاد اختر	″
محمد ذہین	مترقی
حسنین اختر	پاس
محمد علی حسن	مترقی
مجاہد حسین	فیل
انظار احمد	پاس
سمیع اللہ	″
محمد رشید صدیقی ضمنی	انگریزی
محمد رضا انور	فیل
محمد ضیف الرحمن	″

عالیہ ثالثہ شریعہ (ع)

نام طالب علم	نتیجہ
پیران شاہ	پاس
مطلب مترقی	خارج
علی حسین	مترقی
محمد شفیق الرحمن	″
کبیر حسین	موقوف
عبدالرشید	پاس
عبدالعزیز	″
حارث	″
امداد اللہ	″

نام طالب علم	نتیجہ
عبدالسلام	پاس
محمد ہاشم	فیل
امین عبدالوہاب	غیر حاضر
محمد شافعی	پاس
محمد رفیق	″ خارج
اشرف حسین	مترقی
محمد سالم	پاس
محمد جنید	″
محمد ساجد	″
کے ایس نذیر	اعمال السنہ مطلوب
محمد اشرف	پاس
عبدالستار ضمنی	انگریزی
سلمان	″
غلام کبریا	فیل
محمد امین	پاس
ابوبکر بن صالح ضمنی حماسہ	انگریزی
محمد انعام الدین	پاس
احمد حسین	″
ای عبداللطیف	غیر حاضر
جابر بابوانی کروں	پاس

عالیہ ثالثہ (ادب)

نام طالب علم	نتیجہ
محمد افروز عالم	پاس
ابرار الحق	فیل
محمد انعام الحسن	پاس
محمد انیس	″
شاداب عالم	″
محمد رضوان	″
محمد فاروق	فیل
اکرام الحق	فیل
انوار احمد	مترقی

نام طالب علم	نتیجہ
محمد حسین	پاس
محمد رضوان ایوب	غیر حاضر
محمد طیب	مطالبہ
حشمت اللہ ضمنی تفسیر و حماسہ	
حافظ بلال احمد ملی	پاس
نفیس احمد ضمنی حماسہ و حفظ	
مولوی محمد خورشید	پاس
ذبیح اللہ	مترقی
عبدالحنان	پاس
محمد داؤد	″
عطاء الرحمن	″
محمد عمران	″
خالد احمد	″
معین الدین شوکت علی	″
محمد عرفان ضمنی تاریخ جغرافیہ	
محمد علاء الدین	پاس
محمد شمشاد	غیر حاضر
محمد حمزہ سعید	پاس
کمال احمد	موقوف
محمد ہارون	پاس
وسیم احمد	″
نسیم احمد	″
شکیل احمد	″
سعود ظہیر	″
محمد امام الدین	″
محمد معظم امینی	مترقی
ثاقب احمد	پاس
محمد عمران	″
عبدالہادی	غیر حاضر
شمس الدین	مترقی
عبدالصمد	″

نام طالب علم	نتیجہ
سعید الرحمن انصاری	پاس
ابرار احمد	″
محمد عزیز اختر ضمنی	تعبیر حفظ
محمد فاروق اعظم	پاس
حافظ آصف سلیم	″
عبدالرحمن منیشی ضمنی	حفظ
محمد نور الابصار	پاس

مدرسہ نور الاسلام سنسری نیپال

نام طالب علم	نتیجہ
محمد انوار الحق	پاس
عبداللہ	″
محمد طٰس	″
محمد نوشاد عالم	″
محمد نظام الدین	مترقی
محمد نصیر الدین	″
محمد شمیم انصاری	پاس
محمد جمال الدین	″

عالیہ رابعہ شریعہ (الف)

نام طالب علم	نتیجہ
شکیل احمد	پاس
مقصود عالم	″
محمد شاکر	″
سیف الدین	″
شرف الدین	″
عبدالصمد	″
برکات احمد	″
محمد شفیع ڈار	″
عماد الدین	موقوف
محمد ذکر اللہ خاں	پاس
عابد کریم	″
محمد اسلم خاں	″

نام طالب علم	نتیجہ
محمد یحییٰ	پاس
محمد ابرار الحق ناخدا	"
عبد النافع	"
محمد شاہ نواز	"
عبد الرحمٰن نبی محمد ضمنی	مناقشہ
محمد طاہر عمر	پاس
محمد شکیل خاں	"
محمد صادق ایوب	"
سید محمد عطاء الرحمٰن	"
عبد الکریم	"
حفیظ الرحمٰن ضمنی	مطالعہ
رفیع الدین شوکت	پاس
سید راشد علی	"
محمد راحل حسین	"
غلام مصطفیٰ میر	"
مجاہد حسین	"
عبد العظیم	"
محمد ابرار ضمنی	مناقشہ
محمد امداد اللہ	پاس
محمد علاء الدین	"
محمد جاوید عالم	"
ندیم سرور	"
محمد کلیم خاں	"
محمد اظہار عالم	"
محمد ارشد خاں	"
محمد ذاکر عالم	"
محمد ریحان عالم	"
سید صداقت علی	"
محمد اسعد حسین	"
محمد انیس الرحمٰن	"
عظمت اللہ	"
محمد شکیل	"

نام طالب علم	نتیجہ
شعبہ حسنین	پاس
محمد وسیم	"
ابوبکر عبد المتین	"
محمد داؤد اختر	"
نور محمد	"
شفیق الرحمٰن	"
محمد سیف اللہ	"
صغیر احمد غلام محمد	"
عبد الحکیم	"
محمد کامران عزیز	"
ناظم مرتضیٰ	"
محبوب بن اسمٰعیل	"
محمد عمر قریشی	"
ریاض الدین	"
محمد رضوان	"
محمد وصی اختر	ضمنی تفسیر
محمد جہانگیر عالم	پاس
محمد لقمان	"
محمد محامد حسین	"
امام الدین	"
محمد مظہر	"
محمد فاروق	"
جمال احمد رسول احمد	"
اظہر حسین	"
سید نوید اشرف	"
محمد شہیر الحق	"
محمد رمضان گنائی	"
محمد آصف	"
ظہیر عباس	"
شیخ مشتاق احمد	"
محمد شاہد	ضمنی تفسیر

نام طالب علم	نتیجہ
محمد راشد	پاس
محمد سعید اللہ	"
پرویز حیات	"
عبد الرشید شاہ	"
محمد سہراب عالم	"
جنید	"
محمد اسعد عالم ۔	ماخوذ
محمد اسلام	پاس
عبد الوحید	"
محمد اکبر میر	"
محمد اویس	ضمنی اعمال السنۃ
محمد انظار عالم	پاس
سرور علی	"
نیفان ظفر ضمنی ۳۱	"

عالیہ رابعہ شرعیہ (ب)

نام طالب علم	نتیجہ
سفیر احمد	پاس
اظہار احمد فاروقی	"
محمد معروف	"
محمد طارق کانپوری	"
نعمان احمد	"
عبد اللہ جاوید	"
محمد رشید اختر	"
محمد ارشاد	"
محمد عمر ناصحی	"
شکیل احمد	ضمنی مطالعہ
جاوید اختر	پاس
محمد ایوب شافعی	مطالبہ
عبد السمیع	پاس
عمید الزمان	"
محمد آصف	مطالبہ دفتر

نام طالب علم	نتیجہ
شکیل احمد	پاس
محمد مقصود	"
محمد حسن	"
فضیل احمد	"
امتیاز احمد	"
ظہیر احمد فاروقی	"
نظام الدین	"
محمد اشرف خاں	"
وصی الرحمٰن	"
ظہیر احمد	"
محمد سہیل	"
محمد مدثر عبد الصمد	"
ذو الفقار جمشید	"
تحسین احمد	"
محمد عمران یونس	"
ذو الفقار علی ضمنی	مطالعہ
غفران احمد ضمنی	مطالعہ، تعبیر
محمد اظہر عالم	پاس
احمد حافظ غلام سرور	"
محمد افروز عالم	"
محمد افضل سعید	"
سہیل احمد	"
سعید ابوذر ۔ ضمنی	مطالعہ
کاشف شمسی	پاس
محمد انظار الاسلام	"
محمد نظام الدین	"
صہیب احمد صوفی	"
فیضان احمد مبین	"
محمد زبیر عالم	"
سرفراز احمد	"
محمد شجاعت	"

نام طالب علم	نتیجہ
وصی اللہ خاں	پاس
محمد صالح ظفر	"
محمد سرور عالم	"
فاروق احمد رشی	"
عبد الرب	"
محمد نفیس سیتاپوری	"
محمد عبد اللہ الیاس	موقوف
تنویر احمد ضمنی	مناقشہ
محمد سمیع الدین	پاس
محمد خالد	"
حیات الرحمٰن	"
محمد راغب علی ضمنی	مطالعہ
محمد شفیق الرحمٰن	پاس
محمد فیضان احمد	"
محمد نور الہدیٰ	غیر حاضر
محمد اختر	پاس
محمد مسعود عالم	"
مبشر احمد	"
ابو السلام	"
محفوظ عارف	"
جمال احمد توفیق	"
محمد اظہار الحق	"
محمد شمیم اختر	"
محمد ابراہیم	"
احتشام الحق	"
جمال احمد	"
شیخ حذیفہ	"
محمد علی	"
محمد مقصود عالم	"
طارق فاروقی	موقوف
محمد نفیس عبد الرب	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
محمد رئیس	پاس
مقصود خاں	"
عادل اقبال	"
نجم حسن منتظر	"
عبد الشافی	"
محمد شمیم	"
محمد شمیم عالم	"
محمد دلشاد	"
محمد ابرار الحق	"
محمد ظفر کلیم	"
احمد رحمانی	"
ارشد حسین	"
وسیم احمد ضمنی ۱۴۲۱ھ / ۲۰۰۱ء	"

عالیہ رابعہ شرعیہ (ج)

نام طالب علم	نتیجہ
مزمل حسین ضمنی	مطالعہ
محبوب الرحمٰن	موقوف
ابو الکلام عبد الواحد	پاس
محمد عبید اللہ	"
عرفان احمد	"
محمد ثناء اللہ نیپالی	"
منور علی	موقوف
محمد آصف الحسنین	پاس
اکبر علی ثناء اللہ	"
محمد شاہ نظر	"
محمد اطہر صابر	"
حفیظ اللہ	"
عبد المتین بھٹکلی	"
نور الاسلام	"
عبد الرحیم	"
سید عطاء اللہ	"

نام طالب علم	نتیجہ
صداقت حسین	پاس
سید کرامت حسین	"
مغفور احمد	موقوف
آفتاب عالم	موقوف
محمد احمد	پاس
سید محمد عرفان ضمنی	مناقشہ
عبد اللہ عبد الملک	پاس
محمد نسیم اختر	"
محمد ارقم	"
مسیح الزماں خلیق	"
ابو صالح	"
محمد پرویز عالم	"
عبد المغنی	"
محمد اخلد	"
محمد ابرار عالم	"
محمد ضیاء اللہ	"
شمس تبریز	"
قمر اللہ	"
ارشاد احمد	"
رمضان علی	"
محمد میاں صدیقی	"
محمد معراج خان	"
عارف عبد اللہ	"
محمد برہان	"
خرم علی شہزاد	"
حمید الدین	"
سید محمد طارق	"
محمد شفیق	"
حسنین احمد	"
مشتاق احمد	"
محمد صادق اختر	"

نام طالب علم	نتیجہ
شوکت احمد شاہ	پاس
منیر اعظم	"
محمد نظام الدین	"
محمد سلیم	"
مشتاق احمد اعمال السنۃ مطلوب	
محمد نجم الدین	پاس
شیخ وزیر عالم	"
محمد ناصر الدین	"
محمد شہید الاسلام	"
محمد یوسف بیگ	"
فہیم راشدی	"
محمد عارف اشتیاق	مطالبہ دفتر
محمد نسیم اختر	پاس
محمد سلیم	"
ابو الحسن	"
محمد مبشر عالم	"
محمد آصف اقبال	"
عبد العلیم	"
عبد الرحمٰن عبد الحکیم	"
محمد کلام	"
محمد ذو الفقار	"
محمد ہاشم	"
جاوید اقبال	"
محمد معروف خاں	"
یار محمد	"
محمد مہدی حسن	"
گلزار احمد	"
محمد یونس اختر	"
محمد سالم	مطالبہ دفتر
محمد شفیع	پاس
عارف علی	"

نام طالب علم	نتیجہ
علیم اللہ	پاس
محمد قمر الہدیٰ اعمال السنۃ مطلوب	
محمد کلیم الدین	پاس
محمد صلاح الدین	"
قنطار الاسلام	"
ظفیر الحسن	"
محمد ندیم اختر	"
محمد معین الدین	"

عالیہ رابعہ شرعیہ (ا)

نام طالب علم	نتیجہ
عبد الرشید	پاس
محمد ارشاد عالم	"
شبیر حسین	"
فرہاد احمد ڈار	"
ظریف احمد	"
محمد پرویز عالم	"
محمد حسام عبد الحکیم	"
محمد اسعد رضا	"
ایاز احمد	"
طفیل احمد	"
آفتاب عالم انوار الحسن	"
عبد الرحمٰن	"
عبد اللہ اسحٰق	"
ہبۃ اللہ	"
آفتاب عالم ضمنی	مناقشہ
سلمان اختر	پاس
سمیع الرحمٰن	"
محمد مامون اختر	"
محمد اعظم خاں	"
ابوبکر ضمنی ادب عربی	مطالعہ
احسن الاعظم ضمنی	ترمذی

نام طالب علم	نتیجہ
نسیم احمد	پاس
محمد محمود الحق اعمال السنۃ مطلوب	
محمد عرفان ضمنی	مناقشہ
محمد شفیع اللہ اعمال السنۃ مطلوب	
محمد طارق	پاس
محمد ایوب ضمنی	ادب عربی
محمد ثاقب	پاس
محمد عمران جمال الدین	"
محمد مسعود عارف ضمنی	ادب عربی
سید محمد شارق حسنی	پاس
مسعود عالم محبوب	"
محمد ابو شحمہ	"
منظہر الحق ضمنی	مطالعہ
امتیاز عالم	پاس
ساجد غفران	"
محمد نور الدین	"
میر شیخ اعجاز	"
شمس احمد	"
عبید الرحمٰن	"
نثار احمد	"
مجاہد اسلام	"
نسیم انصاری	"
عبد الغنی	"
محمد اعظم	"
ابو البیان ضمنی	ادب عربی
اشتیاق احمد	غیر حاضر
محمد عامر	پاس
محمد قمر عالم	"
محمد وسیم	"
محمد مظاہر الاسلام	"
عزیر اختر	"

نام طالب علم	نتیجہ
علی حسین	پاس
محمد ہمایوں رشید	"
نور الہدیٰ	"
عبد السلام	"
عبد اللہ یوسف	"
محمد مسعود عالم ضمنی	ادب عربی
عبد الہادی	پاس
شریف الاسلام	"
محمد عمران خاں	"
محمد اشرف ڈار	"
محمد یوسف عزیز	"
محمد رفیق الاسلام	"
محمد ارشد	"
محمد مرشد عالم	"
عبد العزیز لداخی	"
محمد عمر ضمنی	ادب عربی
سجاد انصاری "	"
محمد ریاض الدین	غیر حاضر
عبد الصمد	پاس
رضوان الدین	"
عبد الشکور کریم	"
محمد ریان	"
محمد نظام الدین ضمنی ادب عربی	مطالعہ
محمد وقار	پاس
ریاض احمد	"
محمد قیام الدین ضمنی	ادب عربی
محمد سرور عالم	پاس

عالیہ رابعہ (ع)

نام طالب علم	نتیجہ
مرتضیٰ ابو یوسف ضمنی	ترمذی
عبد الرحمٰن	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
عبد الحکیم کے کے	پاس
محمد شبیر ضمنی	انگریزی
عبد الرزاق "	(ادب عربی)
ایم کے محمد اقبال	پاس
بدر الزماں	"
شوکت علی ضمنی	انگریزی
کے ایچ محمد حبیب	پاس۔ خارج
کے عمر	پاس
محمد اسمٰعیل	"
عبد الناصر ضمنی	مطالعہ
تنویر احمد	پاس
عبد الناصر اے ایم	"
وی پی محمد جاشر	"
وی اے اسحٰق	"
سید سراج الدین ضمنی	ترمذی
محمد یونس علی	پاس
سالم	فیل
نوشاد عالم	پاس
بشیر احمد میر	"
سیری راملی	"
اشعری	"
سوبھا بیکخان	"
عز الدین	"
ایس محمد انصاری	"
منظور احمد لداخی	"
محمد شافعی ابراہیم	"
محمد عادل	فیل
محمد سجاد احمد خاں ضمنی	انگریزی
محمد اسمٰعیل حسینی (منتسب)	پاس
محمد شبیر یار (منتسب)	"
مخلص زمزمی	"
عبید الرحمٰن	فیل
ابراہیم سلام	"
عبد الرشید	"

نام طالب علم	نتیجہ
درجہ عالیہ رابعہ شریعہ شاخ دارالعلوم ندوۃ العلماء	
تاج المساجد بھوپال	
محمد اسرار	پاس
محمد مبارک	"
محمد عمران	"
محمد شمیم	ضمنی ادب عربی
محمد اسرائیل	موقوف
محمد نفیس	"
سید عامر انور	پاس
سید ناصر علی ضمنی تعبیر، ادب عربی	
جامعہ اسلامیہ اعظم گڈھ	
محمد انظر	پاس
محمد منت اللہ	"
محمد عبید اللہ	ضمنی بخاری
شہاب الدین	" ادب عربی
احمد حسین	پاس
محمد عرفان	"
حقیق الرحمن ضمنی، ترمذی، بخاری	
محمد الیاس	"
ابوعبیدہ	پاس
جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم اورنگ آباد (مہاراشٹر)	
شیخ نثار	پاس
شیخ مخدوم	"
نصیب بیگ	"
محمد یونس	"
محمد عمران	"
مشتاق احمد	"
سید ایوب	"

نام طالب علم	نتیجہ
عبدالغفار	پاس
زبیب احمد	"
محمد قمر الدین	"
حسان احمد	"
عبدالواحد	"
عبدالعلیم	"
میر اکرم علی	"
جنید احمد	"
جامعہ اسلامیہ بھٹکل کرناٹک	
فیروز عبداللہ	پاس
صابر علی اکبر	"
حسین شبیر	"
محمد میران زین الدین	"
عبدالماجد	ضمنی ترمذی
ابوبکر	پاس
محمد مدثر	"
سید ریان	"
شیخ منصور	"
ہدایت اللہ	"
نائطے محمد میراں	"
سید محمد مبشر	"
محمد میراں ارشد ضمنی	ادب عربی
محمد عیم	پاس
عبدالقادر سلطان	"
عفان عبدالغفور	"
الطاف حسین	"
حسن بن عبدالرحمن	"
محمد فضل الرحمن	"
محمد صدیق ضمنی	ادب عربی انگریزی
—	

نام طالب علم	نتیجہ
عالیہ رابعہ ادب	
محمد بلال	پاس
رشید الرشید احمد ضمنی	اعمال السنۃ
شمس الحق	پاس
محمد سعید	"
سی ابوبکر صدیق	"
اشفاق حسین	"
عبدالہادی	"
عبدالمنان	"
فیروز احمد	"
محمد خورشید عالم	ضمنی مطالعہ
معین الدین خاں	پاس
محمد امجد	"
محمد نور الزماں	"
محمد نسیم اختر بستوی	"
محمد اکرام	"
محمد مبشر علی	ضمنی مطالعہ
اشتیاق احمد	پاس
نسیم عالم	"
محمد ابراہیم	ضمنی مطالعہ
محمد یعقوب	ضمنی مطالعہ
عبیداللہ	موقوف
عبدالقادر	ضمنی مطالعہ
محمد راحت حسین	فیل
محمد توقیر عالم ضمنی	تفسیر، تاریخ
احمد اللہ	پاس
مطلوب الرحمن	"
مزمل الرحمن	مطالعہ دفتر
حقیق الرحمن	پاس
علیا اولیٰ شریعہ	
محمد امجد خاں	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
محمد ممتاز	پاس
محمد امجد	"
محمد زبیر خاں	"
محمد علی	محفوظ
عبیداللہ	"
سید محمد طاہر علی	"
محمد نجم الدین انصاری	"
مشتاق احمد	پاس
مدثر محتشم	"
جمیل احمد	"
محمد ابراہیم	"
محمد سعید	"
محمد عمران	محفوظ
اسمٰعیل انجم گنگاولی	پاس
محمد عمر ضمنی	تعبیر
محمد اکرام الدین	پاس
آصف اقبال	مطالعہ مجلس
محمد یامین حسین	پاس
محمد سعود	"
شیخ ذاکر	"
محمد حبیب	"
محمد عوف	مترقی
نثار احمد	پاس
نسیم اختر	"
عنایت اللہ دوانی	"
محمد حسنین اختر	"
محمد لقمان	"
محمد خالد	"
ارشاد خاں	"
محمد شاکر	"
شکیل احمد	"

نام طالب علم	نتیجہ
محمد حسنین	غیر حاضر
خلیل احمد	پاس
عبدالوحید	"
عبدالعلیم مطالعہ	مجلس
ابوشمامہ نعمانی ضمنی	مطالعہ
ابوسفیان اعظمی	پاس
منیر احمد	"
بلال مدثر حسن	"
محمد سلمان سفیان	"
محمد شہاب الدین	"
عرفان اللہ	"
محمد طالب	"
نیاض احمد دامدا	"
محمد اعجاز	"
عبدالقدوس	"
شیخ طاہر	"
شعیب احسن اعظمی	"
محمد سراج	"
جمال الدین	"
محمد صغیر خاں	"
محمد عادل	"
حافظ سید غوث	"
محمد انصار	"
محمد نفیس خاں	"
سید منور حسین	غیر حاضر
محمد عباد الحق	پاس
محمد ممتاز احمد	"
سجاد ذکی	غیر حاضر
نیاز احمد	محفوظ
محمد اسعد	پاس
محمد شکیل نثار	"

نام طالب علم	نتیجہ
سید نسیم الحق	پاس
اعجاز احمد	"
معصوم عالم	"
عبدالخالق	"
شیخ احتشام الدین	"
فخر الدین	"
محمد شاہد	محفوظ
محمد زاہد ضمنی مادۂ اختصاص	
محمد سخاوت حسین	غیر حاضر
محمد طاہر اعظمی	پاس
نبیل انجم	"
محمد ضیاء الحق	"
مشتاق احمد	"
مختار احمد	"
محمد خلیل الرحمن	"
محمد حسین	"
محمد شعور	"
مزمل احمد	"
سفیان حسان	"
سراج الدین	"
محمد خالد فراہی	"
حبیب اللہ	"
غلام ربانی	"
عبدالعلیم	"
محمد بن حافظ غلام رسول	"
محمد نعیم الدین خاں	مترقی
آصف انظار	پاس
علیا ثانیہ ادب	
محمد مبارک حسین ضمنی بخاری اول علم النفس	
عبداللہ سلطان	محفوظ
محمد اصغر ضمنی بخاری اول	

نام طالب علم	نتیجہ
علیا ثانیہ ادب	
مشتاق احمد ضمنی بخاری اول و مناقشہ	
محمد نعیر زمزمی ضمنی معلقات	
جہانگیر کشمیری	محفوظ
نعیم الحسن ضمنی	علم النفس
عدنان ضمنی مناقشہ	
علیا اولیٰ ادب	
محمد ادریس	پاس
ابرار احمد ضمنی تعبیر	مطالعہ
غفران اسعد ضمنی	تعبیر
نجیب اللہ	پاس
حبیب الرحمن	مطالعہ
محمد مصطفیٰ	پاس
ندیم احمد	"
محمد نفیس خاں	"
راشد جمال	"
عمر فاروق	"
عبدالخالق کامل	"
رضوان اللہ	"
محمد زاہد حسین	غیر حاضر
محمد فیروز عالم	پاس
محمد ارشاد	فیل
محمد ذاکر حسین	پاس
محمد منت اللہ صدیقی	فیل
رحمت اللہ عارفی	پاس
محمد فرمان	"
حبیب الرحمن	مطالعہ دفتر
محمد احمد	پاس
محمد جہانگیر	"
محمد اخلاق	"

نام طالب علم	نتیجہ
محمد نثار عالم	پاس
فخر الدین صدیقی ضمنی	تعبیر
جریج عالم	مترقی
محمد ابوالوفاء ضمنی	تعبیر
تنویر احمد	محفوظ
محمد مرغوب الرحمن	مترقی
محمد احمد	پاس
صفی الرحمن ضمنی	تعبیر، مطالعہ
جمال الدین	پاس
عبدالرحمن	مترقی
محمد سلمان قریشی	پاس
محمد یوسف خضر ضمنی	تعبیر
محمد فیصل ضمنی	تعبیر مطالعہ
محمد معراج عالم	پاس
محمد وصی اختر	"
محمد طارق ایوبی	محفوظ
محمد محبوب رحمانی	"
خصوصی اول	
آصف سعید	مطالعہ دفتر
عثمان نصر	پاس
فضیل احمد	غیر حاضر
محمد حسن	پاس
محمد نور سلیم	"
سجاد احمد راتھر	"
سلمان طیبی	"
محمد طاہر احسان	"
عاشق حسین شیخ	مطالعہ مجلس
ارشد حسین ڈار	پاس
محمد سید سجاد	"
فیاض احمد ملک	مترقی

نام طالب علم	نتیجہ
محمد عبدالوحید ضمنی القراءۃ الراشدہ	
صدیق اکبر	پاس
سعود رسول میر	"
عابد حسین	"
افتخار حسین	"
محمد الیاس حسن	"
ماربد بدیوسوہ	غیر حاضر
محمد امتیاز حسین	پاس
محمد وحید الرحمن	"
یوم کھائی بان	"
محمد شہیر احمد	"
ارواق شاہ یحییٰ	غیر حاضر
محمد اسمٰعیل لائق	پاس
مدثر احمد بٹ	غیر حاضر
خالد کمال بٹ	پاس
سید منیر احمد	"
ریاض احمد پنڈت	پاس
محمد اصلاح الدین	"
محمد شفیع شاہ	"
ابوالکلام	مطالعہ دفتر
عمران احمد انصاری	پاس
محمد حکیم	"
محمد محفوظ	"
انجم فراز	مطالعہ دفتر
انضول یحییٰ ضمنی القراءۃ الراشدہ، قصص	
خصوصی ثانی	
مومن جلیس	پاس
محمد مذکر	"
فیاض	"
محمد ساجد خاں	"

نام طالب علم	نتیجہ
احتشام محسن	پاس
شاہد حسن	"
محمد انصار لبابے	"
دلشاد علے	"
مبین	"
ویرات دھالی	فیل
محمد عظمت خاں ضمنی النحو الواضح	
محمد توصیف تمام	پاس
محمد فضل کریم	"
محمد اسلم الداخی	مترقی
عثمان عرفان	پاس
سنتی محمد	فیل
ظہور احمد راتھر	مطالعہ مجلس
محمد حسین	پاس
حافظ الیس مزمل	مترقی
محمد طارق	فیل
اسلم خلیل	پاس
نجیب الرحمن نعمانی	"
قریشہ	"
علیا ثانیہ شریعہ	
سید عبدالنافع ضمنی فصول ادبیہ	
سید مظہر حسین، مادۂ اختصاص	
محمد انس ضمنی بخاری دوم، حجۃ اللہ	
عبدالرحیم ضمنی احکام القرآن	
خصوصی ثالث	
محمد امتیاز الحق	پاس
محمد عبدالنور	"
سید محمد مکی	"
سید فرحان واجد	"

نام طالب علم	نتیجہ
محمد عمران	پاس
فرقان احمد	"
محمد میزان الرحمن	"
نعیم الدین شیخ	"
محمد نعیم الدین	"
غلام محی الدین ملک	"
خالد کابیل خام	"
ابوالفضل انصاری	"
شہنواز احمد	"
سمیع الرحمن	"
محمد اطہر	"
کوثر ندیم	"
الطاف حسین شیخ	"
سید اسرار	مطالعہ دفتر
عبدالوہاب خارج	پاس
محمد منیر	"
صدر عالم	"
معراج الدین پرہ	"
محمد صلاح الدین	"
ضیاء الحق	"
عبدالرحمن	غیر حاضر
شوکت احمد صوفی	پاس
محمد شمیر	"
عبید احمد	"
ایم ایچ محمد یحییٰ	"
محمد اقبال بٹ	"
انصاری سہیل احمد	"
عمر بن محمد	"
عبداللہ بن زید	مطالعہ دفتر
یونس عبدالسلام محمد	محفوظ
احمد کبیر رفاعی	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
محمد عبدالحق	پاس
محمد سیوملی	"
محمد رحیم	"
معہد الدعوۃ	
عبدالرشید	پاس
محمد مسلم	"
محمد شاہنواز عالم	"
شمیم حفیظ	"
رافت محمود	"
تدریب افتاء	
محمد عتیق ضمنی جواہر الفقہ	
محمد نصر اللہ	پاس
عبدالسلام ضمنی جواہر الفقہ	
مدرسہ سید احمد شہید کٹولی احمد آباد	
محمد کفایت اللہ	پاس
محمد ذوق	"
محمد انصار	"
سراج احمد	"
غلام ربانی	"
محمد ربیع الرحمن	"
محمد باقر	"
محمد مجاہد الاسلام	"
محمد صلاح الدین	"
ضمیر عارف	"
محمد سراج العین	"
محمد نصیر الدین	"

CALENDER

2002 ۲۳-۱۴۲۲ھ

TAMEER-E-HAYAT تعمیر حیات

JANUARY — شوال المکرم - ذی القعدہ

Days					
SUN		6 ۲۱	13 ۲۸	20 ۵	27 ۱۲
MON		7 ۲۲	14 ۲۹	21 ۶	28 ۱۳
TUE	1 ۱۶	8 ۲۳	15 ۳۰	22 ۷	29 ۱۴
WED	2 ۱۷	9 ۲۴	16 [ذی القعدہ]	23 ۸	30 ۱۵
THU	3 ۱۸	10 ۲۵	17 ۲	24 ۹	31 ۱۶
FRI	4 ۱۹	11 ۲۶	18 ۳	25 ۱۰	
SAT	5 ۲۰	12 ۲۷	19 ۴	26 ۱۱	

FEBRUARY — ذی القعدہ - ذی الحجہ

Days					
SUN		3 ۱۹	10 ۲۶	17 ۳	24 ۱۰
MON		4 ۲۰	11 ۲۷	18 ۴	25 ۱۱
TUE		5 ۲۱	12 ۲۸	19 ۵	26 ۱۲
WED		6 ۲۲	13 ۲۹	20 ۶	27 ۱۳
THU		7 ۲۳	14 ۳۰	21 ۷	28 ۱۴
FRI	1 ۱۷	8 ۲۴	15 [ذی الحجہ]	22 ۸	
SAT	2 ۱۸	9 ۲۵	16 ۲	23 ۹	

MARCH — ذی الحجہ - محرم الحرام

Days					
SUN	31 ۱۶	3 ۱۷	10 ۲۴	17 ۲	24 ۹
MON		4 ۱۸	11 ۲۵	18 ۳	25 ۱۰
TUE		5 ۱۹	12 ۲۶	19 ۴	26 ۱۱
WED		6 ۲۰	13 ۲۷	20 ۵	27 ۱۲
THU		7 ۲۱	14 ۲۸	21 ۶	28 ۱۳
FRI	1 ۱۵	8 ۲۲	15 ۲۹	22 ۷	29 ۱۴
SAT	2 ۱۶	9 ۲۳	16 [محرم]	23 ۸	30 ۱۵

APRIL — محرم الحرام - صفر

Days					
SUN		7 ۲۳	14 ۳۰	21 ۷	28 ۱۴
MON	1 ۱۷	8 ۲۴	15 ۱	22 ۸	29 ۱۵
TUE	2 ۱۸	9 ۲۵	16 ۲	23 ۹	30 ۱۶
WED	3 ۱۹	10 ۲۶	17 ۳	24 ۱۰	
THU	4 ۲۰	11 ۲۷	18 ۴	25 ۱۱	
FRI	5 ۲۱	12 ۲۸	19 ۵	26 ۱۲	
SAT	6 ۲۲	13 ۲۹	20 ۶	27 ۱۳	

MAY — صفر - ربیع الاول

Days					
SUN		5 ۲۱	12 ۲۸	19 ۶	26 ۱۳
MON		6 ۲۲	13 ۲۹	20 ۷	27 ۱۴
TUE		7 ۲۳	14 [ربیع الاول]	21 ۸	28 ۱۵
WED	1 ۱۷	8 ۲۴	15 ۲	22 ۹	29 ۱۶
THU	2 ۱۸	9 ۲۵	16 ۳	23 ۱۰	30 ۱۷
FRI	3 ۱۹	10 ۲۶	17 ۴	24 ۱۱	31 ۱۸
SAT	4 ۲۰	11 ۲۷	18 ۵	25 ۱۲	

JUNE — ربیع الاول - ربیع الثانی

Days					
SUN	30 ۱۸	2 ۲۰	9 ۲۷	16 ۴	23 ۱۱
MON		3 ۲۱	10 ۲۸	17 ۵	24 ۱۲
TUE		4 ۲۲	11 ۲۹	18 ۶	25 ۱۳
WED		5 ۲۳	12 ۳۰	19 ۷	26 ۱۴
THU		6 ۲۴	13 [ربیع الثانی]	20 ۸	27 ۱۵
FRI		7 ۲۵	14 ۲	21 ۹	28 ۱۶
SAT	1 ۱۹	8 ۲۶	15 ۳	22 ۱۰	29 ۱۷

JULY — ربیع الثانی - جمادی الاول

Days					
SUN		7 ۲۵	14 ۳	21 ۱۰	28 ۱۷
MON	1 ۱۹	8 ۲۶	15 ۴	22 ۱۱	29 ۱۸
TUE	2 ۲۰	9 ۲۷	16 ۵	23 ۱۲	30 ۱۹
WED	3 ۲۱	10 ۲۸	17 ۶	24 ۱۳	31 ۲۰
THU	4 ۲۲	11 ۲۹	18 ۷	25 ۱۴	
FRI	5 ۲۳	12 [جمادی الاول]	19 ۸	26 ۱۵	
SAT	6 ۲۴	13 ۲	20 ۹	27 ۱۶	

AUGUST — جمادی الاول - جمادی الثانی

Days					
SUN		4 ۲۴	11 [جمادی الثانی]	18 ۸	25 ۱۵
MON		5 ۲۵	12 ۲	19 ۹	26 ۱۶
TUE		6 ۲۶	13 ۳	20 ۱۰	27 ۱۷
WED		7 ۲۷	14 ۴	21 ۱۱	28 ۱۸
THU	1 ۲۱	8 ۲۸	15 ۵	22 ۱۲	29 ۱۹
FRI	2 ۲۲	9 ۲۹	16 ۶	23 ۱۳	30 ۲۰
SAT	3 ۲۳	10 ۳۰	17 ۷	24 ۱۴	31 ۲۱

SEPTEMBER — جمادی الثانی - رجب المرجب

Days					
SUN	1 ۲۲	8 ۲۹	15 ۷	22 ۱۴	29 ۲۱
MON	2 ۲۳	9 [رجب]	16 ۸	23 ۱۵	30 ۲۲
TUE	3 ۲۴	10 ۲	17 ۹	24 ۱۶	
WED	4 ۲۵	11 ۳	18 ۱۰	25 ۱۷	
THU	5 ۲۶	12 ۴	19 ۱۱	26 ۱۸	
FRI	6 ۲۷	13 ۵	20 ۱۲	27 ۱۹	
SAT	7 ۲۸	14 ۶	21 ۱۳	28 ۲۰	

OCTOBER — رجب المرجب - شعبان المعظم

Days					
SUN		6 ۲۸	13 ۵	20 ۱۲	27 ۱۹
MON		7 ۲۹	14 ۶	21 ۱۳	28 ۲۰
TUE	1 ۲۳	8 ۳۰	15 ۷	22 ۱۴	29 ۲۱
WED	2 ۲۴	9 [شعبان]	16 ۸	23 ۱۵	30 ۲۲
THU	3 ۲۵	10 ۲	17 ۹	24 ۱۶	31 ۲۳
FRI	4 ۲۶	11 ۳	18 ۱۰	25 ۱۷	
SAT	5 ۲۷	12 ۴	19 ۱۱	26 ۱۸	

NOVEMBER — شعبان المعظم - رمضان المبارک

Days					
SUN		3 ۲۶	10 ۴	17 ۱۱	24 ۱۸
MON		4 ۲۷	11 ۵	18 ۱۲	25 ۱۹
TUE		5 ۲۸	12 ۶	19 ۱۳	26 ۲۰
WED		6 ۲۹	13 ۷	20 ۱۴	27 ۲۱
THU		7 [رمضان]	14 ۸	21 ۱۵	28 ۲۲
FRI	1 ۲۴	8 ۲	15 ۹	22 ۱۶	29 ۲۳
SAT	2 ۲۵	9 ۳	16 ۱۰	23 ۱۷	30 ۲۴

DECEMBER — رمضان المبارک - شوال المکرم

Days					
SUN	1 ۲۵	8 ۲	15 ۹	22 ۱۶	29 ۲۳
MON	2 ۲۶	9 ۳	16 ۱۰	23 ۱۷	30 ۲۴
TUE	3 ۲۷	10 ۴	17 ۱۱	24 ۱۸	31 ۲۵
WED	4 ۲۸	11 ۵	18 ۱۲	25 ۱۹	
THU	5 ۲۹	12 ۶	19 ۱۳	26 ۲۰	
FRI	6 ۳۰	13 ۷	20 ۱۴	27 ۲۱	
SAT	7 [شوال]	14 ۸	21 ۱۵	28 ۲۲	

Designed by : Millenium Computer Centre, Daliganj, Lko

نام طالب علم	نتیجہ
دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ جودھپور درجہ عالیہ ثانیہ	
محمد محی الدین	پاس
ایوب غوری	"
محمد مشتاق عالم	"
محمد ذاکر حسین	محفوظ
محمد ضیاء	مترقی
درجہ عالیہ ثانیہ شاخ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ	
جامعۃ الامام ولی اللہ منظور نگر پھلت	
محمد یعقوب	پاس
محمد ساجد حسین	"
جمیل احمد	"
محمد شعیب عالم	"
محمد علی جوہر	"
محمد اسلم	"
ذبیح الرحمٰن	"
مدرسہ عربیہ انوار العلوم اورنگ آباد	
محمد صابر	ناکام
محمد امین	ناکام
شیخ وزیر ضمنی مختارات، انگریزی	
شیخ عنایت	محفوظ
مدرسہ دارالتعلیم والصنعت جاجمئو کانپور	
انوار عالم	پاس
محبوب عالم	"
محمد پرویز عالم	"
محمد مصور عالم	"
محمد احسان حیدر	"

نام طالب علم	نتیجہ
ابوبکر	پاس
عتیق عالم	"
محمد روشن ضمیر	"
محمد منیر اسلام	مترقی
حبیب اللہ خاں	پاس
محمد احمد خاں	"
محمد کلیم الحق	"
رسول احمد	"
رازی ظفر	"
مدرسہ فلاح المسلمین امین نگر رائے بریلی	
نجیب اللہ ضمنی مطالعہ حفظ	
محمد آصف اقبال نجمی	پاس
جنید عادل	"
محمد انور	"
نفیس احمد	محفوظ
سطیع الرحمٰن	مترقی
حسین احمد	پاس
محمد اسحٰق	"
انوار احمد	"
مستفیض الحق	"
سید ثناء اللہ	"
مشتاق احمد خاں	"
شبیر احمد ضمنی مختارات، حفظ	
کونین اختر	پاس
شکیل احمد	"
محمد روح القدس	"
محمد یوسف خاں	محفوظ
عبدالمتین	پاس
مدرسہ عالیہ عرفانیہ لکھنؤ	
عبدالسلام	ناکام

نام طالب علم	نتیجہ
محمد افتخار حسن	پاس
ارشاد احمد	ناکام
محمد عطاء الرحمٰن	پاس
محمد اجمل ضمنی ہدایہ، مختارات	
محمد مقیم دانش	پاس
لئیق احمد	فیل
اعجاز احمد	مترقی
محمد نفیس الدین	فیل
محمد عنایت اللہ	پاس
محمد کلیم عالم	"
عقیل احمد	فیل
محمد ایوب	"
محمد دلشاد احمد	پاس
محمد عمران الحق	مترقی
محمد سیف اللہ	پاس
رضوان احمد	"
محمد الیاس ضمنی مختارات مطالعہ	
شمیم احمد	مترقی
حامد عبداللہ	فیل
مجیب الرحمٰن ضمنی مختارات، انگریزی	
محمد مصطفیٰ	فیل
محمد فیروز عالم	پاس
عبدالحاکم نعمانی	فیل
محمد نصیر الدین	"
محمد وصی اختر	مترقی
محمد اسحٰق	پاس
حفظ الرحمٰن اعظمی	فیل
اختر حسین ضمنی	انگریزی
محمد نثار احمد	پاس
محمد عرفان	"
سید زبیر احمد	فیل

نام طالب علم	نتیجہ
اسرار احمد	فیل
جمال اختر	"
محمد شاہجہاں	پاس
ہادی محمد اعظم	فیل
محمد انتصار الحق	مترقی
محمد اکرام الحق	پاس
عبدالکریم ضمنی انگریزی	
احتشام یزدانی	پاس
محمد منصور حسین	مترقی
محمد تنویر عالم	پاس
محمد ساجد حسن	"
محمد سہیل	"
معین الدین	مترقی
محمد ذکر اللہ	فیل
محمد ثناء اللہ ضمنی	حفظ
محمد سمیر الدین	پاس
عبدالبدیع	فیل
محمد اکرام الحق	مترقی
عارف ذبیح اللہ	"
محمد منار الحق	پاس
افتخار احسن	مترقی
رحمت عالم	"
محمد مبشر احسن	پاس
محمد ابوالکلام ضمنی انگریزی	
محمد انور علی	مترقی
محمد عارف	فیل
مفیض الرحمٰن ضمنی مختارات	
حبیب عالم	مترقی
محمد عنایت اللہ ضمنی انگریزی	
محمد شمیم اختر ضمنی انگریزی، تعبیر	
رحمت علی	پاس

نام طالب علم	نتیجہ
مدرسہ ضیاء العلوم رائے بریلی	
ہدایت اللہ اعظمی	پاس
سید اسامہ امین	"
محمد منظر عقیل ضمنی انگریزی	
نعیم اختر	پاس
محمد حفاظ الدین نیپالی	"
محمد عارف ضمنی ہدایہ مختارات	
سہیل احمد	پاس
شکیل احمد	"
عبدالمجیب	"
عبدالمعید	"
محمد منصور	"
عبدالرشید	مترقی
محمد مشتاق	پاس
صدر الانصاری	"
سید محمد زاہد حسین	"
نسیم الریاض	"
سید احمد اللہ	"
محمد سیف اللہ	"

مدرسہ دینیہ غازی پور

نام طالب علم	نتیجہ	نام طالب علم	نتیجہ
شفیق الرحمٰن	فیل	شفیق عالم	[illegible]
عتیق احمد	مترقی	مبارک اللہ	[illegible]
وصی اللہ	پاس	امجد حسین	[illegible]
صفی اللہ	محفوظ	محمد مستقیم خاں	[illegible]

نام طالب علم	نتیجہ
آدم علی	پاس
محمد ابصار	"
محمد علی بھٹکلی	"
معراج الحسن کاندھلوی	"
محمد مناظر احسن	"
محمد فیصل صدیقی	"
انظر حسین دانی	"
قاضی محمد شارق	"
سید محمد مشتاق قادری	"
ابراہیم فاروق	نام خارج
محمد خالد	مترقی
تجمل حسین	[illegible]
محمد شمیم	[illegible]
عبدالحمید	[illegible]
محمد کاشف	[illegible]
محمد طارق انور	[illegible]
محمد فرید نیپالی	[illegible]
وقار علی	[illegible]
جلیل احمد	[illegible]

اعلان

سالانہ امتحان کے نتائج شائع کئے جا رہے ہیں کسی کو فرق کی صورت میں دفتر دارالعلوم کا ریکارڈ ہی تسلیم کیا جائے گا۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء ۱۸/۹/۲۲

سعید الاعظمی ندوی

مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء